میری محبتیں، تیری عقیدتیں

سجل علی

کیا سوچ کر تم وہاں گئے تھے

کس کی اجازت سے تم نے اس کو دیکھا

میں خون پی جاؤں گا تمہارا

اگر اب کبھی تم مجھے اس کے آس پاس بھی نظر آئے تو

وہ سامنے کھڑے لڑکے کو بُری طرح پیٹتے ہوئے دھاڑا

معاف کر دو۔۔۔

آگے۔۔۔ آگے سے میں کبھی اسے چھیڑنے کی کوشش نہیں کروں گا

وہ لڑکا گڑگڑا کر بولا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ تو تم تب اسے چھیڑو گے ناجب میں تمہیں اس قابل چھوڑوں گا

سفاکی سے مسکراتے ہوئے اس نے ایک زوردار مکا اس لڑکے کو جڑ دیا

شدت درد کے مارے وہ دبلا پتلا سا لڑکا بلبلا اٹھا

زہریلی مسکراہٹ کو عنابی ہونٹوں پر سجاتے ہوئے اس نے اپنے ساتھ کھڑے عمیر کو مخاطب کیا

عمیر! اسے لے جاؤ فلحال اور خوب مہمان نوازی کرنا

یہ میرا مہمان خاص ہے

اپنے ساتھ کھڑے لڑکے پر حکم صادر کرتا وہ آندھی طوفان کی طرح اس بند کمرے سے باہر نکل گیا

سر! کہاں چلنا ہے

ڈرائیور موعدب طریقے سے پوچھنے لگا

اس کی ذات کی خاصیت تھی یا خامی لیکن

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک وحشت سی تھی

اس کے اندر ملازمین ہو چاہے کوئی اور سب اس کے غصے اور ہمت کی وجہ سے خوفزدہ رہتے تھے

گھر!

مختصر جواب دیا گیا

ساتھ ہی گاڑی کی پشت سے سر ٹکا کر وہ آنکھیں موند گیا

بھوری آنکھوں میں جلن ہونے لگی

پانی کی بوتل دو مجھے

آنکھوں کو مسلتے ہوئے اس نے نیا حکم جاری کیا

جی صاحب!

ڈرائیور نے فورًا اپنے مغرور صاحب کے حکم پر عمل کیا

اور پانی کی بوتل اس کے مضبوط ہاتھ میں پکڑا دی

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اس نے اپنی پر کشش بھوری آنکھوں میں مارے

پانی ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں موجود جلن کی شدت میں کچھ کمی آئی

لیکن پوری طرح سے ختم ابھی بھی نہیں ہوئی تھی

اب بھی وہ خود پر ضبط کیے ہوئے تھا

ورنہ اس کا دل تو چاہ رہا تھا سب کچھ ایک جست میں تباہ کر دے

بوتل کو بند کرنے کے بعد اس نے سیٹ پر خالی بوتل کو پھینکا

اور اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے

سیل فون پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا

پہلی بیل پر ہی کال ریسیو کر لی گئی تھی

کیا وہ گھر پہنچ گئی ہے؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے پوچھا جب کے لہجے میں بیزاری اور اکتاہٹ سی تھی

چلو ٹھیک ہے تم اب واپسی کا راستہ ناپو

دوسری جانب کال پر موجود آدمی نے پتا نہیں اسے کیا کہا تھا

جس کے جواب میں وہ بولا

اور کال بند کر دی

پہلے کی نسبت اس کی پیشانی پر موجود سلوٹوں میں مزید اضافہ ہوا

باقی کا راستہ خاموشی سے گزرا

اور لینڈ کروزر سیاہ ماربل سے مزین وسیع و عریض

شاہ مینشن میں داخل ہو گئی

ایک جاندار سی مسکان اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی ی

باڈی گارڈ نے لینڈ کروزر کا ڈور کھولا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر شاہ گاڑی سے باہر آیا

ایک ہاتھ میں کوٹ دوسرے ہاتھ میں قیمتی سیل فون لیے متواتر چال چلتا وسیع لان عبور کرتا ہوا

گھر کے اندرونے حصے کی طرف بڑھا

اور شاہانہ طرز سے بنے لاؤنج میں داخل ہوا

تھکان اور غصے کے ملے جلے تاثرات اس کے وجیہہ چہرے پر تاحال موجود تھے

سرپانی!

سر جھکائے اس کا خاص ملازم پانی کا گلاس ہاتھ میں لیے اس کے پاس آیا

وہ جو تھیری سیٹر صوفے پر آنکھیں موندے خاموش سا بیٹھا تھا

ایک ترچھی نگاہ اپنے سامنے کھڑے ادھیڑ عمر کے اس ملازم کو دیکھا اور اٹھ بیٹھا

شرٹ کے بازو فولڈ کرتا اس نے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا لیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے کسرتی بازو نمایاں تھے

سر کھانا لگادوں؟

سامنے کھڑے ادھیڑ عمر کے آدمی نے اس سے پوچھا

نہیں رہنے دو۔۔

بھوک نہیں ہے بعد میں کھالوں گا

وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

ایک ہاتھ میں کوٹ اٹھائے دوسرے ہاتھ میں سیل فون لیے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

اس کا انداز نا جانے کیوں اس ادھیڑ عمر کے آدمی کو ہمیشہ سے زیادہ شکستہ سا لگا

سب کچھ تو تھا اس انسان کے پاس پیسہ شہرت عزت لیکن پھر بھی اس کی شخصیت میں ایک پراسرار سی کمی موجود تھی

لیکن جو بھی تھا وہ اس کا ملازم تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور حیدر شاہ کے اس قدر قریب نہیں تھا کے اس سے پریشانی یا غصے کی وجہ پوچھ سکتا اس لیے تاسف سے سر جھٹکتا واپس کچن کی جانب مڑ گیا

❦❦❦❦❦

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی ی

اس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ سمٹ گئی

اور اس مسکراہٹ کی جگہ مایوسی اور افسردگی نے لے لی

!آ گئی مادام

میں تو کہتی ہوں پورے دنیا کا ٹھیکا تم نے لے رکھا ہے تبھی تو گھر دیر سے آتی ہو

زہریلے لہجے میں کہتی ہوئی ی نبیلہ بیگم اس کے سامنے دیوار کی طرح بن کے کھڑی ہو گئیں

وہ گڑبڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!تائی امی وہ بس میں

خاموش ہو جاؤ بد بخت اور جلدی سے کپڑے بدل کر آ

گھر کا کام تمہارے نوکر آ کر نپٹائیں گے ؟

اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی نبیلہ بیگم نے چنگاڑتے ہوئے اسے بیچ میں ٹوک دیا

وہ محض فضا میں سرد سانس خارج کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

اور کر بھی کیا سکتی تھی

نبیلہ بیگم کا یہ روز کا معمول تھا یہ

وہ نازک سی لڑکی

انہیں کبھی انسان نظر ہی نہیں آئی تھی

اس لیے ہر وقت وہ اسے ربورٹ کی طرح کام کرواتی تھیں

ناجانے میری زندگی سے یہ عذاب کب ختم ہوں گے

وہ بیگ صوفے پر پھینکتی ہوئی ی بڑبڑائی

وارڈروب سے کپڑے نکال کر وہ فریش ہونے چلی گئی

فریش ہو جانے کے بعد وہ پھر نیچے لاؤنج میں داخل ہوئی ی

کھانا کیا بنا تھا آج؟

سامنے کھڑے ملازمہ سے وہ گویا ہوئی ی

سلکی دراز بال پشت پر کسی آبشار کی طرح پھیلے ہوئے تھے

جی ہاں اس گھر میں ملازمہ بھی تھی لیکن پھر بھی نبیلہ بیگم کو وہ کسی ملازمہ سے کم نہیں لگتی تھی

زرد رنگ کے ڈریس میں ملبوس نکھری نکھری سی وہ کسی پری پیکر سے کم نہیں لگ رہی تھی

! بریانی بنائی تھی آپ بیٹھ جائیں میں ابھی آپ کا کھانا لے کر آتی ہوں

ملازمہ نے نرمی سے کہا

وہ سراثبات میں ہلاتی ڈائیننگ روم میں داخل ہوگئی

ناجانے کتنے دنوں بعد وہ ڈائیننگ روم میں بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی

اور یہ کرم نوازی بھی صرف اسی لیے ہو رہی تھی کیوں کے احتشام صاحب گھر پر موجود تھے آج

نبیلہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا

ورنہ وہ اسے ڈائیننگ روم سے باہر اٹھا کر پھیک دیتیں

کیسی ہیں سندس گڑیا آپ؟

احتشام صاحب نے اپنی حسین ترین بھتیجی کو محبت سے دیکھتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں بڑے ابو!

زبردستی کی مسکان کو ہونٹوں پر سجاتے ہوئے اس نے جواب دیا

ڈائیننگ روم میں موجود تمام نفوس کی توجہ کا مرکز سندس کی ذات تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ سب کی نگاہیں خود پر جمی محسوس کر رہی تھی جس کی وجہ سے وہ پزل ہونے لگی

جب کے نبیلہ بیگم کی طرف دیکھنے کی غلطی اس نے ابھی تک نہیں کی تھی

کھانے کے مختلف لوازمات سب کے آگے موجود تھے

سب نے ہی پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا لیکن اس نے محض چند لقمے ہی حلق میں اتارے تھے

اپنے کمرے میں واپس آنے کے بعد اس نے سکون کا سانس لیا اور صوفے پر لیٹ گئی

تھکان کی وجہ سے اس کی دودھیا رنگت سرخی مائل ہو گئی تھی

اس کی آنکھوں کے سامنے چھن سے آج والا منظر گھومنے لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

کالج سے واپسی پر ایک اوارہ لڑکا اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا

سنسان سڑک ہونے کی وجہ سے اس لڑکے کی ہمت زیادہ بندھی

کہاں جا رہی ہو جانیمن ہمیں بھی تو بتاتی جاؤ

اچھا چلو آج میرے ساتھ "میں تمہارے اس خوبصورت وجود کو شرف بخشنا چاہتا ہوں

انتہائی واحیات گفتگو کرتا ہوا وہ خباثت زدہ لہجے میں بے ہنگم قہقہہ لگاتے بولا

سندس کی سانس تھمنے لگی

نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ پیچھے کی جانب قدم لے رہی تھی

اور ساتھ ہی ارد گرد نظر دوڑا رہی تھی اس کا وجود لرز رہا تھا اور وہ لفنگا لڑکا بھی اس کی

طرف ہی پیش قدمی کرنے لگا

اللہ پاک اب آپ ہی میر مدد کر سکتے ہیں

اپنے رب کے حضور اس نے فریاد کی

کبوتر کی طرح آنکھیں اس نے میچ لی تھیں

سفید موتی اس کے روئی جیسے گالوں پر بہنے لگے

اور پھر اس نے اپنے نزدیک آتے اس لڑکے کو دیکھا اور اندھا دھن ایک ہی سمت میں بھاگنے لگی

وہ بار بار پیچھے کی جانب بھی دیکھ رہی تھی کہیں وہ لڑکا اس کے پیچھے تو نہیں آرہا

لیکن پھر اس کا سر کسی مضبوط چیز سے ٹکرایا اس سے پہلے وہ خود کو سنبھالتی سامنے والے شخص نے مضبوطی اسے اپنی گرفت میں لے لیا

خوف کے مارے اس کی سیاہ پر کشش آنکھیں بند تھیں

سامنے والا ٹکٹکی باندھے اس کے سحر میں ابھی تک جکڑا ہوا تھا

اور ایک دم اس کے اندر غصے کی شدید لہر دوڑ گئی

اس نے سندس کو خود سے الگ کیا

اب وہ بلکل اس کے پیچھے چھپ گئی تھی

ڈرائیور اسے اس کے گھر چھوڑ دو

بغیر اس کی طرف دیکھے وہ ڈرائیور سے مخاطب تھا

اور خود اس لڑکے کی جانب بڑھا

سندس گھبراہٹ کی وجہ سے لب کچلتی وہاں کھڑی رہی

!مادام چلیں

ڈرائیور نے سر جھکائے ہی اس سے کہا

وہ تو غائب دماغی سے حیدر شاہ کو دیکھ رہی تھی جو اس کے لیے کسی فرشتے کی طرح نازل ہوا تھا

دل ہی دل میں اس نے اپنے مسیحا کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا اور بھاگتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

وہ۔مزید وہاں نہیں رکنا چاہتی تھی

اور پھر وہ جیسے تیسے کر کے آخر کار اپنے گھر پہنچ گئی

اگر آج وہ وہاں نہیں پہنچتے پھر؟

اس نے سوچا

اور اس کے آگے سوچتے ہی اس دل نے جھر جھری لی

لیکن کون تھے وہ؟

ایک اور سوال اس کا منہ چڑا رہا تھا

اب وہ بیڈ پر بیٹھ گی اور تکیے کو اپنی گود میں رکھ دیا

اس کی سوچ کا محور وہی اجنبی انسان تھا

جس نے اس کی عزت اور جان کی حفاظت کی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

احتشام ملک اور احمر ملک دونوں بھائی تھے

اور دونوں بھائیوں کا مشترقہ بزنس تھا

جیسے جیسے وقت آگے بڑھ رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ان کا بزنس بھی وسیع تر ہوتا رہا تھا

زندگی ہنسی خوشی بسر ہو رہی تھی

احشام صاحب کی شادی اپنی خالہ کی بیٹی نیبلہ سے ہوئی ی تھی

اور احمر صاحب نے اپنی پسند سے نگار بیگم سے شادی کی تھی

وقت اب پر لگا کے گزر رہا تھا

نبیلہ بیگم ایک تیز تراز عورت تھیں

جب کے نگار بیگم اتنی ہی نرم دل اور صابر عورت تھی

نگار بیگم جب سے رخصت ہو کر ملک ہاؤس آئی تھی

نبیلہ بیگم ان سے کھیچی کھیچی سی رہتی تھیں

اور اس بات کی وجہ جاننے سے نگار بیگم بھی قاصر تھیں

زندگی مزید آگے بڑھی اور احتشام صاحب اور نبیلہ بیگم کی زندگی میں خرم آیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

خرم کیوں کے نبیلہ بیگم کی پہلی اولاد تھا

توگھر بھر کالاڈلا بھی خرم ہی تھا

خرم کی پیدائش کے چھے سال بعد نگار بیگم نے بیٹی کو جنم دیا

جس کانام احمر صاحب نے سندس رکھا

گول مٹول سی سندس دیکھتے ہی دیکھتے سب کی آنکھوں کا تارا بن گی لیکن کوئی تھا جس کی آنکھوں کو سندس کا وجود ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا

زندگی اب ایک سمت پر چل پڑی تھی

سندس جب گیارہ سال کی ہوئی تو ایک دن روڈ حادثے میں احمر صاحب اور نگار بیگم جان بحق ہو گئے

اس ننھی سی شہزادی کی دنیا تو کم عمری میں اجڑ گئی تھی

لیکن احتشام اور خرم کے لیے وہ ننھی سی پری بہت اہمیت رکھتی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جس طرح خرم ملک سے باہر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے لندن گیا تھا اسی طرح

احتشام صاحب نے سندس کو بھی لندن بھیج دیا تھا

اسے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کے لیے

لیکن پھر

بھی اس کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی تھی

اور احتشام نے اسے واپس پاکستان بلا لیا اور اب وہ اسلام آباد کے ایک نجی کالج سے اپنی

تعلیم حاصل کر رہی تھی

احتشام صاحب کو مسلسل مالی طور پر نقصان ہو رہا تھا ان کا بزنس ہر گزرتے دن کے ساتھ

گھاٹے میں جا رہا تھا

سندس اپنے بابا کے زیادہ قریب تھی

کبھی کبھی وہ شہزادی اپنے ماں باپ کو یاد کر کے رو دیتی تھی

لیکن کہتے ہیں نا وقت ہر زخم پر مرہم رکھ دیتا ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ بھی اب وقت کے سانچے میں خود کو ڈھال چکی تھی

اس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے نبیلہ بیگم اکثر پہلو بدلنے پر مجبور ہو جاتی تھیں

انہیں ڈر تھا کہیں وہ خوبصورت سی شہزادی ان کے اکلوتے سپوت کے دل میں گھر نا کر لے

بڑی بڑی پر کشش سیاہ آنکھیں

دودھیا رنگت کھڑی ہوئی ی چھوٹی سی ناک

روئی جیسے بھرے ہوئے گال وہ خوبصورتی کی مثال تھی

لیکن اپنی تمام تر خوبصورتی کے باوجود وہ عام سی لڑکی تھی

گم صم رہنے والی

خود میں مگن رہنے والی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر شاہ کہاں ہو تم؟

وہ کمرے میں اندھیرا کیے اوندھے منہ اپنے جہازی سائیز بیڈ پر دراز تھا جب عمیر کی کال اسے موصول ہوئی ی

گھر ہوں!

اور میرے خاص مہمان کے حال دو

مغرور سا شہزادہ اپنے بستر سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا

بیڈ سے اترنے کے بعد اس نے تمام تر لائٹس آن کر دی

جس سے اس کا علیشان کمرا روشیوں میں نہا گیا تھا

حیدر شاہ!

وہ اپنی غلطی تسلیم کر تو رہا ہے

عمیر نے فضا میں گہرا سانس کھینچتے ہوئے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!تو پھر

اور تم کیوں مجھے اس کی صفائی دے رہے ہو

اس کی سب غلطیوں پر عظیم غلطی ہی یہی ہے

اس نے میری زندگی میری شہزادی کو میلی نظر سے دیکھا

اب سزا کا حق دار وہ ہے اور فلحال مجھے پر سکون کی نیند کرنی ہے بعد میں بات ہو گی

اس کا چہرہ ہنوز سپاٹ تھا

صوفے پر سیل فون پھینکنے کے بعد وہ پھر بیڈ پر دراز ہو گیا

نیند کا خمار اس کی آنکھوں میں موجود تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حیدر شاہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا

اس کی ابتدائی تعلیم اور زندگی لندن میں گزری تھی

محمود صاحب اور صالحہ بیگم کی قل کائنات ان کا بیٹا حیدر شاہ تھا

جو شروع سے ذہین لڑکا تھا

محمود صاحب لندن کے امیر ترین شخصیات میں سے تھے

حیدر شاہ خوبرو نوجوان تھا

بھوری ذہانت سے بھرپور آنکھیں کھڑی مغرور ناک گولڈن بال سرخ سفید رنگ وہ

مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا

غصہ اور ضد اس کی ذات کے اہم پہلو تھے

محمود شاہ کی بڑھتی مقبولیت اور شہرت کو دیکھ کر ان کے دشمنوں کی فہرست میں بھی ہر

گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا

اور ایک دن محمود شاہ پر قاتلانہ حملہ کروایا گیا جس کے نتیجے میں وہ موقعے پر ہی اس فانی دنیا

سے چل بسے

صالحہ بیگم بھی شوہر کی وفات کے تین سال بعد ہی چل بسی

جس کے بعد حیدر شاہ بلکل تنہا رہ گیا تھا

ہر چیز سے اس کا دل اکتا سا گیا تھا

لیکن اس نے خود کو حالات کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہیں کیا

اس نے نئے سرے سے اپنے اعصاب کو مضبوط کیا

اور ماں باپ کی جدائی کا صدمہ جھلنے کے بعد ایک نڈر اور مزید سفاک اور ظالم ہو گیا تھا

نا جانے کیوں وہ نرم خو شہزادہ سفاک اور ظالم جیسے القبات اپنی ذات کے ساتھ جوڑ کر

خوش ہوتا تھا

لیکن پچھلے ایک سال سے وہ پاکستان میں ہی مقیم تھا

سب کچھ چھوڑ کر وہ صرف ایک ہی ہستی کے لیے پاکستان آ گیا تھا

کیوں کے وہ لڑکی اس کے رگ رگ میں سما چکی تھی

اور جس سے چاہ کر بھی وہ کنارہ کشی اختیار نہیں کر سکتا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اگلے دن صبح جلدی جلدی پوری تیاری کرنے کے باوجود اس کی کالج روانگی میں خاصی دیر ہو چکی تھی

اب وہ اپنے نچلے لب کو کچلتی ہوئی گھر سے باہر نکل آئی

ہر طرف گہما گہمی تھی وہ حجاب سے ہی نقاب کیے ہوئے عجلت میں آگے بڑھ رہی تھی

کوئی تھا جو اس کا تعاقب میں تھا

کوئی تھا جو اس کی ہر نقل و حرکت کو باریک بینی سے نظریں جمائے ہوئے تھا

اس کا کالج گھر کے قریب ہی تھا

جس کی وجہ سے وہ بغیر کسی پریشانی کے کالج جایا کرتی تھی

کالج پہنچ کر اس نے سکون کا سانس لیا اور آگے بڑھ گئی

آج دیر کر دی تم نے خیریت؟

اس کی دوست نے سوالیہ نگاہ اس پر ڈالی

صبح آنکھ دیر سے کھلی اس لیے دیر ہو گئ

اب وہ یہ تو بتانے سے رہی کے پوری رات وہ اپنے نامعلوم مسیحا کے بارے میں سوچ سوچ کر حلکان ہوتی رہی

وہی مسیحا جس نے اس کی آبرو بچائی تھی

لیکن اس نے بے نیازی سے ثنا کو جواب دیا

اور دونوں ہی اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا وہ کالج پہنچ گئی؟

مصروف سے انداز میں اس نے پوچھا

اور جیکٹ پہننے لگا

اس کے خاص آدمی نے اسے جیکٹ پہننے میں مدد دی

خاکی رنگ کے جنس اور سفید بے داغ شرٹ پر جیکٹ زیب تن کیے وہ کسی بھی زی روح کے دل کی ہارٹ بیٹ تیز کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا

اچھا ٹھیک ہے پھر

لیکن تم اب بھی وہیں رہو جب تک وہ گھر واپس نا پہنچ جائے

کافی کا مگ ٹیبل سے اٹھاتا ہوا وہ بے لچک لہجے میں بولا

اور رابطہ منقتع کر گیا

اسلام آباد میں ہلکی ہلکی سردی آ گئی تھی

وہ پر سوچ اندار میں کمرے سے باہر نکل آیا

سر!

اس کے خاص آدمی اپنے مخصوص انداز میں سر جھکائے اس سے مخاطب کیا

ہاں بولو؟

ایک نظر عباد کو دیکھنے کے بعد وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے لاؤنج میں آگیا

!عمیر آپ سے ملنے آئے ہیں

عباد نے اسے اطلاع دی

ٹھیک

ہے اسے لاؤنج میں بٹھادو میں آتا ہوں

مغرور لب و لہجے میں کہتا ہوا

وہ خود لان کی جانب بڑھ گیا

اس نے اپنے وسیع لان کو پھولوں سے سجایا ہوا تھا

ہر طرف آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والا منظر تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اپنے اطراف میں پھیلے ان رنگ برنگے پھولوں کے کو دیکھنے کے بعد اس کا موڈ اور دماغ پر سکون ہونے لگا

گلاب کے پھولوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتا ہوا وہ پل بھر کو مسکرایا

اس کی مسکراہٹ جان لیوا تھی

وہ بہت آسانی سے کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتا تھا

اس کی مسکراہٹ پر گلاب بھی گویا مسکرا اٹھے تھے

کچھ دیر اور تمام تر مختلف اقسام کے پھولوں کی خوبصورتی کو دلچسپ نگاہوں سے دیکھنے کے بعد وہ شاہ مینشن کے اندورنے حصے کی جانب بڑھا

جہاں عمیر اس کے انتظار میں بیٹھا تھا

بیٹھو عمیر!

وہ اسے دیکھنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور حیدر سے مصافحہ کیا

جس کے بعد وہ شہزادہ بھی اپنے مخصوص خوبصورت صوفے پر بیٹھ چکا تھا

میرا مہمان کیسا ہے؟

اس نے کل والے آوارہ لڑکے کے متعلق پھر سے دریافت کیا

بیچارے کی ہڈی پسلی تک ایک کر دی ہے تمہارے آدمیوں نے پھر بھلا وہ کیسا ہو گا تم ہی بتا دو؟

عمیر نے اس کی اطلاع میں اضافہ کرتے ہوئے تپ کر کہا

ابھی تک صرف ہڈی پسلی ایک ہوئی ہے نا کونسا اسے موت کی گھاٹ اتار دیا گیا ہے

اس نے سفاکی سے کہا

حیدر شاہ!

تم اتنے سفاک انسان کیوں ہو؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

عمیر کو گویا اپنے دوست کا یہ انداز دیکھ کر افسوس ہوا تھا

جو بھی ہوں جیسا بھی ہوں

یہی ہوں اب اس عمر میں تو خود کو بدلنے سے رہا

اس نے عمیر کے افسوس کو گویا ہوا میں اڑایا

اب کیا کرنا ہے اس کا؟

عمیر نے نفی میں سر ہلایا پھر اس سے پوچھا

گویا وہ جانتا تھا کے سامنے بیٹھے اس ضدی اور سفاک انسان کے آگے کچھ بولنا فضول ہے

کچھ نہیں کچھ دن اس کی مزید مہمان نوازی ہو گی

اس کے بعد اسے ہمیشہ کے لیے پر سکون نیند سولا دیا جائے گا

صوفے کی پشت پر بازو ٹکاتا ہوئے اس نے کہا

اور لیپ ٹاک کی اسکرین پر اپنی بھوری آنکھیں مرکوز کر دیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!کاش تم اسے اس دن نا دیکھتے حیدر

عمیر اسے غور سے دیکھتے ہوئے بڑبڑایا جس کی پوری توجہ لیپ ٹاپ پر مرکوز تھی

اگر اس دن میں اسے نہیں دیکھتا تو بھی وہ میری "زندگی" کے نام سے جانی جاتی

اور میں نے شاپنگ مال میں اسے نہیں دیکھا بلکے جب سے وہ لندن آئی تھی

اسی دن ہی ہم دونوں آپس میں ٹکرا گئے تھے

لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرتے ہوئے اس نے عمیر کی بڑبڑاہٹ کا جواب دیا

عمیر نے منہ بسورا

کیونکہ وہ اس کی بڑبڑانے کی آواز تک بخوبی سن چکا تھا

کیا اسے تم اب بھی یاد ہو گے؟

عمیر نے بھی پشت صوفے پر ٹکاتے ہوئے اس سے مشکل سوال کیا

'پتا نہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مختصر جواب دیا گیا

!حد ہے حیدر شاہ

تم جیسا لڑکا جس کے پیچھے ہر لڑکی بڑی آسانی سے بچھ جائے وہ ایک کم عمر اور انجان لڑکی کے پیچھے اتنا پاگل ہے

یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی

عمیر نے حیرانگی کا اظہار کرنا لازمی سمجھا تھا

!سمپل سی بات ہے

تم جن لڑکیوں کی بات کر رہے ہو

وہ لڑکیاں مجھ پر مرتی تھیں

اور یہاں جس لڑکی کی بات ہو رہی ہے

اس کے لیے حیدر شاہ مرتا ہے

اس لیے تمہارے سوال میں ہی تمہارا جواب چھپا ہوا تھا

اس نے دھڑلے سے اپنی محبت کا اظہار عمیر کے سامنے کر دیا

وہ بیچارا ایک دھک سا اپنے جگری دوست کو بے یقینی سے دیکھنے لگا

جو اپنا سب کچھ بھلائے بس ایک ہی لڑکی کے پیچھے پاگل تھا

منہ بند کر لو اپنا اب!

اس کی جانب دیکھے بغیر ہی اس نے عمیر کے کھلے ہوئے منہ پر چوٹ کی

تو کیا حقیقت میں تم اس لڑکی سے محبت کرتے ہو؟

گویا اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا

اب تم دفع ہو جاؤ یہاں سے عمیر!

وہ دبے دبے لہجے میں غرایا

عمیر نے کھسیا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا

لیکن حیدر؟

وہ بیچارگی سے کچھ کہنے لگا

میں نے کیا کہا تمہیں؟

وہ اب پہلے سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑا

جا رہا ہوں!

عمیر نے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھر یہ جا وہ جا

اور اس نے غصے میں لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے مٹھیاں بھینچ لیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا ہوا ہے تمہیں

اتنی چپ چپ کیوں ہو؟

وہ دونوں کلاس اٹینڈ کرنے کے بعد کینٹین آ گئیں تھیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اوراب ثنانے آخر کاراس کی غائب دماغی اور خاموشی کو نوٹ کرتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں ہوا۔۔۔

بس سر درد جان نہیں چھوڑ رہا

وہ افسردگی سے کہہ کرادھر ادھر نگاہ دوڑانے لگی

تم ایک بار ڈاکٹر سے چیک اپ تو کروالو یار

پھر کم ازکم تمہاری اس بیماری کا علاج تو ہو گا

ثنانے فکر مندسے کہااوراس کا نازک ملائم ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

گویاوہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلاناچاہ رہی ہو

ثنااس کی زندگی کے ہر پہلو سے باخبر تھی

اس نے اپنی اس معصوم اور پریوں جیسی دوست کو کبھی کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا

!سندس

ثنا کو لگا تھا جیسے اب بھی سندس کا دماغ کہیں اور ہے اس لیے اس نے سندس کا مخاطب کیا

اور یہی ہوا تھا وہ اپنے ہاتھوں کو مسلتی ہوئی ی

سپاٹ چہرے سے ٹیبل سے لکیریں کھینچنے لگی

اس کی آنکھوں میں ویرانی تھی

ایک خالی پن سا تھا اس کے اندر جس کی وجہ ثنا بخوبی جانتی تھی

چلو اٹھو شاپنگ پر چلتے ہیں

اپنا پرس اٹھاتے ہوئے ثنا نے اس کا ہاتھ تھاما اور کینٹین سے باہر نکل آئی

میرا دل نہیں کر رہا ثنا

تم خود چلی جاؤ نا پلیز!!

وہ آہستگی سے بولی مگر اس کی آواز میں تھکان در آئی

تمہارے دل کی تو ایسی کی تیسی!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ثنا بھی اسی کی دوست تھی

اس کے تمام تر احتجاج کو نظر انداز کرتی کالج سے باہر نکل آئی

تم کہاں ہو پہنچے کیوں نہیں ابھی تک؟

ثنا ساتھ ساتھ کسی سے فون کال پر بھی محو گفتگو تھی

سندس کا ہاتھ ابھی بھی ثنا کی گرفت میں تھا

کس سے بات کر رہی ہو؟

وہ آنکھوں کو مزید بڑا کرتے ہوئے ثنا کو جانچتی نگاہوں سے دیکھنے لگی

کوئی نہیں یار بس وہ ارسلان کا بچہ آج ہمیں شاپنگ پر لے کر جائے گا

اسی سے بات کر رہی تھی

ثنا نے اس سے کہا

ثنا میں تم دونوں کے ساتھ چل کر کیا کروں گی

اور کباب میں ہڈی بننے کا شوق مجھے بلکل بھی نہیں ہے

وہ صاف گوئی سے بولی

!تم اپنا یہ خوبصورت منہ بند رکھو اچھا

ثنا نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور تب تک ارسلان مرزا کی گاڑی ان دونوں کے پاس آکر رک گئی

!اسلام علیکم لیڈیز

وہ شریری سی مسکان چہرے پر سجاتے ہوئے گویا ہوا

لیڈیز کسے کہا تم نے اندھے ہو دیکھائی نہیں دیتا ہم دونوں گرلز ہیں

ثنا نے اس کے پہنچتے ہی بیچارے پر چڑھائی کر دی

اب بھلا پچاس سالہ عورت لڑکی کیسے ہوئی ی؟

ارسلان نے بے حد سنجیدگی سے اس سے پوچھا

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مطلب کیا ہے ارسلان کے بچے تمہارا

وہ اسے مارنے کے لیے لپکی تھی

لیکن سندس نے اسے آگے بڑھنے سے روکا

چھوڑو مجھے یہ ارسلان کا بچہ ہمیشہ میری بڑھتی ہوئی عمر پر چوٹ کرتا ہے

بڑھتی ہوئی عمر نہیں

بلکے بڑھ چکی ہے تمہاری عمر ثنا صاحبہ!

ارسلان نے لقمہ دیا

جس پر وہ مزید بھڑک اٹھی اور خود کو سندس کی گرفت سے آزاد کرتی زوردار دھموکہ ارسلان کے شانے پر رسید کیا

وہ بلبلا اٹھا

"ڈائن عورت"

وہ پھر بھی باز نا آیا اور بڑبڑاتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا

ثنا بھی سندس کا ہاتھ پکڑے گاڑی میں بیٹھ گئی

سندس نے بلو رنگ کا ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا

سیاہ رنگ کی چادر سے اس نے اپنے سراپے کو چھپایا ہوا تھا

سرخ سفید پاؤں سینڈل میں قید تھے

لیکن اب اس نے اپنی چادر کو مزید ماتھے پر کھینچ لیا

سندس تمہیں گرمی نہیں لگ رہی اتنی بڑی سی چادر میں کیسے گھوم پھر لیتی ہو؟

ثنا کو اس کی چادر سے الجھن ہونے لگی تو اس نے پوچھ ہی لیا

!پردہ ہر لڑکی کا حسین اثاثہ ہے

گویا اس نے ثنا کی نالج میں اضافہ کیا تھا

ہاں لیکن پھر بھی تم ہر وقت اسی چادر میں خود کو کیسے سنبھالتی ہو

ثنا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اپنے کوفت کا اظہار سندس سے کیسے کرے جو ہر وقت خود کو سرتاپاڑ ڈھکے رکھتی تھی

!کیوں یے بے تکے سوال کر رہی ہو ثنا

وہ بھی اب اس کے سوال جواب کے سیشن سے جھنجھلا اٹھی تھی

اس لیے بے دلی سے کہا

!ٹھیک ہے میری جان تمہیں جو بھی ٹھیک لگے وہ کرو

ثنا نے اس کے چہرے پر پیار بھری چٹکی کاٹتے ہوئے کہا

اور باقی کا راستہ خاموشی میں گزر گیا

ارسلان کی پوری توجہ کار ڈرائیو کرنے پر مرکوز تھی

!بولو عباد

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا

اہم میٹنگ جاری تھی

لیکن اس میٹنگ کی پرواہ کیے بغیر ہی وہ اپنے آفس سے باہر نکل آیا

سر وہ لڑکی تھوڑی دیر پہلے کالج سے نکل چکی ہے اور اب وہ شاپنگ مال کے باہر موجود ہیں

عمر نے اسے بتایا

اس وقت ؟

اس نے ایک نظر دیوار میں نصب وال کلاک پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا

!جی سر

عمیر نے جواب دیا

اور کوئی ہے اس کے ساتھ یا پھر اکیلی ہے ؟

اس نے کی چین اور سیل فون کو ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے پوچھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کوٹ وہ پہلے سے اپنی چیئر کی پشت پر ڈال چکا تھا

اس لیے بلیک رنگ کی شرٹ اور بلیک ہی پینٹ میں بازو فولڈ کرتا ہوا وہ اپنے شاہانہ آفس سے باہر نکل آیا

سر! اس لڑکی کے ساتھ ایک لڑکا اور ایک لڑکی بھی موجود ہیں

عباد نے بلکل رٹے ہوئے سبق کی طرح اسے سب کچھ بتایا

لڑکا!

وہ بڑبڑایا

غصے کے مارے اس کے دماغ کی رگیں تن گئیں

لیکن فلحال اسے تحمل سے کام لینا تھا وہ پارکنگ کی طرف بڑھا

اور اپنی لینڈ کروزر میں بیٹھا

بھوری آنکھوں میں ناگواری اور غصہ تیرنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ زن سے گاڑی کو شاپنگ مال کے راستے پر ڈالتا ہوا خود پر ضبط کرنے لگا

عمیر کی کالز بار بار اسے موصول ہو رہی تھیں

لیکن وہ تو جیسے کان ہی بند کیے ہوئے تھا

مال پہنچتے ہی وہ عجلت میں گاڑی سے باہر نکلا اور اپنے مخصوص مغرور پر وقرار چال چلتا ہوا

مال کے اندر داخل ہوا

پیشانی پر لاتعداد بل پڑنے لگے

اس کی نگاہیں سندس کے سراپے پر مرکوز تھیں اب

وہ جا کر ایک کونے میں کھڑا ہو گیا

اور فرصت سے سندس کی ہر نقل و حرکت پر اپنی بھوری آنکھیں جمائے ہوئے تھا

یہ اس کی آنکھوں کی تپش کا اثر تھا کے سندس نے فورََ مڑ کر پورے مال میں طائرانہ نظر

دوڑائی اسے خود پر کسی کی نظریں گاڑھی ہوئی سی محسوس ہو رہی تھیں

پر پھر اسے کوئی بھی ایسا انسان نظر نہیں آیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جو اسے گھور رہا ہو

وہ کچھ پر سکون ہو گئ

!سندس یہ کلر تم پر سوٹ کرے گا یہ لے لو

ثنا نے خوبصورت سرخ شارٹ شرٹ اس کے شانے سے لگاتے ہوئے پر جوش طریقے

سے کہا

مجھے کچھ بھی نہیں لینا

تم اپنے لیے ہی کچھ پسند کر لو پھر مجھے گھر بھی پہنچنا ہے اگر آج دیر سے گھر پہنچی تو تائی امی

نے دھکے مار کے گھر سے باہر نکال دینا ہے

اس نے تلخی سے کہا

اور ساتھ ہی اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو نا محسوس انداز میں صاف کیا

لیکن کوئی تھا جس کی چمکتی نگاہوں سے یہ حرکت چھپ نہیں سکی

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر عین اس کی پشت پر کھڑا ہو گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب وہ شہزادی پوری طرح سے اس شہزادے کے کسرتی وجود میں چھپ سی گئی

وہ گڑبڑا کر تین چار قدم پیچھے ہٹ گئی

ورنہ دونوں کا ایک دوسرے سے تصادم لازمی ہونا تھا

یہ سب جلدی سے پیک کردیں

اس نے مغرور انداز میں اپنے سامنے کھڑے شخص کو مخاطب کیا

واؤ!

ثنا نے اس خوبرو لڑکے دیکھتے ہی بے ساختہ کہا

اور ثنا کی آواز حیدر شاہ تک آسانی سے پہنچ چکی تھی

اس نے ایک نظر ثنا کو دیکھا جو جگر جگر کرتی نگاہوں سے اس کے سحر میں جکڑنے لگی تھی

ہیلو!

اس نے اپنا نازک ہاتھ حیدر شاہ کے سامنے کیا

اسلام علیکم!

وہ اس کے ہاتھ کو یکسر نظر انداز کرتا ہوا بولا

اور اپنا پیک شدہ سامان لے کر واپس مڑ گیا

سندس یار یہ لڑکا کتنا ڈیسنٹ تھا

وہ کھوئے کھوئے سے لہجے میں بولی

لیکن جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ سندس اپنی جگہ پر موجود ہی نہیں تھی

اب یہ کہاں چلی گئی!

وہ بڑبڑاتے ہوئے سندس کو ڈھونڈنے کے لیے آگے بڑھ گئی

ارسلان بھی اپنی شاپنگ کرنے میں مگن تھا

وہ فیس واش کرنے کے لیے واش روم آگئی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور تازہ دم ہونے کے بعد وہ جیسے ہی باہر واش روم سے باہر نکلی

سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں کے سامنے کل والا منظر لہرایا

وہ ہلکا سا مسکرائی

اسلام علیکم

بہت شکریہ آپ نے کل میری مدد کی اس کے لیے!

وہ لہجے میں چاشنی سموئے حیدر شاہ سے مخاطب ہوئی ی

ناجانے کیوں اسے یہ چہرہ جانا پہچانا لگا تھا

سندس احمر!

آج کے بعد میں تمہیں کسی غیر لڑکے کے ساتھ نا دیکھوں

ورنہ تمہیں خود نہیں معلوم میں کیا کچھ کر سکتا ہوں

وہ اس کی مسکراہٹ اور خوبصورت لہجے پر کان دھرے بغیر ہی آہستگی سے غرایا

سندس نے حیرانگی اور خوف زدہ نگاہوں سے اپنے سامنے موجود اس مغرور شہزادے کو

دیکھا

جس کی آنکھیں شعلہ بار تھیں

لیکن کیوں ؟

اور آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم صادر کرنے والے

وہ بھی اب تپ کر گویا ہوئی

مطلب تم پیار سے میری بات نہیں سمجھو گی

وہ شیطانی مسکراہٹ عنابی ہونٹوں پر سجائے اس کے قریب ہونے لگا

آپ چل۔۔۔چلے جائیں یہ۔۔۔یہاں سے

اس نے ہکلاتے ہوئے حیدر شاہ کو اپنے نزدیک آنے سے روکنا چاہا

!چلا جاؤں گا

بس تم بتا دو آگے سے کسی غیر لڑکے کے ساتھ یوں سیر تفریح کرنے آؤ گی؟

وہ دو قدم مزید اس کے قریب ہوا

ان دونوں کے درمیاں فاصلہ کافی کم رہ گیا تھا

نہیں!

آج کے بعد میں کبھی کسی لڑکے کے ساتھ باہر نہیں نکلوں گی

اس نے تھوک نگلتے ہوئے سر کو زور زور سے اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا

حیدر کے مطلب کا جواب دیا

اس کے یوں بچوں کی سر ہلانے پر حیدر شاہ کے ہونٹوں پر جاندار سی مسکان ابھری تھی

جیسے بڑی مہارت سے وہ چھپا گیا

اور سندس سے دور ہوتا ہوا غائب ہو گیا

اس کے جاتے ہی سندس نے اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا

لیکن اب بھی اس کے پرفیوم کی مخصوص خوشبو وہ اپنے آس پاس محسوس کر سکتی تھی

سندس تم یہاں ہو اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں

ثنا کی آواز سنتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا اور بغیر کچھ کہے ہی مال سے باہر کی جانب رخ کیا

ثنا اس کی جانب لپکی تھی پر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی آگے بڑھ گئی

اور ثنا نے حیرانگی سے اسے دیکھا جواب اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی

!مادام

!آپ کو اس گاڑی میں بیٹھنا ہوگا

اس سے پہلے وہ ایک اور قدم آگے کی جانب لیتی سیاہ رنگ کی چمچماتی لینڈ کروزر اس کے پاس آکر رک گئی

اور سر جھکائے ہوئے ادھیڑ عمر کا آدمی اس کے سامنے کھڑا تھا

کون ہو اب تم؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور مجھے کیا لاوارث سمجھا ہوا ہے جو بھی آتا ہے حکم صادر کرتا ہوا چلا جاتا ہے

وہ تو بھنا ہی گئی تھی

مادام یہ ہمارے سر کا آرڈر ہے کے آپ کو باحفاظت گھر تک پہنچا دیا جائے

ڈرائیور نے اس کی اطلاع میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا

کون ہے تمہارا سر؟

اور بھلا میں ان کے آرڈر پر عمل کیوں کروں؟

سندس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا

اب اس کا سر بھی گھن چکر ہونے ہو گیا تھا

مادام پلیز آپ گاڑی میں بیٹھ جائیں ورنہ ہمیں آپ کے ساتھ سختی سے پیش آنا پڑے گا

ڈرائیور کی آواز میں پہلے والی نرمی مقصود تھی

وہ بھی کان بند کیے کھڑی رہی گویا اس نے کچھ سنا ہی نا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسی لمحے ڈرائیور کے سیل فون پر غالبً اس کے سر کی کال موصول ہوئی ی جس کے بعد

ڈرائیور نے اپنا سیل سندس کی جانب بڑھا دیا

مرتا کیا نا کرتا کے مصداق اس نے سیل فون کو اپنے کان سے لگا لیا

جلدی سے گاڑی میں بیٹھ جائیں

اور یقین رکھیں آپ کو کسی بھی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا

وہی مخصوص بھاری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

اور اگر میں اس کھٹارا گاڑی میں نا بیٹھوں پھر ؟

وہ اس کی نیو ماڈل لینڈ کروزر کو کھٹارا کہہ رہی تھی

ڈائیور نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو اس کے مغرور سر سے کتنے دھڑلے اور نڈر طریقے سے محو گفتگو تھی

وہ غراتے ہوئے حیدر سے گویا ہوئی ی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پھر جو ہو گا اس کی ذمے دار آپ خود ہوں گی کیوں کے بیٹھنا تو آپ کو اسی کھٹارا میں پڑے گا

اس نے گھٹارا پر زور دیتے ہوئے کہا

اس کی گھبیر آواز سندس کو اس وقت زہر سے کم نا لگی تھی

آپ کیوں ہاتھ دھو کے میرے پیچھے پڑ گئے ہیں

جان چھوڑ دیں میری اور ہاں میں کسی صورت آپ کی اس کھٹارا میں نہیں بیٹھوں گی

وہ دھیمے مگر سرد لہجے میں کہہ کر ڈرائیور کو سیل فون پکڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی

ڈائیور ہکا بکا سا اس کی بے نیازی دیکھتا رہا

اس کے صاحب کے ساتھ اس لہجے میں بات کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

اگر وہ ایسا کر بھی لیتا تو یقیناً اس کا سر اسے کھڑے کھڑے ہی شوٹ کر دیتا

....

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپی! آخر کب تک وہ چھٹانک بھر لڑکی میرے سینے پر مونگ ڈالتی رہے گی

اس منحوس کو دیکھ کر میرا خون کھول اٹھتا ہے

میں اب مزید اس کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی

نبیلا بیگم چاول دم پر لگانے کے بعد کچن سے باہر نکل آئی

سیل فون ان کے کان سے لگا ہوا تھا

صرف کچھ دن اور اس جھیل لو میری جان

اسکے حصے کی جائیداد جب تک ہم اپنے نام نہیں کروا لیتے تب تک کوئی ضرورت نہیں اس لڑکی کو گھر سے نکالنے کی

ممتاز بیگم (نبیلا کی بڑی بہن) نے اسے سمجھانے کی چھوٹی سی کوشش کی تھی

لیکن کب تک آپی

اور میری عفت کیسی ہے؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

انہوں نے اپنی لاڈلی بھانجی عفت کے بابت پوچھا

ٹھیک ہے وہ۔۔

کچھ دن بعد آئے گی تمہارے گھر اور خرم بیٹے کیسے ہیں

ممتاز بیگم کی آواز میں چاشنی گھلنے لگی تھی خرم کے ذکر پر

وہ بھی ٹھیک ہے بس یہ آفس کا کام ہی اتنا مصروف رکھتا ہے میرے بچے کو

نیلا بیگم نے فکر مند لہجے میں کہا

خیر سے بڑا ہو چکا ہے اب ہمارا بیٹا

اللہ پاک اسے مزید ترقی اور کامیابی سے ہمکنار کرے آمین

ممتاز بیگم نے شہد گیں لہجے میں کہا

اور نبیلا ابھی میں کال بند کر رہی ہوں

دلاور صاحب آ گئے ہیں آفس سے واپس

انہوں نے اپنے شوہر کا ذکر کیا تھا

ٹھیک ہے آپی اللہ حافظ

نبیلا بیگم نے نرمی سے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

کیسے ہو تم؟

نسوانی آواز اس کی کانوں میں گونجی

کھڑکی پر سے پردے ہٹاتا ہوا وہ مڑا اور اپنی چیئر پر بیٹھ گیا

'ٹھیک ہوں

بے نیازی سے جواب دینے کے بعد اس نے لیپ ٹاپ آن کر لیا

لیزا نے اپنے سامنے رکھی چیئر پر جگہ بنائی اور آنکھوں میں چمک لیے

حیدر شاہ کو دیکھنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کچھ لمحے دونوں کے بیچ خاموشی بولتی رہی جس کے حیدر نے لیپ ٹاپ پر ہی نگاہیں مرکوز کیے اس سے مخاطب ہوا

لیزا تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا اور اس کے لیے رقم بھی تمہیں منہ مانگی ملے گی

رقم کو بھاڑ میں ڈالو میں کچھ اور مانگوں تو کیا وہ تم مجھے دے دو گے

لیزا میز پر کہنی ٹکاتے ہوئے مسکراتی آواز میں بولنے لگی

اگر تم کوئی بکواس کرنے والی ہو تو مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اس وقت تمہارے ساتھ بحث کرنے کا

اس نے تحمل سے کہا

کام بتاؤ ؟

لیزا نے خونخوار نظروں سے اس مغرور سے انسان کو دیکھا جو اب بھی اپنے کام میں مصروف تھا

کام تمہیں عمیر سمجھا دیگا

لیکن کوئی ہوشیاری کرنے کا سوچنا بھی مت ورنہ تمہارا سر دھڑ سے الگ کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا

وہ اب چیئر کی پشت سے کمر ٹکاتے ہوئے اسے وارن کرنے لگا

ایسا کیا اس میں ؟

لیزا نے کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھا

لیزا!

میں نے پہلے ہی کہا تھا کوئی ہوشیاری نہیں کرنا؟

اس نے شعلہ بار نگاہوں سے لیزا کو گھورتے ہوئے کہا

اس میں کونسی ہوشیاری کر رہی ہوں؟

میں بس یہ جاننا چاہتی ہوں تم جیسا سفاک انسان کسی کی محبت میں اتنی آسانی سے کیسے گرفتار ہو سکتا ہے؟

اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیا تمہیں یہ سب عمیر نے بتایا ہے؟

وہ مشقوق نظروں سے لیزا کے حیسن ترین چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں اس سے میری بات ہی نہیں ہوئی بہت دنوں سے لیکن خیر میں چلتی ہوں تمہارا

کام ہو جائے گا

اس نے بینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا

اور سیل فون ہاتھ میں اٹھا کر کھڑی ہو گئی

حیدر اس کی پشت کو گھور رہا تھا جب وہ پھر سے واپس مڑی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے

سامنے میز پر ہاتھ ٹکائے جھک کر کھڑے ہو گئی

وہ میں صرف یہ جاننا چاہتی تھی کے مجھ میں کیا کمی ہے

خوبصورت ہوں

تم پر دل و جان سے فدا بھی ہوں پھر بھی آج تک تم نے نظر کرم نہیں فرمایا

اس نے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا

جب کے اس کی آنکھوں میں ناچتی شرارت کو وہ پہلے سے ہی دیکھ چکا تھا

لیزا انہیں واحیات حرکتوں کی وجہ سے کسی دن تم میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ گی

اس کی نازک سرہائی دار گردن کو دبوچتے ہوئے وہ دھاڑا تھا

لیزا نے بڑی مشکل سے اس کی مضبوط گرفت سے اپنی گردن آزاد کروائی اور کھانسنے لگی

وحشی انسان!

وہ اب بھی بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی

حیدر شاہ کا موڈ مزید خراب ہوا

وہ لیپ ٹاپ بند کرتا ہوا آنکھیں بند کر گیا

وہ جیسے ہی اس کے روم سے باہر نکلی عمیر کو دیکھتے ہی اس کے غصے کا لیول مزید ہائی ہوا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا سب خیرت؟

عمیر نے چھوٹتے ہی اس سے پوچھا

جو اپنی گردن سہلاتے ہوئے عمیر کو سائیڈ کرتی اور گلاس ڈور دھکیلتی ہوئی لاؤنج

سے باہر نکل گئی

اس نے تمام تر حرکت تعجب سے دیکھی اور سر جھٹکتا ہوا حیدر کے کمرے کا رخ کیا

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

وہ جیسے ہی گھر واپس آئی

تو گھر میں معمول سے زیادہ افراتفری تھی

لیکن وہ تو ایسے بن گئی جیسے اس گھر میں ہونے والی کسی بھی چیز سے اس کا تعلق نا ہو

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھوں سے سفید موتی متواتر بہنے لگے

جتنا اس نے ضبط کیا تھا اب اتنا ہی بکھر چکی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اپنے پنکھڑی جیسے لبوں پر ہاتھ جماتی ہوئی اس نے اپنی ہچکیوں کا دم گھونٹ دیا

اور گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی

اس معصوم شہزادی کی زندگی میں بہت کم ہی ایسے موقعے آئے تھے جس میں اس نے اپنی

ذات پر اور اپنے وجود کو خوشی کا باعث سمجھا ہو

لیکن جب اس کا ضبط ٹوٹتا تھا تو وہ خود بھی اپنے بکھرے وجود کو سمیٹنے میں ناکام ہو جاتی

آج بھی ایسا ہی ہوا تھا پورا دن بھوکے رہنے کی وجہ سے اس کی حالت خراب تر ہونے لگی

پر وہ ڈھیٹ بنی سکڑ کر بیڈ پر دراز ہو گئی

قسمت کی ستم ظرفی تھی

کے اس شہزادی کو تسلی دینے والا بھی کوئی نہیں تھا

بیڈ پر دراز ہوتے ہی نیند کی دیوی نے اسے اپنے آغوش میں لے لیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

شاہ مینشن اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

ملازمین بھی اپنے اپنے کام نپٹا کر اپنے کوارٹر چلے گئے تھے

رات کے دو بج کر بیس منٹ پر اس کے سیل فون کا شور کمرے میں گونجا

بیزاری سے اس نے سیل فون سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا اور کال ریسیو کرتے ہی سیل کان پر لگایا

بولو عباد؟

سر شاید اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے بے ہوشی کی حالت میں اسے ہسپتال لے جایا گیا

ہے

عمر کی آواز جیسے جیسے اس کے سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی

ایسے ہی اس کا وجود طوفانوں کی زد میں آنے لگا

عجلت میں بلینکٹ ہٹا کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا

والٹ اور کی چین اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر کی جانب بھاگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد ہاسپٹل کا اڈریس بھیجو جلدی! پارکنگ سے گاڑی نکالتا ہوا بے چینی سے اس نے کہا

او کے سر!

عباد نے موعدب سے انداز میں جواب دیا جس کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اس کے سیل

فون پر ہاسپٹل کا اڈریس موجود تھا

ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا وہ ہاسپٹل پہنچ چکا تھا

رات کے تقریباً تین ہو چکے تھے

ہر طرف سناٹے کا راج تھا

اس کی نگاہ جیسے ہی احتشام صاحب پر گئی تو وہ مزید بے چین ہوا تھا

اور اپنی مغرور چال چلتا ہوا احتشام صاحب کے پاس آیا

آپ کو ڈاکٹر اپنے کیبن میں بلا رہے ہیں!

انتہائی سنجیدگی سے کہتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا

جب کے احتشام صاحب کا رخ ڈاکٹر کے کیبن کی جانب تھا

❦❦❦❦❦❦

عمیر کو اس نے کچھ دیر پہلے ہی کال کر کے ہاسپٹل پہنچنے کا کہہ دیا تھا اور اب عمیر ہاسپٹل میں موجود تھا

عمیر میری بات غور سے سنو تم یہی رک کر نظر رکھو کہیں اس کا تایا آنا جائے اور جیسے ہی وہ یہاں آئے تم مجھے کال کرنا

میں فوراً روم سے باہر چلا جاؤں گا

وہ عمیر کے ساتھ سندس کی روم کے باہر موجود تھا

وہ کیسے اپنی زندگی کو ایک نظر دیکھے بغیر چلا جاتا

یہ ناممکن تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے تاسف سے اس شہزادے کو دیکھا جس کی آنکھیں شدت ضبط کے مارے سرخ ہوتی جارہی تھیں

ٹھیک ہے

عمیر نے اس کے شانے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا

اس کے بعد اس نے ایک منٹ بھی اور ویسٹ نہیں کیا تھا

سندس کے پاس جانے میں

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی بے چین نگاہیں سندس کے بے حوش سراپے پر جم گئیں

ایک ہی دن میں اس کی دودھیا رنگت زرد پڑ چکی تھی

وہ بلیک ٹراؤزر پر بلیک ہی ٹی شرٹ میں ملبوس بے چینی سے اس کی پاس گیا

جس کے نازک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی ی تھی

وہ بغیر کوئی آواز پیدا کیے چیئر پر بیٹھ گیا

اور آنکھوں کے راستے اپنی شہزادی کو دل میں اتارنے لگا

میں تم سے واعدہ کرتا ہوں

جس جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے ان سب سے بدلہ لوں گا

اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی

تم میرے لیے کیا ہو اس کا اندازہ مجھے خود بھی نہیں ہے

لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں

تمہارے بغیر حیدر شاہ کچھ بھی نہیں

تم اگر زندہ ہو تو حیدر شاہ کی زندگی خوشنما ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تمہارے دل کی دھڑکنیں اگر چلیں گی تو حیدر شاہ کا دل بھی زندہ رہے گا لیکن کبھی اگر مجھے تنہا کرنے کا سوچا بھی تو میں تمہیں بہت وحشت ناک سزا دوں گا

تم صرف اپنا خیال رکھو اور باقی سب پریشانیاں مجھے دے دو

میں تمہیں کبھی مایوس نہیں کروں گا

!سندس

اس کے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی

جب وہ بول رہا تھا گویا آسماں میں موجود چاند اس شہزادے کی سچائی اور خوبصورت باتوں پر مسکرایا

اور پھر اس سے پہلے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اس کے چہرے کو چھوتا عمیر کی کال نے اسے ہوش کی دنیا میں قدم رکھنے پر مجبور کیا

ایک آخری نگاہ اس کے بے خبر وجود پر ڈالتا ہوا وہ کمرے میں موجود واحد کھڑکی سے چھلانگ مارتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

❀❀❀❀❀

احتشام صاحب بہت بار نبیلا بیگم سے سندس کے بارے میں پوچھ چکے تھے

اس کی رات کے کھانے پر ڈائینگ ٹیبل پر غیر موجودگی پر وہ پریشان ہو گئے

اور

جس کے بعد انہوں نے خود ہی سندس کے کمرے کا رخ کیا

جب وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ خود میں سمٹی ہوئی بیڈ پر دراز تھی

اس کے سلکی دراز بال تکیے پر آبشار کی طرح بکھرے پڑے تھے

سندس بیٹی؟

انہوں نے نرمی سے اسے مخاطب کیا جب ان کے بار بار پکارنے پر بھی سندس کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو وہ فکر مندی سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے

سندس!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

انہوں نے جیسے ہی اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو وہ سکتے میں آ گئے

سندس بری طرح بخار میں جل رہی تھی

احتشام صاحب نے پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا

اور نبیلا بیگم پر ایک تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے سندس کو لیے ہاسپٹل کی جانب روانہ ہو گئے

اب وہ ہاسپٹل میں موجود تھے

ڈاکٹر نے احتشام صاحب صاف صاف کہہ دیا تھا کے سندس کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہے

یہ خبر سننے کے بعد احتشام صاحب مزید پریشان ہو گئے

اور پھر سندس کے پاس جا کر بیٹھ گئے

وہ اب بھی غنودگی میں تھی

احتشام صاحب نے اس کا نازک ملائم ہاتھ تھاما ہوا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر یہ لو کی چین میری گاڑی پارکنگ سے نکال کر لے آؤ

سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتا ہوا وہ خود ہاسپٹل سے باہر نکل آیا

عمیر نے گاڑی اس کے پاس آکر روک دی

تم گھر جا سکتے ہو عمیر

میں آج رات یہی رکنا چاہتا ہوں

اس نے عمیر کو ایک نظر دیکھنے کے بعد کہا

لیکن تم یہاں کیسے رہ سکتے ہو؟

عمیر نے اس دیوانے کو گھورا تھا

عجیب سوال مت کیا کرو

اور جاؤ اب یہاں سے

وہ ناگواری سے کہتا ہوا واپس ہاسپٹل کے اندرونے حصے کی جانب بڑھ گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے گاڑی کا رخ واپس ہاسپٹل کی جانب کر دیا

کیونکہ وہ حیدر کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا

....

اس کی جاگتے ہوئے گزری تھی

سندس کو فجر کی نماز کے بعد ڈسچارج کر دیا گیا تھا

وہ بھی سکون کا سانس خارج کرتا ہوا گھر واپس آگیا

شاہ مینشن پہنچتے ہی اس کی نگاہ ندا پر گئی

ندا آپی آپ؟

وہ خوشی سے مسکراتا ہوا ان کے پاس آگیا

ندا اس کی خالہ کی بڑی بیٹی تھیں

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بھی لندن میں ہی رہتی تھیں

لیکن حیدر کی وجہ سے وہ پاکستان پہنچ گ ئ ی تھیں

کیسی ہیں آپ؟

اور مجھے بتایا کیوں نہیں

وہ ان کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے شکوہ کنان لہجے میں بول پڑا

بتا کر آجاتی تو تمہارے چہرے پر یہ خوشی کیسے دیکھ سکتی تھی

جو اتنے سالوں بعد نظر آئی ہے

ندا نے اس کی مخصوص جان لیوا مسکان کو دیکھتے ہوئے کہا

خالہ جان کیسی ہیں آپی؟

وہ ان کی بات کو گول کر گیا تھا

موم ٹھیک ہیں بس اپنے لاڈلے کو لے کر خود کو ہلکان کیے رکھتی ہیں

ندا نے نرمی سے جواب دیا اور اس کے علیشان گھر کو ستائیشی نگاہوں سے دیکھنے لگی

آپ نے بریک فاسٹ کیا؟

اس نے ندا سے پوچھا

ہاں کر لیا ہے میں نے تم جا کر فریش ہو جاؤ باقی کی باتیں بعد میں کریں گے

انہوں نے اس کے تھکے تھکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے آپی میں بس آ بھی آیا!

وہ بھی کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف مڑ گیا

ندا نے اپنے وجیہہ اور خوبرو کزن کو دعاؤں سے نوازا

اتنے عرصے بعد نیلم نے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکان کی رمق دیکھی تھی

وہ بھی اب پر سکون ہو کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

میں اسے کسی حال میں نہیں چھوڑں گا

پہنچتا ہوں تھوڑی دیر میں تب تک تم الرٹ رہنا

وہ جیسے ہی فریش ہونے کے بعد کمرے میں داخل ہوا تھا سیل فون پر ناجانے سامنے والے

آدمی نے اسے کیا کہا تھا جس کے بعد وہ بھڑک اٹھا تھا

اور شرٹ کے بازو کہنی تک فولڈ کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

لاؤنج میں دیکھا تو پورے لاؤنج میں ملازمین اپنا روز معمول کا کام سرانجام دے رہے تھے

ندا آپی بھی اپنے کمرے میں اپنے میں آرام کرنے کے غرض سے بند تھیں

وہ مطمئن ہوتا ہوا

گھر سے باہر نکل آیا

غصے کے مارے اس کے دماغ کی رگیں تن چکی تھیں

اپنے طے شدہ مقام پر پہنچنے کے بعد گاڑی سے باہر نکل آیا اور ادھر ادھر نگاہ دڑاتا ہوا اس خستہ حال گھر میں داخل ہوا

!عباد چھوڑ دو اسے

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے عباد کو مخاطب کیا

عباد مودبانہ انداز میں سامنے رسیوں میں جکڑے اس آدمی سے دور ہوا

اس نے اپنی قیمتی واچ اور سیل فون عباد کو تھمایا اور خود اس آدمی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا

!ہاں تو اب بولو

کس کے کہنے پر تم نے اسے تکلیف پہچانے کی کوشش کی تھی؟

میں میری۔۔۔۔کوئی غلطی نہیں ہے اس کام کے لیے مجھے پیسے دیئے گئے تھے

وہ آدمی سامنے کھڑے اس کے سفاک چہرے کو دیکھتے ہی سب کچھ بولتا چلا گیا

تھوڑی دیر پہلے عباد نے بھی پوری کوشش کی تھی کے وہ آدمی اپنے منہ سے اعتراف جرم کرے لیکن اس آدمی نے عباد کو کسی خاطے میں نہیں لیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اوراب پٹر پٹر سب اگلنے پر مجبور تھا

کس نے تمہیں اس کام کے لیے استعمال کیا تھا؟

وہ اس کی چیئر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے غرایا تھا

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔ایک عورت تھیں نام نہیں معلوم مجھے ان کا؟

اس آدمی نے کانپتے ہوئے جواب دیا

عورت کا نام اور گھر کا اڈریس بتاؤ ؟

وہ اس کی بات پر کان دھرے بغیر ہی بولا

میں سچ کہہ رہا ہوں عورت کا نام مجھے نہیں معلوم

پر اس نے مجھے کہا تھا کے مجھے اس لڑکی کو خوف زدہ کرنا ہے

اس سے پہلے وہ آدمی مزید کچھ کہتا اس کا بھاری ہاتھ اٹھا تھا اور پوری قوت سے اس نے منہ پر مکے برسا چکا تھا

اس آدمی کے منہ سے پھوارے کی صورت خون نکلا تھا

جس کے بعد اس نے انتہائی بے رحمی سے اس آدمی کے بیٹ اور ٹانگوں پر لاتیں ماری جس

کی وجہ سے وہ آدمی اب اوندھے منہ زمین پر گرا ہوا تھا

اس نے عباد کو دیکھا

اس درگت تب بناتے رہو جب تک یہ مزید اپنے منہ سے اگل نا لے

سفاکی سے کہتا ہوا وہ آندھی طوفان کی طرح اس کمرے سے باہر نکل آیا تھا

احتشام صاحب کے بار بار منع کرنے کے باوجود وہ آج کالج آئی تھی

ثنا تو اسے دیکھتے ہی خوشی سے کھل اٹھی تھی

کل کالج کیوں نہیں آئی تھی؟

گرم جوشی سے سندس کے ساتھ ملتے ہوئے اس نے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی تھی

اس لیے کل کا دن آرام کرنے میں گزر گیا

وہ منہ بسورتے ہوئے ثنا کو بتانے لگی

اور پھر کچھ دیر اور باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ کلاس کی جانب بڑھ گئیں

لیکچر اٹینڈ کرنے کے بعد دونوں نے کینٹین کا رخ کیا

ابھی وہ دونوں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھی ہی تھیں جب ایک خوبصورت اور نازک سی لڑکی

ان کے پاس آگئی

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟

اس لڑکی نے آنکھیں پٹپٹا کر دونوں سے پوچھا

جی ضرور کیوں نہیں!

ہمیشہ کی طرح سندس نے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو بیٹھنے کا کہا

میرا نام لیزا ہے

میں لندن میں رہتی ہوں

لیکن پھر مجھے پاکستان دیکھنے کا شوق ہوا تو یہاں آ گئی

لیزا نے اپنی طرف سے بنائی گئی کہانی انہیں سنا دی

سندس نے انتہائی غور سے اس کی بات کو سنا لیکن ثنا کو یہ لڑکی کچھ مشکوک لگ رہی تھی

عجیب بات ہے لندن سے کوئی پاکستان آیا ہے اور تو اور پڑھائی بھی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے

اسٹرینج

ثنا نے کافی کا مگ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے حیرانگی کا اظہار کیا

لیزا نے گڑبڑا کر اس کی طرف دیکھا جو مسلسل جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

آپ دونوں میں سے سندس کون ہے؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیزا نے ثنا کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اگلا سوال پوچھا

ایک منٹ آپ کو کیسے پتا کے ہم دونوں میں سے ایک کا نام سندس ہے؟

ثنا کا شک اب یقین میں بدلنے لگا تھا

لیزا نے دل ہی دل میں حیدر شاہ کو کوسا اور پھر کچھ دیر میں خود کو کنٹرول میں کرنے کے بعد بولی

وہ جب میں کینٹین میں داخل ہوئی تھی تو آپ دونوں میں سے کسی ایک کی آواز میری کانوں سے ٹکرائی

تو اس لیے میں نے سوچا پوچھ لوں آپ دونوں میں سے سندس کون ہے

لیزا نے بات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا

ثنا اب بھی اس کی وضاحت سے مطمئن نظر نہیں آ رہی تھی

لیکن سندس نے نرمی سے جواب دیا

میں ہوں سندس!

!او!!تو آپ ہیں سندس

لیزا نے مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا

!واہ حیدر

کیا لڑکی پسند کی ہے اللہ کرے یہ تمہارے روز بال نوچے

تمہیں زور سے مکے مارے

تم پر اتنا تشدد کرے کے پھر تمہیں میں یاد آؤں

پھر تمہیں میری قدر ہو گی

وہ دل ہی دل میں حیدر شاہ سے مخاطب تھی

جب کے سندس کا ہاتھ اس نے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا

اس کا ہاتھ چھوڑ دیں اب تو

ثنا نے بیزاری سے کہا

اور سندس کا ہاتھ لیزا کی گرفت سے آزاد کیا

اس کی اس حرکت پر سندس نے اسے گھوری سے نوازا پر پرواہ کسے تھی

سندس آپ بہت سوئٹ ہیں کیا آپ میرے ساتھ دوستی کرنا پسند کریں گی؟

لیزا نے مسکینی صورت بناتے ہوئے کہا

!انگریز تو ہوتے ہی ایسے ہیں

بے شرم کہیں کی

ثنا اردو میں بڑبڑائی

لیزا نے اس کی بڑبڑاہٹ سن بھی لی تھی سن بھی لی تھی اور سمجھ بھی بخوبی گئی تھی

سندس نے ثنا کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر بمشکل ہنسی کو ہونٹوں تلے دبالیا

!آپ بھی بہت زیادہ پیاری ہیں

اور آج سے آپ بھی میری دوست ہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے مسکراتے ہوئے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا

ثنا کو عجیب سی جلن محسوس ہو رہی تھی لیزا سے

اس نے بے ساختہ پہلو بدلا تھا اور پھر وہ دونوں ہی لیزا کے ساتھ باتوں میں لگ گئیں

❀❀❀❀❀❀

عمیر فوری طور پر عباد سے کہو کے وہ گھر پہنچے

کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے عمیر سے کہا

ٹھیک ہے میں کہتا ہوں اسے

عمیر نے کہا

اور دونوں کے بیچ خاموشی چھا گئی

❀❀❀❀❀

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کالج کی چھٹی ہو چکی تھی

وہ تینوں اپنے اپنے بیگز اٹھاتی ہوئی ی کالج کے خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئیں

ثنا نے نامحسوس انداز میں سندس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

جیسے اسے ڈر ہو کے لیزا اس کی دوست کو چھین لے گی

اچھا دوستوں اب خیال رکھنا اپنا

کل ملاقات ہو گی پھر

لیزا نے کی چین سے کھیلتے ہوئے کہا

اور سندس سے ہاتھ ملانا وہ نہیں بھولی تھی

اس کے جاتے ہی ثنا نے برے برے منہ بناتے ہوئے گویا لیزا کی نقل اتاری

سندس نے اسے دیکھا تو ہلکی سی مسکان اس کے لبوں پر نمودار ہوئی ی

کیا ہے؟

ثنا نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تو چڑ کر پوچھنے لگی

کچھ بھی تو نہیں بس کچھ جلنے کی سمیل آ رہی ہے

چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے اس نے ثنا کو تنگ کرنے کی سعی کی

لیکن مجھے تو نہیں آ رہی؟

ثنا نے ناک چڑاتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی

چھوڑو تم اس سب کو اور جاؤ اب گھر

سندس نے ہنسی دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا

اور اپنے وجود کو چادر سے چھپاتی ہوئی ی

گھر کی جانب روانہ ہو گئی

ثنا نے بھی اپنے گھر کی جانب راہ لی

تمہارا سر کہاں ہے؟

شاہ مینشن میں داخل ہوتے ہی اس نے عباد سے پوچھا

وہ بھلا کیا جواب دیتا وہ خود بھی تو ابھی شاہ مینشن پہنچا تھا

کیا ہوا چپ کیوں ہو؟

چپ کا روزہ تو نہیں رکھ لیا تم نے

لیزا نے آنکھیں پٹپٹا کر اس سے کہا

کوئی روزہ نہیں رکھا میں نے اور تم ہمیشہ میرے پیچھے کیوں پڑ جاتی ہو '

عمیر سے کبھی ایسے بات کرتے ہوئے میں نے تمہیں نہیں دیکھا

عباد اب اس سے عاجز آ چکا تھا اسے بیزاری سے کہنے لگا

اس عمیر لوٹے کی تو بات ہی مت کرو

اس سفاک بے رحم اور پتھر دل انسان کے ساتھ وقت گزار کر بلکل اس کی کاپی ہوتا جارہا ہے

اب بندہ کبھی ہنسی مزاق بھی کرلیتا ہے

لیکن یہ بات تمہارے اس مغرور سر کو کون سمجھائے

مجھے تو اس کی ہونے والی بیوی کی ٹینشن ہے اسے تو وہ بلکل خوف زدہ کر کے رکھے گا

ہائے بچی کی قسمت!

وہ پھر سے شروع ہو چکی تھی

عباد نے تاسف سے ایک غلط نظر اس پر ڈالی

اور سر نفی میں ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا

اس کے نفی میں سر ہلانے سے مراد تھی

گویا یہ لیزا نامی حیسن ترین چڑیل کبھی نہیں سدھر سکتی

ارے کہاں چل دیے سر کے پیچھے بات تو سنو؟

لیزا نے اپنے شکار کو ہاتھ سے نکلتے ہوئے دیکھا تو دانت پیس کر رہ گئی

عباد ہی تو تھا جس کے ناک میں وہ ہمیشہ دم کیے رکھتی تھی

لیزا میڈم!

سر آپ کو آفس میں بلا رہے ہیں

وہ جیسے ہی مزے سے صوفے پر بیٹھی تھی

ملازم نے اس تک پیغام پہنچایا

وہ برے برے منہ بناتی ہوئی اس کے آفس کی جانب بڑھ گئی

حیدر شاہ نے گھر کو بھی آفس بنایا ہوا تھا

جب کبھی اس کا دل آفس جانے کا نہیں کرتا تھا پھر باقی سب کے لیے شامت برپا ہوتی تھی

سارے لوگ اس کے گھر ہی آجاتے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کا آفس گھر سے تھوڑے فاصلے پر تھا

جس کی وجہ سے اس نے آفس کا پورشن الگ سے بنالیا تھا

⚘⚘⚘⚘⚘⚘

لیزا نے گلاس ڈور سے جھانکا تو وہ عمیر اور عباد سے انتہائی سنجیدگی سے کسی چیز پر بحث کر رہا تھا

اس نے بے دلی سے دروازہ ناک کیا

اور اس کے آفس میں

داخل ہوئی ی

کیا یہ انسان ہر گرزتے دن کے ساتھ ڈیسنٹ اور وجیہہ ترین ہوتا جارہا ہے

لیزا اسے دیکھتے ہی بڑبڑائی

جب کے وہ اب بھی عمیر اور عباد کی جانب متوجہ تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سفید بے داغ شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس وہ کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا

!لیزا ادھر آؤ

عمیر نے اسے ٹکٹکی باندھے حیدر شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا

دھیمی مگر سنجیدہ آواز میں اسے مخاطب کیا

حیدر نے اب بھی اسے گردن گھما کر نہیں دیکھا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

تم سناؤ اب آج کا دن کیسا گزرا؟

سیل فون سے نظریں ہٹاتا ہوا وہ پوری طرح سے لیزا کی جانب متوجہ تھا

!تم جو سننا چاہتے وہ پوچھو

لیزا نے چیئر کی پشت سے کمر ٹکاتے ہوئے کہا

عمیر تم دونوں ابھی جا سکتے ہو اور جو کچھ سمجھایا اس پر غور کرنا

لیزا کے مسکراتے چہرے پر نظریں جمائے وہ عمیر سے مخاطب ہوا

وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے

ان دونوں کو کمرے سے نکالنے کا مقصد صرف ایک ہی تھا کے وہ سندس کو اپنے قریب ترین لوگوں کے سامنے بھی روز روز ڈسکس نہیں کر سکتا تھا

اس کا دل اسے اس چیز کی اجازت نہیں دیتا تھا کے وہ سندس کے متعلق کوئی بھی بات عباد کے سامنے کرے

وہ دونوں اس کے بھائیوں جیسے دوست تھے پر

سندس کا اس کی زندگی میں مقام اور تھا

کیسی تھی وہ؟

اس کا اشارہ سندس کی جانب تھا

اور بغیر کسی تمہید باندھے اس نے مدعے پر بات کی

!حیدر شاہ

لیزا نے اسے بے مقصد مخاطب کیا

لیزا میں نے پوچھا کیا وہ ٹھیک تھی؟

اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اس نے پوچھا

ٹھیک ہی تھی۔۔

لیزا نے گویا اسے یہ بات بتا کر کوئی احسان کیا تھا

ٹھیک ہی تھی سے کیا مراد ہے تمہاری؟

وہ تیکھی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا

بور نا کرو حیدر شاہ

تم پرائیویٹ کلر سوٹ کرتا ہے!

اس کے سپاٹ چہرے سے نظریں پھیرتی ہوئی وہ بولی

ہو گئی تمہاری فضول باتیں شروع اسی لیے میں تم سے تمیز سے بات نہیں کرتا

وہ پوری طرح سے بھڑک اٹھا تھا

لیکن وہاں پرواہ کسے تھی

وہ ڈھیٹ بنی دل جلا دینے والی مسکان چہرے پر سجاتے ہوئے مزید بولی

تم کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے دن بھر تمہارے منہ سے پھول برستے ہوں

کسی سے ڈھنگ سے بات کرتے ہوئے تمہارا ایسا لگتا ہے

تبھی ہمیشہ کاٹ کھانے دوڑتے ہو

وہ بھی لیزا تھی اتنی آسانی سے اپنی بے عزتی کو فیل کر لے ناممکن سی بات تھی یہ

عمیر سے میں انسانوں والے لہجے میں بات کرتا ہوں

اس نے سرد مہری سے کہا

وہ بیچارا خود ہی سارا دن تمہاری جی حضوری کرتے ہوئے گزار دیتا ہے

اس لیے شاید دو گھڑی ہی تم اپنے شعلہ بار انداز سے پرہیز کر لیتے ہو گے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی

اگر تم اتنی ذہین اور چالاک لومڑی نا ہوتی تو کب کا میں نے تمہیں لندن واپس بھیج دینا تھا یا
پھر جہنم ہی بھیج دیتا

بے زاری سے کہتا ہوا اس نے غصے سے پہلو بدلا

لیزا ہمیشہ اس کا صبر آزماتی تھی

نا جانے کیوں

ندا آپی کب آئی ہیں؟

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کے اس پر حیدر کی تازہ تازہ لعن طعن کا ذرا برابر بھی اثر لیا ہو
آج آئی ہیں

اور اب تم یہاں سے گم ہو جاؤ

جلدی سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کڑے تیور لیے وہ ضبط کرتے ہوئے بولا

کیوں تھوڑی دیر اور رک گئی تو تمہیں پورا یقین ہے کے یہ حیسن لڑکی تمہارے دل اور دماغ پر قابض ہو جائے گی

مصنوعی حیرانگی چہرے پر سجاتے ہوئے وہ اپنا آخری وار کر گئی تھی

حیدر کی برداشت کا پیمانہ لبریز ہوا اس سے پہلے لیزا کی گردن وہ دبوچ لیتا وہ کھلکھلاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

وہ بھی دانت پیس کر رہ گیا

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

لنچ اس نے اپنے کمرے میں ہی کر لیا تھا لیکن رات کا کھانا سب ساتھ میں ہی کھاتے تھے

یہ اس گھر کا اصول تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بھی بے دلی سے تیار ہو کر ڈائینگ روم میں داخل ہوئی ی

احتشام صاحب اور خرم نے مسکراتے ہوئے اسے سلام کیا

جس کے جواب میں وہ محض مسکرا کر رہ گئی

ڈائینگ روم میں ایک اور انسان کا اضافہ ہو چکا تھا

عفت بھی اپنی خالہ کے گھر آچکی تھی

اور خونخوار نگاہوں سے اس کا سرتاپا جائزہ لینے میں مصروف تھی

سندس نے اسے سرے سے نظر انداز کیا اور کھانا کھانے میں مشغول ہو گئی

....

ندا آپی ! کیسی ہیں آپ؟

لیزا نے گرم جوشی سے ندا آپی کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔

میں ٹھیک تم سناؤ ؟

ندا نے اس کی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

!میں بھی فرسٹ کلاس آپی

اس کے چہرے پر ندا کو دیکھتے ہی ایک چمک سی نمودار ہوئی ی

حیدر کو تنگ کرنا ترک کر دیا ہے یا ابھی بھی اسے بیچارے کو تنگ کرتی ہو؟

ندا آپی نے شرارتی لہجے میں پوچھا

آپی آپ کے اس سفاک اور خطرناک بھائی سے بات کرتے ہوئے بھی میں

کانپ اٹھتی ہوں

اور آپ کہہ رہی ہیں میں اسے تنگ تو نہیں کرتی

چہرے پر مصنوعی معصومیت طاری کرتے ہوئے آخر میں اس نے اپنا نا نظر آنے والا

آنسوں صاف کیا

عمیر جو اس کی پشت کی جانب رکھے صوفے پر بیٹھا تھا

اس کی ایکٹنگ دیکھ کر عش عش کر اٹھا

لیزا میں تم دونوں کو بچپن سے جانتی ہوں

بس فرق صرف اتنا ہے وہ مغرور تھوڑا زیادہ ہے اور تم شرارتی ہو

نیلم نے اس کی ایکٹنگ کو کسی خاتے میں نہیں لیا تھا اور مسکراتے ہوئے بولی

صرف مغرور آپی؟

آپ کا وہ بھائی مغرور ہونے کے ساتھ ساتھ بد تمیز اور بے مروت بھی ہے

ارے میں تو کہتی ہوں دنیا کی ہر بری عادت آپ کے شریف بھائی کے اندر کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہیں

لیزا نے ہاتھ جھلا کر اس کی تعریف میں بولتی چلی گئی

عمیر نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا کے وہ شیر ابھی وہاں موجود نہیں تھا

ورنہ لیزا صاحبہ کو اوپر پہنچانے میں وہ ایک منٹ کی تاخیر نا کرتا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!لیزا

غلط بات ایسے نہیں کہتے وہ تم سے بڑا ہے

ندا نے تنبیہ کی تھی

!سوری آپی

وہ منہ بسورتی ہوئی ہی بیٹھ گئی

عمیر! جلدی سے اسے بلا کر لاؤ

مجھے تو کب کی بھوک لگی ہے پھر کھانا کھا لیتے ہیں

ندا نے عمیر کو مخاطب کیا جو کب سے بیزاری سے لیزا کی حرکتیں دیکھ رہا تھا

اکتایا ہوا لگا وہ لیزا کو

اور عمیر کا نام سنتے ہی لیزا اچھلی

خونجوار نگاہوں سے عمیر کو دیکھتے ہوئے وہ پھر سے ڈھیٹائی دیکھاتے ہوئے ہنس دی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور عمیر نے اسے ایسے دیکھا

جیسے کہہ رہا ہو

تمہیں تو حیدر جیسا بندہ ہی سدھار سکتا ہے

لیزا نے منہ موڑ لیا

اور اس نے حیدر شاہ کے کمرے کا رخ کیا

❦ ❦ ❦ ❦ ❦

کھانا کھا لینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گئی تھی

کل اس کی کلاس میں ٹیسٹ تھی

وہ اپنے نوٹس وغیرہ لے کر دھپ سے بیڈ پر بیٹھی اور پوری توجہ سے ٹیسٹ یاد کرنے لگی

رات اب کافی ہو چکی تھی

نیند کا خمار اس کی سیاہ پر کشش آنکھوں میں نمودار ہوا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سیاہ رنگ کے ڈریس میں ملبوس سلکی بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے وہ مہوت سے نوٹس پر سر جھکائے بیٹھی تھی

اس کے بالوں کی چند آوارہ لٹیں بار بار اس کے بھولے ہوئے دودھیا رخسار کو چھو رہی تھیں

نیند جب اس کے سر پر سوار ہونے لگی تو وہ بیڈ کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

آفس کا ضروری کام نپٹا کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی

شاہ مینشن اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

سیل فون پر سر جھکائے وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا

گلاس ڈور کو دھکیلتے ہوئے کمرے میں آیا اور وارڈروب سے بلیک ٹاوزر اور گرے رنگ کی شرٹ لیے واش روم کے اندر گھس گیا

کمرے میں ہر چیز نفاست سے موجود تھی

سیاہ اور سلور رنگ کے امتزاج کا فرنیچر اس کمرے کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہا تھا

سامنے والی دیوار پر اللہ پاک کا نام ایک پیارے سے فوٹو فریم میں موجود دیوار پر نصب تھا

ایرانی طرز سے بنا کارپٹ فرش پر بچھا ہوا تھا

اس کا کمرا بھی اپنے مالک کی شخصیت کی طرح بے مثال تھا

عمیر اکثر اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہتا تھا کے تمہارے کمرے میں جو بھی پہلی دفعہ آئے گا وہ ضرور گم ہو جائے گا

بھلا اتنے بڑے کمرے میں کون رہتا ہے

اس کا اظہار خیال بھی سہی تھا

حیدر کا کمرا حد سے زیادہ وسیع تھا

اور عمیر کے اس تبصرے پر وہ ہمیشہ سے ایک ہی جواب دیتا تھا

کے میں اپنے کمرے میں سکون سے سانس لے سکتا ہوں

اور اتنے بڑے کمرے میں رہنے کی وجہ بھی صرف یہی تھی وہ کھلی فضا اور جگہ پر سکون رہ سکتا تھا

اس کے کمرے بیک ڈور بھی تھا جو سید ھا ٹیرس کی طرف کھلتا تھا

فریش ہونے کے بعد اس نے بالوں کر سیٹ کیا اور پرفیوم چھڑکتا ہوا اپنے جہازی سائیز بیڈ کی طرف بڑھا

وہ مشکل سے چوبیس گھنٹوں میں چار یا پانچ گھنٹے کی نیند کرتا تھا

بیڈ پر دراز ہوتے ہی پہلا خیال اسے سندس کا آیا

صرف اس کے خیال سے ہی اس کے عنابی ہونٹوں پر مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ رینگتی تھی

اور پھر کب نیند نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا اسے پتا ہی نہیں لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ثنا اسے زبردستی اسے اپنے گھر لے کر آ گئی تھی

ثنا کے والد صاحب انتقال کر چکے تھے باقی اس کے گھر میں صرف ایک بوڑھی ماں تھی

سندس کو ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی ی تھی

بہت عرصے بعد کسی نے اسے محبت دی تھی

لہجے میں پیار سموئے ثنا کی ماں اس سے محو گفتگو تھی

جب ارسلان بھی ثنا کے گھر میں آ گیا

ارسلان اور ثنا کا نکاح دو سال پہلے ہی ہو چکا تھا

سندس اس بات سے باخبر تھی

ارسلان اور ثنا جتنا ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا کرتے تھے اس قدر ہی دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت تھی

لو جی سندس مادام گرما گرم چائے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیچن سے باہر نکلتے ہوئے ثنا نے مسکراتے ہوئے کہا

اور چائے کا مگ اس کے مرمری ہاتھ میں تھما دیا

ارسلان کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر اس نے برے برے منہ بنائے

یہ اس بات کا اشارہ تھا کے اسے دیکھ ثنا کو مزا نہیں آیا

اسلام علیکم!

ارسلان نے فرمانبرداری کے تمام تر ریکارڈ توڑتے ہوئے مودبانہ انداز میں سلام کیا

وعلیکم اسلام

لٹھ مار انداز میں جواب دیا گیا

دوسری جانب ارسلان کو دیکھتے ہی سندس کی آنکھوں میں حیدر شاہ کا سراپا لہرایا

خوف کی شدید لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی

چائے کا مگ میز پر رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی ی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب میں چلتی ہوں ثنا

اور آنٹی سے مل کر اچھا لگا

ثنا سے کہتی ہوئی ی وہ کانپتی آواز میں بول پڑی

ثنا نے حیرانگی اور ناسمجھ آنے والی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اچانک سے گھر واپس جانے کے لیے بضد تھی

لیکن تم اکیلی کیسے جاؤ گی؟

رکو میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ

ثنا نے شائستگی سے کہا

نہیں تم رہنے دو

!بچی تھوڑی ہوں میں خود چلی جاؤں گی

وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے گھر سے باہر نکل آئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

شام ہونے والی تھی

اس نے ایک نگاہ اپنے سیل فون پر ڈالی تو ایک انجان نمبر سے اس کے سیل پر مسیج موصول ہوا

اس نے فوراً ان باکس کھولا

آج کے بعد آپ کسی کے گھر نہیں جائیں گی

ورنہ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں آپ سوچ بھی نہیں سکتی ہیں!

مختصر سا مسیج تھا

لیکن سندس کے دل کی دھڑکنوں کو اتھل پتھل کرنے کے لیے کافی تھا

یاخدا یہ کہاں پھنس گئی میں

روہانسا لہجے میں وہ سرگوشی میں بولی

اور سنسان سڑک پر چلنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سیاہ پر کشش آنکھوں میں ویرانی اور اجاڑ پن سا تھا

اس نے ارد گرد آٹو یا ٹیکسی کے لیے نگاہ دوڑائی لیکن وہ خالی اور سنسان سڑک کا منہ چڑا رہی تھی

کچھ قدم اور چلنے کے بعد اسے محسوس ہوا کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے

لیکن پھر وہ اپنا وہم سمجھ کر قدم بڑھانے لگی

سندس!

لیزا کی پکار اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات اس کے خوبصورت چہرے پر نمودار ہوئے

تم یہاں کیا کر رہی ہو لیزا؟

اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے لیزا سے پوچھا

شاپنگ کرنے کے لئے گھر سے نکلی تھی اس لیے تو آج کالج بھی نہیں آ سکی

لیزا نے اسے کہا اور دونوں ہی ہمقدم ہو کر آگے بڑھنے لگی

لیز ابلو جینز اور سرخ ٹاک میں ملبوس اپنے سنہری بالوں کو سمیٹتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی

سندس نے بھی سرخ رنگ کا ڈریس زین تن کیا ہوا تھا

دوپٹے سے سر چھپایا ہوا تھا اور سیاہ چادر میں خود کو چھپا کر رکھا تھا

لیزا نے اس کی آنکھوں میں جھانکا

سندس!

تم بہت پیاری لگ رہی ہو اس ڈریس میں

لیزا نے سچائی سے اس کی تعریف کی

وہ جھنب گئی اور مسکراتے ہوئے تعریف وصولی

سندس میری گاڑی میں چلتے ہیں میں تمہیں گھر تک چھوڑ دوں گی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لیزا نے فضا میں گہرا سانس خارج کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے!

سندس نے کہا اور دونوں ہی تھوڑی دیر بعد لیزا کی گاڑی میں موجود تھیں

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

کسی ضروری کام کے سلسلے میں اسے فوری طور پر دبئی جانا تھا

رات نو بجے کی فلائیٹ میں اس نے سیٹس بک کروالی تھیں

حیدر شاہ تم اگر چاہو تو میں بھی ساتھ چل سکتا ہوں

عمیر نے اس کا سامان بیگ میں رکھتے ہوئے کہا

نہیں میں خود چلا جاؤں گا

تم صرف یہاں سب کا خیال رکھنا اور لیزا اسے میری بات صبح سے نہیں ہوئی کل شام تک میں خود واپس آجاؤں گا لیکن تب تک تم الرٹ رہنا اس نے شرٹ کی بازو پر کفلینگ لگاتے ہوے کہا

حیدر !

کیا تم وہ سب بھول نہیں سکتے ؟

نیلم آپی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

عمیر نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے کمرے سے باہر کی راہ لی

آپی ! کیا وہ سب بھولنا آسان ہے میرے لیے ؟

اس نے ندا کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے زہریلی مسکان ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا

میرے بھائی !

وہ انسان وہاں کا بادشاہ ہے

پورے لندن میں کوئی ایسا نہیں جو اس سے کسی بھی قسم کا خطرہ مول لے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تم میری بات سمجھنے کی تو کوشش کرو

ندا کی آواز آخر میں نم ہو گئی تھی

آپی!

میری دشمنی کسی سے نہیں تھی

ناہی میرے بابا اور موم نے کسی کا کچھ بیگاڑا تھا

میں کیسے سب کچھ جانتے ہوئے بھی کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤں مجھے اپنے خدا پر پورا یقین ہے وہ اس لڑائی میں میرا ساتھ ضرور دیں گے

آج تک میں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا

پر میں اسے بھی کسی حال میں نہیں چھوڑوں گا چاہے اس سب میں میری جان ہی کیوں نا چلی جائے

وہ استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے بولا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر شاہ تم ہمارے لیے بہت اہم ہو موم اور میں تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہمارا کیوں نہیں سوچ رہے تم

اسے اگر بھنک بھی پڑی کے تم زندہ ہو تو وہ تمہیں ختم کرنے میں لمحے بھر کی تاخیر نہیں کرے گا

نیلم اب باقائدہ رو دی تھی

آپی!

آپ میری بات کو سمجھنا ہی نہیں چاہتی ہیں

اور رہی بات آپ کی اور خالہ امی کی تو عمیر اور عباد ہیں نا وہ سب کچھ سنمبھال لیں گے

آپ کو کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہو گی

وہ اپنے بدلا لینے کی آگ میں اس قدم جلا ہوا تھا

کے اسے اپنے علاوہ کچھ دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا

میں آج ہی موم سے بات کرتی ہوں

پھر وہ جانے اور ان کا لاڈلا شہزادہ جانے

ندا آنسوں صاف کرتی ہوئی ی کمرے سے باہر نکل گئی

اس نے اپنا غصہ اور طیش دیوار پر مکا جڑ کے نکالا تھا

درد کی شدید لہر اس کے بازو اور ہاتھ میں دوڑ گئی تھی

پر اس کے اندر جو درد اور تکلیف موجود تھی اس کے آگے تو یہ درد کچھ بھی نہیں تھا

!تم اگر واپس پاکستان نہیں آجاتی تو میں ابھی تک اپنا بدلا لے چکا ہوتا

وہ اپنے خیال میں سندس سے مخاطب تھا

جو اس کے دل میں سمائی ہوئی ی تھی

پھر وہ ہر بری یاد سے پیچھا چھڑاتا ہوا گلاس ڈور کھولتا کمرے سے باہر نکل گیا

ساتھ ہی وہ اپنے سیل فون پر کوئی نمبر ڈائل کر رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بس سامنے ہی گاڑی روک دو میں خود ہی چلی جاؤں گی اب گھر

اس نے لیزا کو کہا

ٹھیک ہے لیزا نے اس کے اس کے حکم پر تعمیل کی اور وہ اس سے اللہ حافظ کہتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی

اس سے پہلے لیزا پھر سے گاڑی اسٹارٹ کرتی حیدر کی کال اسے موصول ہوئی

اس کے منہ کے زاویے بدلنے لگے

ناک منہ چڑاتی اس نے اپنے سیل کو گھورا

جیسے حیدر شاہ ہی اس کے سامنے موجود ہو

اس نے جان بوجھ کر اس کی کالز ریسیو نہیں کی

اور اگلے ہی پل حیدر کا مسیج اسے موصول ہوا

جس میں کچھ یوں تحریر تھا

اگر تم نے اب کال ریسیو نہیں کی تو میں تمہیں اگلے دس منٹ کے اندر اندر شوٹ کر دوں گا

پھر یہ نہیں کہنا کے خبر نا ہوئی ی

سمائلی ایموجی کے ساتھ یہ مسیج اس کے قیمتی سیل فون کی اسکرین پر جگمگا رہا تھا

ہمیشہ مارنے مرانے پر تلہ رہتا ہے یہ انسان

مجال ہے جو کبھی پیار محبت سے بات کر لی ہو

لیزا نے بھنائے ہوئے انداز میں سوچا اور اس کی کال ریسیو کر لی

جیسے اسے پورا یقین تھا کے اب اگر اس نے کال ریسیو نہیں کی تو اگلے دس منٹ کے اندر وہ اس فانی دنیا سے کوچ کر چکی ہو گی

ہیلو!

دانت پیستے ہوئے اس نے کہا

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے یہ تو میں اچھے سے جانتا ہوں لیکن تم اتنی ڈھیٹ کیوں ہو؟

تکریباً ہزار سو دفعہ میں تم سے کہہ چکا ہوں مجھ سے جب بھی بات کیا کرو تو یہ ہیلو ہائے اپنے پاس رکھ لیا کرو

مجھے سخت قسم کی چڑ ہے ان الفاظ سے وہ دھیمے مگر سرد لہجے میں گویا ہوا

اسلام و علیکم و رحمتہ اللہ و بر کاتہ۔۔۔

لیزا نے اب انتہائی فرمانبر داری سے اسے سلام کیا تھا

اور اس کے اس طرح جھٹ سے سلام کرنے پر پل بھر کے لیے ہی سہی اس کے عنابی ہونٹوں پر جاندار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی اور اگلے ہی پل معدوم بھی ہو گئ

گویا اگر وہ تھوڑی دیر اور مسکراتا اس کے لئے یہ چیز گناہ میں شامل ہو جاتی تھی

وعلیکم اسلام!

کہاں ہو اس وقت تم؟

اپنی مضبوط کلائی پر بندھی واچ پر ایک نظر ڈالتا ہوئے اس نے پوچھا

آپ کی محبت عشق اور زندگی کے گھر کے باہر ہی موجود اگر حکم کریں تو آپ کے ہونے والے سسرال بھی چلی جاتی ہوں

بظاہر لیزا نے تحمل سے کہا تھا

لیکن اس کی آنکھوں میں موجود غصے میں مزید اضافہ ہو چکا تھا

نہیں میرے سسرال سے زیادی فری ہونے کی ضرورت نہیں ان سے میں خود ہی مل لوں گا

اور اس کی طبیعت ٹھیک تھی؟

ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اس نے لیزا کی بات کو اڑایا تھا

اور اب پھر سے سندس کے بابت دریافت کرنے لگا

بھاڑ میں جاؤ حیدر شاہ تم!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بڑبڑائی لیکن دوسری طرف کال پر کوئی عام انسان موجود نہیں تھا اس بات کا اندازہ

اسے تھوڑی دیر میں ہو چکا تھا

نہیں بھاڑ میں جانے کا کام تمہارا ہے میں تو فلحال دبئی جا رہا ہوں اس کا خیال رکھنا

کہتے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا اور لیزا اس کی بے نیازی پر جل بھن کر دانت کچکچا

کر رہ گئی تھی

....

اسے دبئی گئے ہوئے دو دن گزر چکے تھے

نمبر بھی اس کا مسلسل بند جا رہا تھا

ندا آپی کو اس بات سے سب نے بے خبر رکھا ہوا تھا

عمیر نے سختی سے لیزا اور عباد سے کہہ دیا تھا

کے کوئی بھی ندا کو اس سب کے بارے میں نہیں بتائے گا

عباد! میرے ساتھ آؤ تم

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے عباد کو اپنے کمرے میں آنے کا کہا

اور خود بھی آگے بڑھ گیا

لیزا کا دماغ بھی سوچ سوچ کر اب پھٹنے لگا تھا

حیدر کی جان کو لاتعداد خطرات تھے

ایسا نہیں تھا کے وہ بے خبر تھا

لیکن اس کا اپنے رب پر گہرہ یقین تھا

کیا تم بھی دبئی جا رہے ہو؟

عباد نے عمیر کو سوٹ کیس میں سامان رکھتے دیکھ کر پوچھا

ہاں یار اس کے علاوہ اور کوئی حل بھی تو نہیں

اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا اور چھوٹا سا سفری بیگ لیے کمرے سے باہر نکل گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر اس کے ساتھ ہی تھا

دونوں ہی ایئرپورٹ کی جانب روانہ ہو گئے

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

گڑیا کیا آپ سو گئی ہیں؟

خرم اس کے کمرے میں آتے ساتھ ہی آہستگی سے بولا

وہ محض آنکھیں بند کیے خود کو پرسکون کرنا چاہتی تھی

لیکن خرم کی آواز سنتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ بیٹھی

دوپٹے کو سر پر ٹکاتے ہوئے وہ ان کے سامنے کھڑی ہو گئی

کیسے ہیں بھائی آپ؟

اس نے دھیمے لہجے میں ان سے خیریت دریافت کی

"میں ٹھیک ہوں

لیکن میری گڑیا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی

خرم نے اس کے زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

میں ٹھیک ہوں بھائی!

گویا اس نے خرم کو یقین دہانی کروائی تھی

وہ بھی سر اثبات میں ہلاتے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھ گئے

جلدی سے تیار ہو جاؤ آج کا ڈنر ہم باہر کریں گے

خرم نے بیٹھے بیٹھے ہی پروگرام سیٹ کر لیا تھا

بھائی اس کی کیا ضرورت ہے

اور تائی امی کو بھی برا لگے گا

اس نے ہاتھ مسلتے ہوئے اصل پریشانی بیان کی

امی کی ٹینشن تم چھوڑ دو انہیں میں اور بابا سنبھال لیں گے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تم جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے آجاؤ

خرم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے حتمی لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر نکل گئے

اس کا دل صبح سے عجیب سی کشمکش میں تھا

لیکن اپنے لیے سوچنے کا وقت اس کے پاس تھا ہی کب

اور وہ خرم کو بھی دکھ نہیں دینا چاہتی تھی

اس لیا سیاہ رنگ کا خوبصورت ڈریس لیے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئ

❀❀❀❀❀❀❀

نیند خرگوش کے مزے لوٹنے کے بعد اس کے کانوں میں حیدر کی سرد آواز گونجی

اسے یہ بھی خواب لگا کیونکہ اس کی نظر میں تو یہ ناممکن سا عمل تھا

گویا خوابوں میں بھی اس دیو ہیکل نے مجھے پریشان کیا ہوا ہے

بے مروت نا ہو تو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جلتے دل کے ساتھ اس نے سوچا

اور بالوں کو کیچر میں محفوظ کرتی ہوئی ی فریش ہونے چلی گئی

رات کے دس بج چکے تھے

بھوک کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے اس نے کیچن کا رخ کیا

لیکن یہ کیا سامنے ہی وہ مغرور بے مروت انسان مگ میں کافی انڈیلتے ہوئے اسے نظر آیا

آنکھوں کو مسلتے اس نے یہ بھی اپنی آنکھوں کا فریب ہی سمجھا تھا

وہ دبئی ہے لیزا فضول میں پاگل ہونے کی ضرورت نہیں

وہ بڑبڑا کر اپنے لیے کھانا نکالنے لگی

اور کھانے لوازمات سے سجی پلیٹ لیے کچن سے باہر جانے لگی

حیدر نے بھی گردن گھما کر اسے دیکھا

وہ ایسے بنا رہا جیسے کچن میں وہ اکیلا ہی ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن پہلی بار لیزا کو اس طرح چپ چاپ دیکھ کر وہ حیران ضرور ہوا تھا

کوئی تمیز نام کی چیز ہے بھی یا نہیں تمہارے اندر؟

اس نے لیزا کو چنگھاڑتے ہوئے مخاطب کیا

وہ بیچاری تو اچھل ہی پڑی تھی

حیدر کی آواز سن کر

تم کب آئے واپس؟

وہ حیدر کو دیکھ کر زور سے چلائی تھی

کان کے پردے پھاڑ دو تم اب

تمہارے سامنے ہی کھڑا ہوا

اتنی زور سے چلانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا

تم سچ میں واپس آ گئے ہو

اور بتایا کیوں نہیں

لیزا نے اس کے شانے پر سر رکھنا چاہا لیکن اس کے متوقع رد عمل کو بھانپ کر رہی

وہ اس سے دو تین قدم فاصلے پر چلا گیا

! کتنے گندے انسان ہو نا تم حیدر شاہ

شعلہ بار نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے لیزا نے کہا

اور تم نے تھوڑی دیر پہلے مجھے

یہ کیوں

کہا کے کوئی تمیز نام کی چیز ہے تمہارے اندر؟

وہ بلکل حیدر کی نقل اتارتے ہوئے اسی کے انداز میں بولی

کیونکہ۔۔

اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا عباد کی کال اسے موصول ہوئی ی

وہ لیزا کو ایک سائیڈ کرتا ہوا خود کچن سے باہر چلا گیا

لیزا نے دل ہی دل میں اسے دو چار مزید اپنے ٹائپ کے تعریفی کلمات سے نوازا اور کھانے

کھانے میں مشغول ہو گئی

خرم بھائی آج موسم کتنا اچھا ہے نا؟

چادر سے اپنے سراپے کو چھپاتے ہوئے اس نے چہکتے ہوئے کہا

چلو شکر اسی بہانے ہی سہی میری گڑیا مسکرائی تو ہے

خرم نے دھیمے مگر شائستہ لہجے میں کہا

اب اس نے محض ہلکا سا مسکرانے پر اکتفا کیا

جس کے بعد دونوں کا آرڈر کیا ہوا کھانا ان کی ٹیبل پر لگ چکا تھا

سندس کو بریانی زیادہ پسند تھی

اس لیے خرم نے اس کے لیے بریانی کا آرڈر کی

وہ پوری توجہ سے بریانی سے انصاف کرنے میں مگن تھی

جب پورا ریسٹورینٹ فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھا

چاروں اعتراف میں شیل گیس کا دھواں پھیلنے لگا

سندس نے کھانستے ہوئے خوف زدہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا سب لوگ ہی اپنی جان

بچا کر باہر کی جانب بھاگ رہے تھے

خرم نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما اور خارجی دروازے کی جانب بڑھا

فضا میں اب فائرنگ کی تڑتڑاہٹ بڑھنے لگی تھی

خرم خود بھی حواس باختہ ہو چکا تھا

اس سے پہلے وہ سندس کو لیے باہر کی جانب بھاگتا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس کا ہاتھ اس کی گرفت سے کسی نے زبردستی نکالا

اور اگلے ہی لمحے سندس اس کے سامنے سے غائب تھی

دھواں اب بڑھتا جا رہا تھا

اس نے بہت بار سندس کو پکارا لیکن اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا

اور پھر اسے اپنی جان بچانے کا خیال آیا

وہ بغیر سندس کو ڈھونڈنے کے باہر آ کر کھڑا ہو گیا

پولیس اور نامعلوم افراد کا مقابلہ جاری تھا

پولیس کی بھاری نفری بھی جائے وقوعہ پر موجود تھی

اور پولیس نے عام افراد کو اب وہاں سے ہٹانا شروع کر دیا تھا

کون ہو تم؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

چھوڑو مجھے

اندھیرے کے باعث وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی

اس لیے غراتے ہوئے سندس نے اس سے پوچھا

وہ اسے ریسٹورینٹ کے بیک دروازے سے باہر نکال کر لے آیا تھا

اور اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹک دیا

بھوری آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھیں

آہستہ آہستہ وہ اس کے قریب ہونے لگا

کس کے ساتھ آئی ہو یہاں؟

اس نے سندس کی آواز سے زیادہ تیز لہجے میں پوچھا تھا

میں نے کہا کس کے ساتھ آئی ہو؟

اس کی نازک بازوں پر اپنے فولادی گرفت مضبوط کرتا ہوا وہ دھاڑا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ک۔۔۔۔کز۔۔۔کزن کے ساتھ،

اس نے خوف زدہ آواز میں جواب دیا

اچھی لڑکیاں رات کے وقت کزنز کے ساتھ بھی سیر و تفریح نہیں کرتی ہیں

اور تم سے مجھے اس حرکت کی امید نہیں تھی سندس صاحبہ

لہجے میں طنز کے تیر سموئے ہوئے اس نے تاسف سے کہا

سندس نے اس کی آواز پہچان لی تھی لیکن چہرہ وہ ابھی بھی اس کا دیکھنے میں ناکامیاب رہی تھی

تو پھر اچھی لڑکیاں نامحرم کے ساتھ سیر تفریح کرنے جا سکتی ہیں

اس نے تمسخرائے لہجے میں کہا

اور آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے

یا مجھ پر کسی بھی قسم کی پابندیاں مسلط کرنے والے

اس کا ضبط اب جواب دے چکا تھا

اپنی پوری طاقت لگا کر اس نے اسے دھکا دیا لیکن وہ ایک انچ بھی اس سے دور نہیں ہوا تھا

سندس اس کے سامنے بلکل چھوٹی سے گڑیا کی مانند تھی

چلو آج تمہارا شوق پورا کر دیتے ہیں

پھر تمہیں مجھ سے یہ فضول قسم کے سوال کرنے کی ضرورت نہیں آئے گی

کے "میں کون ہوتا" ہوں

تم پر پابندیاں مسلط کرنے والا

کہاں لے کر جا رہے ہو تم مجھے؟

سندس کا سانس پھولنے لگا تھا

بہت جلد پتا چل جائے گا گاڑی میں بیٹھو

بغیر اس کی طرف دیکھے اس مغرور شہزادے نے نیا حکم جاری کیا

!میں نہیں بیٹھوں گی

اس نے چلا کر کہا اور وہاں سے جانے لگی

پیار کی زباں تمہیں سمجھ میں نہیں آتی تو پھر ایسے ہی ٹھیک ہے

مخصوص جان لیوا سی مسکان اس کے ہونٹوں رقصاں تھی

سندس کو گاڑی میں بٹھانے کے بعد وہ شاہ مینشن روانہ ہوا

!اللہ کرے تم مر جاؤ حیدر شاہ

انتہائی سفاک لہجے میں اس نے حیدر کو ایک عدد بد دعا سے نوازا

اس کے گالوں پر سفید موتی متواتر گرنے لگے تھے

!رونا بند کرو پہلے تم

اس سے کہاں برداشت تھے سندس کے آنسوں

پہلے رلاتے ہیں پھر میرے مسیحا بننے کی ناکام ایکٹنگ بھی کرتے ہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور کبھی تو خود ہی جان اور عزت کے لیے درندوں کی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں

!تف ہے آپ پر شاہ

اس نے زہریلی آواز میں کہا

وہ خاموش رہا

گاڑی شاہ مینشن کے باہر رک گئی

گارڈز نے اسے دیکھتے ہی خارجی گیٹ کھول دیا تھا

سفید رنگ کی لینڈ کروزر اس علیشان محل میں داخل ہوئی ی

اور پہلی بار اس گھر میں رہنے والے شہزادے کے ساتھ اس کی شہزادی بھی موجود تھی

سیٹ بلٹ کھولنے کے بعد وہ سندس کی طرف آیا

اور اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیے وہ محل کے اندرونے حصے کی جانب بڑھا

وہ اس وقت اپنے حوش میں نہیں تھی ورنہ اس خوبصورت محل نما گھر کو دیکھ کر مسمرائیز ہو جاتی

نکاح خواں کا انتظام پہلے سے ہی عباد نے کر دیا تھا

وہ اپنے آفس کے پورشن کی جانب بڑھا

بغیر کسی چوں چاں کے تم نکاح کے لیے اپنی راضامندی کا اظہار کروگی

راہداری سے گزرتے ہوئے اس نے بے لچک آواز لہجے میں سندس سے کہا

تم سے نکاح تو میں کسی صورت نہیں کروں گی

چاہے کچھ بھی ہو جائے

اس کی سخت گرفت سے اپنے نازک ہاتھ کو وہ آزاد کروانے کی ناکام سعی کرنے لگی

زور زبردستی کا میں پہلے بھی قائل نہیں تھا

اور ناہی اب اس کا قائل ہوں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہم دونوں کی بہتری اسی میں ہے

آج یہ نکاح ہو جانے دو بعد میں تم جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا

اس نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا

حیدر شاہ میں یہ نکاح مر کر بھی نہیں کروں گی

نا آج نا کل اور نا پھر کبھی

اس نے گردن گھما کر حتمی انداز میں کہا

ٹھیک ہے تمہاری مرضی ایسے تو ایسے سہی

میں ہم دونوں کی چند تصاویر تمہاری تائی امی کے نمبر پر سینڈ کر دیتا ہوں کیا خیال ہے

اس نے شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

کون سی تصاویر؟

سندس نے دانت پیستے ہوئے کہا

وہ میں تمہیں کیوں بتاؤں؟

وہ ایسے بن گیا تھا جیسے یہاں کوئی عام سی بحث چل رہی ہو

!تم کبھی نہیں سدھر سکتے شاہ

نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ اس پر حملہ ور ہونے کے لئے جھپٹی تھی

لیکن اس کی ساری پھرتی حیدر نے دو منٹوں میں ختم کر دی تھی

شادی کے بعد مار لینا ابھی شرافت سے نکاح کے لیے حامی بھر لو

وہ مغرور شہزادہ اس وقت بلکل ایک الگ ہی انسان بنا ہوا تھا

لاچار بے بس منت سماجت کرتا ہوا

لیزا اگر اسے یہ سب کرتے دیکھتی تو صدمے سے بے حوش ہو جاتی

اور آخر کار اس نے ہتھیار ڈال دیئے محض کچھ ہی لمحوں میں وہ سندس احمر سے سندس حیدر شاہ بن چکی تھی

نکاح ہو جانے کے بعد اس نے عمیر سے کچھ کہا

جس کے عمیر سر اثبات مین ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

اب تم کوئی بھی تصاویر تائی امی کو نہیں بھیجو گے نا؟

بچوں کی طرح آنکھوں میں خوف سموئے اس نے حیدر سے پوچھا

میں پہلے بھی نہیں بھیجتا چاہے تم آج اس نکاح کے لیے انکار کر دیتی

اس کے برابر بیٹھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا

حیدر کے اس طرح اپنے ساتھ بیٹھنے پر وہ گڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی ی

لیکن حیدر نے اسکا ہاتھ نرمی سے تھام کر پھر سے اسے اپنے پاس بیٹھا دیا

تم نے میرے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے

اس بات کو میں کبھی نہیں بھول سکتی

نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ اس کی زباں پر آ ہی گیا تھا

CLASSICURDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

فلحال وقت کی ڈیمانڈ یہی تھی زندگی!

وہ گہرا سانس کھینچتے ہوئے ندامت زدہ لہجے میں بولا

مجھے گھر جانا ہے شاہ!

اس کی چہرے سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے اس نے دوٹوک کہا

لیکن

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا سندس نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید کچھ کہنے سے باز رکھا

اور کمرے سے باہر نکل گئی

اپنے غصے پر ضبط کرتا ہوا وہ کی چین اٹھاتے ہوئے خود بھی اس کی تلقین میں کمرے سے باہر نکل گیا

پورے ادھے گھنٹے کے سفر میں دونوب کے بیچ خاموشی چھائی رہی

ملک ہاؤس پہنچتے ہی اس نے چادر کو سر پر ٹکایا اور گاڑی سے باہر نکلنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر نے اس کا سرخ سفید نازک ہاتھ پھر سے تھام لیا

اور اس کی ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی

سندس کی بھیگی آنکھوں نے اس کی بھوری آنکھوں میں جھانکا

جہاں ویرانی کے علاوہ اور کوئی جزبہ موجزن نہیں تھا

!میرا ہاتھ چھوڑو شاہ

اس نے اپنی آنکھوں امڑ آنے والے لاتعداد آنسوں کو روکتے ہوئے بے تاثر آواز میں کہا

بس کچھ ہی دیر لگی تھی

حیدر کو اپنی شہزادی کے سحر سے نکلنے میں

آہستگی سے اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

اور وہ گاڑی سے باہر نکل کر گھر کی جانب بھاگ گئی

اس نے بھی سپاٹ انداز میں گاڑی اسٹارٹ کی اور فل اسپیڈ میں کار ڈرائیو کرتا ہوا چلا گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گھر پہنچتے ہی احتشام صاحب اس کی جانب لپکے تھے

سندس!

تم ٹھیک ہو نا؟

خرم نے اس بے چینی سے اس پوچھا جو احتشام صاحب کے سینے سے لگی رونے میں مشغول تھی

نبیلا میری بیٹی کے لیے پانی لے کر آؤ

احتشام صاحب اسے اپنے حصار مین لیے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے

میرے بچے تم اتنا رو کیوں رہی ہو

خرم نے تمہیں اتنا ڈھونڈا تھا تم کہاں چلی گئی تھی

احتشام صاحب نے نرمی سے کہا

بڑے ابو میں۔۔۔۔۔میں نے جب۔۔۔۔وہ دھواں بڑھتا ہوا دیکھا تو۔۔۔۔اس ریسٹورینٹ کے۔۔۔۔۔بیک ڈور کی جانب بھاگ گئی۔۔۔میرا سانس پھولنے لگا تھا اس لیے۔۔۔

اس کے منہ میں جو آیا وہ ہکلاتے ہوئے بولتی چلی گئی

جب کے احتشام کے چہرے پر سکون کی رمق نمودار ہوئی

کوئی بات نہیں بیٹا آپ جا کر آرام کرو رات بھی بہت ہو چکی ہے

احتشام صاحب نے اس کا سر تھپکتے ہوئے نرمی سے کہا

وہ بھی جلد سے جلد اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی

اس لیے سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

میں کمرے تک چھوڑ دوں تمہیں؟

خرم نے اس کی غیر ہوتی حالت کے پیش نظر کہا

!نہیں میں خود چلی جاؤں گی

وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ

....

شاہ مینشن پہنچتے ہی اس کا سامنا نداآپی سے ہوا

اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئ

یہ کونسا ٹائم ہے گھر واپس لوٹنے کا شاہ؟

غصیلے لہجے میں پوچھا گیا تھا

ضروری کام کی وجہ سے اس ٹائم جانا پڑا

آپ ابھی تک سوئی نہیں ہیں؟

اس نے اپنے چہرے پر ہلکی سی مسکان سجاتے ہوئے کہا

میں ابھی اٹھی ہوں نیند سے

اور تم جا کر آرام کرو رات بہت ہو چکی ہے

انہوں نے جانچتی نگاہوں سے حیدر کو دیکھتے ہوئے کہا

جیکٹ کو ہاتھ میں اٹھائے شرٹ کے بازو کہنی تک فولڈ کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا

ملک ہاؤس میں صبح کے آٹھ کے بجے کا وقت تھا

جب سب ہی ڈائیننگ روم میں ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے

نبیلا بیگم کی تیکھی نگاہیں سندس پر مرکوز تھیں

سندس نے جب نبیلا بیگم کو ایسے گھورتے ہوئے دیکھا تو ایک عجیب سی کیفیت اس کے اعصاب پر حاوی ہونے لگی

اسے یقین تھا رات والے واقعے کو لے نبیلا بیگم اس پر شک کرنا شروع ہو گئی تھیں

اور ایسی پریشانی میں اس سے کھانا نہیں کھایا گیا

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی ی

بیٹا ناشتہ تو کر لو کہاں جا رہی ہو؟

احتشام صاحب نے اسے چیئر سے اٹھتے ہوئے دیکھا تو بول پڑے

بڑے ابو! بھوک نہیں ہے آج

اس نے بیچارگی سے کہا تو احتشام صاحب خاموش ہو گئے

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہیں ٹھیک لگے لیکن یہ لو پیسے کینٹن سے کچھ کھا لینا ٹھیک ہے

انہوں نے اس کے سر پر دست شفقت سے ہاتھ رکھا

وہ زبردستی ہلکا سا مسکرائی اور ملک ہاؤس سے باہر نکل آئی

مادام!

آپ کو گاڑی میں بیٹھنا ہو گا

وہ چند قدم ہی چل سکی تھی جب سیاہ رنگ کی لینڈ کروزر اس کے قدموں میں آکر رک گئی

اور ڈرائیور نے مودبانہ انداز میں اسے مخاطب کیا

جا کر اپنے سر سے کہہ دو جو کچھ احسان وہ میری ذات پر کر چکا ہے

اس کے بعد میرا ضمیر مزید اس کے کسی احسان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اس لیے اب بخش دے مجھے

ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے اس نے کرب سے کہا اور آگے بڑھ گئی

خرم! کیا کرتے پھر رہے ہو میں نے صرف تمہیں ایک کام کرنے کو کہا تھا

اور تم سے وہ بھی نہیں ہو رہا

نبیلا بیگم نے بیٹے کو گھر کا

موم! جب تک آپ کا شوہر اس کی دیکھ بھال کرنے پر معمور ہے تب تک کچھ نہیں ہو سکتا

میرا دل کرتا ہے مسل کر رکھ دوں اس لڑکی کو جس نے ہمیشہ میرے حصے کا پیار اور

شفقت میرے باپ سے بٹورا

خرم کا مکروہ چہرہ اور انداز صرف نبیلا بیگم کے سامنے تھا

!بس کچھ دیر اور برداشت کر لو میرے لال

نبیلا بیگم نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا

کتنا برداشت کروں؟

یہ لڑکی نا جانے کب اپنی جائیداد ہمارے نام کرے گی اور پتا نہیں کب میں اسے اور اس

کے چہیتے تایا ابو کو گھر سے نکال باہر کروں گا

وہ دانت کچکچا کر غصے میں بولا

تم تھوڑا اور اس کے ساتھ شائستگی سے پیش او لڑکی ذات ہے جلدی سے پیار محبت کے

سانچے میں ڈھل جائے گی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

انہوں نے غرا کر کہا

جس پر خرم نے محض سر ہلا دیا

شیطانی مسکراہٹ دونوں بیٹے اور ماں کے چہروں پر احاطہ کیے ہوئے تھی

لیکن ان کی تمام تر غلاضت ایک اور نفوس نے بھی سن لی تھی

اور اب وہ دروازے کی اوٹ میں چھپ سا گیا تھا

جیسے وہ نہیں تیسرا بندہ نہیں چاہتا تھا کے خرم اور نبیلا بیگم اسے دیکھ لیں

بولو کیسے یاد کیا؟

وہ اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے گویا ہوئی ی

بھوری آنکھیں سکیڑ کر اس نے لیزا کو دیکھا

جس نے بلیک جینز پر پرپل رنگ کی لانگ شرٹ زیب تن کر رکھی تھی

اور حیدر نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک ہی شرٹ پہنی ہوئی ی تھی

!پہلے تم سیدھی ہو کر بیٹھو

تم تمیز سے بیٹھ بھی نہیں سکتی کیا؟

سخت لہجے میں اس نے کہا

لیزا اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گئی

اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

اف یہ مغرور اور بے مروت انسان خاموش رہے تو کتنا پیارا لگتا ہے

اور جب بولتا ہے تو دل کرتا ہے اس دنیا سے ہی غائب ہو جاؤں

وہ منہ بسورتے ہوئے خود سے مخاطب تھی

!اب کام کی بات کر لیتے ہیں

اس نے سنجیدگی بات کرنے کا آغاز کیا

ٹھیک ہے!

لیزا نے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کرتے ہوئے کہا

اب تمہیں اس کا خیال پہلے سے زیادہ رکھنا ہو گا

اور اسے یہ یقین دلانا ہو گا کے وہ تمہارے لیے خاص ہے

میرا مطلب ہے اس کی بیسٹ فرینڈ بننے کی کوشش کرو

تا کے وہ اپنے خود ساختہ زون سے باہر نکل سکے

اس نے سنجیدگی سے کہا

جب کے اس کی آنکھوں میں سندس کے لیے پاکیزہ محبت صاف دکھائی دے رہی تھی

لیزا نے تاسف سے سر جھکالیا اور جب بولی تو اس کا لہجہ کسی بھی جزبے سے عاری تھا

میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گی!

مختصر جواب دیتی ہوئی ی وہ چیئر سے اٹھی

اور اس کے آفس سے باہر نکلتی چلی گئی

حیدر بھی اس سے سوال جواب کرنے کے بجائے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر جھک گیا

سر وہ اس وقت آئیسکریم پارلر کے باہر موجود ہیں

عباد نے اسے اطلاع دی

کیا لیزا ابھی اس کے ساتھ ہے؟

اس نے سرد لہجے میں پوچھا

جی سر! لیزا ابھی ان کے ساتھ ہی ہے

عباد نے مزید کہا

اوکے!

سپاٹ آواز میں کہہ کر اس نے کال نے کاٹ دی

اور عمیر سے گویا ہوا

تم مجھے اس آدمی کا پورا ڈیٹا نکال کر دو گے

اور وہ بھی آج شام تک

دھمکی آمیز لہجے میں کہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

ٹھیک ہے!

عمیر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا

کالج کے اندر قدم رکھتے ہی لیزا اور ثنا اس کے پاس آ گئیں

کیسی ہو؟

ثنا نے اس کے کملائے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہوں۔

اس نے جلدی سے جواب دیا

اور وہ تینوں اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئیں

لیکچر اٹینڈ کرنے کے بعد وہ تینوں کینٹین کی جانب بڑھنے کے بجائے کالج کے خارجی گیٹ کی جانب بڑھ گئیں

کہاں جا رہے ہیں ہم ؟

اس نے اکتائے لہجے میں پوچھا

یار سارا دن پڑھنے اور گھر کے کاموں میں گزر جاتا ہے

انسان زندگی جی نہیں رہا بلکے زندگی کے پیچھے بھاگنے میں اس قدر کھو گیا ہے کے زندگی کو جینے کے اصل اصول تک سے نالاں نظر آتا ہے

ثنا نے اپنے خیال کا اظہار کیا اور تینوں لیزا کی گاڑی کی جانب بڑھیں

ثنا کی بات اس کے دل کو لگی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس لیے وہ مزید کسی بحث کے ان دونوں کے ساتھ خاموشی سے آگئی

لیزا تم آج اتنی چپ چپ کیوں ہو؟

وہ کب سے نوٹ کر رہی تھی لیزا کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا

اس لیے پوچھے بغیر نہیں رہ سکی

بس یار ایسے ہی صبح سے سر درد نے جان ہلکان کر رکھی ہے

باقی تو میں فٹ اینڈ فائن ہوں

لیزا نے اسے مطمن کرنے کے لیے مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا

تو پھر آج تمہیں کالج نہیں آنا چاہیے تھا

آرام کرنا چاہیے تھا تمہیں

اس نے فکر مند لہجے میں کہا

اگر میں آرام کرتی تو میرا کام کون کرتا اور میرے کام کرنے کے مجھے اچھے خاصے پیسے بھی ملتے ہیں

لیزا نے گاڑی کی اسپیڈ کم کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا

ثنا اور سندس نے نا سمجھ آنے والی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا

گویا وہ لیزا کی بات سن کر حیران ہوئی تھیں

کونسا کام کرتی ہو تم؟

سندس نے بے تاثر لہجے میں کہا

مزاق کر رہی تھی یار

ویسے بھی میرا ایک دوست کہتا ہے لیزا تم پوری کی پوری ڈرامہ کوئن ہو

جب اسے احساس ہوا کے سندس کے سامنے وہ آدھے سے زیادہ باتیں اگل چکی ہے

تو گڑ بڑا کر بات کو گول کرنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تمہارے دوست ہیں

توٹھیک ہی کہہ رہے ہونگے

ثنانے بالوں کو ہاتھوں سے سلجھاتے ہوئے کہا

!تم خود کونسا کم ڈرامہ ہو

لیزا سے کہا برداشت تھا کسی کے منہ اپنے لیے برائی سننا

لیکن سندس صاحبہ بڑے مزے سے اس کی اور ثنا کی تکرار سے لطف اندوز ہو رہی تھی

کچھ دیر کے لیے ہی سہی لیکن لیزا نے اس کا موڈ خوشگوار کر دیا تھا

سندس پہلے لنچ کر لیتے ہیں پھر آگے کا لا عمل سوچتے ہیں

لیزا نے فرنٹ مرر سے اس کے پر کشش چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

جیسے تم دونوں کو ٹھیک لگے

اس نے سارا ملبہ دونوں کے اوپر گرا دیا تھا

اور خود پر سکون ہو کر بیک سیٹ سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی

لیزا نے اس معصوم سی شہزادی کو دیکھا جو بے انتہاہ خوبصورت تھی

اور اس نے دل سے اس بات کا اعتراف کیا تھا

کے حیدر شاہ کی پسند بھی اسی کی طرح بے مثال اور لاجواب تھی

لنچ کر لینے کے بعد انہوں سے آئیسکریم پارلر کا رخ کیا

آجاؤ سندس!

لیزا نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

نہیں یار میں یہیں ٹھیک ہوں تم دونوں جاؤ

اس نے روہانسی لہجے میں کہا

لیکن تم یہاں گاڑی میں تنہاہ بیٹھی رہو گی؟

لیزا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

تو پھر کیا کوئی چھوٹی سی بچی تھوڑی ہوں

تم لوگ جاؤ میں یہیں انتظار کرتی ہوں دونوں کا

اس نے ضدی انداز میں کہا تو ثنا اور لیز ابراسامنہ بنا کر رہ گئیں

اور پھر طے یہ ہوا تھا سب ہی گاڑی میں بیٹھ کر آئیسکریم کھائیں گے

سندس اور ثنا نے آئیسکریم پارلر کے اندورنے حصے کی جانب رخ کیا

ابھی کچھ ہی پل گزرے تھے جب گاڑی کا لاک ڈور کھولتے ہوئے دو نقاب پوش آدمیوں

نے اس کا نازک ہاتھ بے دردی سے جکڑا

اور اسے گاڑی سے باہر نکالنا چاہا

وہ اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھی

اس لیے بوکھلا کر رہ گئی

اور جب اسے نازک صورت حال کا اسے اندازہ ہوا خوف کی شدت سے اس کی آنکھیں

پھیل گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سنو لڑکی کسی بھی قسم کی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو اس گن سے گولی نکل کر تمہاری کھوپڑی آر پار ہو جائے گی

چلو اب تمیز سے گاڑی سے باہر نکلو

اس میں ایک سیاہ فام آدمی نے ٹوٹی پھوٹی اردو میں اسے وارن کیا

میں نہیں جاؤں گی تم لوگ کون ہو پلیز کوئی مدد کرے میری

اس کا نازک ہاتھ ابھی تک ان میں ایک آدمی نے سختی جکڑا ہوا تھا وہ کراہ کر رہ گئی

اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے

وہ متلجی سی کیفیت میں اپنے حلق پر پورا زور ڈالتے زور سے چلائی

اس کی سیاہ چادر اس کے سر سے الگ ہو چکی تھی

کہا تھا نا کسی قسم کی ہوشیاری دکھانے سے پرہیز کرنا

اور یہ کہتے ساتھ ہی اس آدمی نے اپنی پوری طاقت سے اس کے روئی جیسے گالوں پر تھپڑ رسید کیا

اس وار کے لیے وہ تیار نہیں تھی

اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا

خون کا ذائقہ اسے اپنے منہ میں گھلتے ہوئے محسوس ہوا

اللہ کے لیے مجھے چھوڑ دو میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے

وہ اب سسک اٹھی اور ان کے سامنے گڑگڑانے لگی

پر ان بے رحم آدمیوں کو اس معصوم پر کوئی رحم نہیں آیا

وہ اسے اب ایک سنسان سڑک پر گھسیٹ کر لے آئے

خوف زدہ نگاہوں سے اس اطراف میں دیکھا

اس نے تمام تر ہمت جتا کر اس آدمی کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑھ دیے اس آدمی کی

گرفت ڈھیلی پڑتے ہی

وہ آندھی طوفان کی طرح وہاں سے بھاگی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بغیر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھنے سے وہ فل اسپیڈ میں دوڑ رہی تھی

بھاگتے بھاگتے اس کا سانس پھولنے لگا پر اس نے اپنے قدم نہیں روکے

شام سے اب رات ہونے کو تھی وہ یہ اندھیرا اس کی مدد کر سکتا تھا

وہ دونوں جیسے ہی آئیسکریم پارلر سے باہر آئیں تو لیزا کی گاڑی توڑ پھوڑ کا شکار تھی اور سندس بھی گاڑی میں موجود نہیں تھی

لیزا سندس کہاں گئی

اس سے پہلے لیزا اشنا کو حوصلا دیتی جو رونا پیٹنا شروع ہو چکی تھی اسے تسلی دیتی

عباد نے بیک وقت اس سے سندس کے بابت پوچھا

مجھے نہیں پتا لیکن ضرور وہ کسی مشکل میں ہے عباد تم کچھ کرو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیزا نے ضبط کرتے ہوئے چلا کر اسے بولا

جب کے ثناء بیچ سڑک پر کھڑے ہو کر سندس کا نام پکار رہی تھی

پریشانی کے مارے ثنا کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے

ثنا یار تم تو رونا بند کرو مل جائے گی وہ

لیزا نے اس کے شانے پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا

اور عباد بھی اب وہاں سے جا چکا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اپنے نازک سرخ سفید پاؤں سینڈل سے آزاد کرتی ہوئی اس نے گھنے جنگل کا رخ کیا

وہ اس راستے سے واقف نہیں تھی

اس نے بمشکل پورا اسلام آباد دیکھا ہوا تھا

اور یہ بھی صرف اسی وجہ سے تھا کے وہ سیر و تفریح کرنے سے گریز کرتی تھی

وہ صرف گھر سے کالج اور کالج سے گھر تک آتی جاتی تھی

اس ہیبت ناک جنگل میں داخل ہوتے ہی وہ نیم کے بڑے سے درخت کے ساتھ پشت ٹکا کر زمین پر بیٹھتی چلی گئی

اور اپنی پھولی ہوئی سانس کو بحال کرنے لگی

جنگل میں خطرناک حد تک اندھیرا چھانے لگا تھا

اسے خدشہ تھا کے کہیں اس جنگل میں کوئی جانور نقصان نا پہنچا دے

وہ دونوں آدمی اب اس کے پیچھے نہیں تھے

لیکن اب ایک اور مسئلہ درپیش تھا کے وہ جلد سے جلد اس جنگل سے باہر نکلنا چاہتی تھی

اس نے پھر سے کمر کس لی اور اس ہیبت ناک ماحول سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے لگی

آہ۔۔۔امی!

اندھیرا ہونے کے باعث وہ راستے میں پڑا ہوا بھاری پتھر نہیں دیکھ سکی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSICURDU MATERIAL

اوراب اس کا نازک پاؤں پتھر سے لگنے کی وجہ سے بری طرح زخمی ہو چکا تھا

وہ کراہ کر رہ گئ

اس کے منہ سے امی لفظ بہت عرصے بعد ادا ہوا تھا

دکھ کی شدید لہر اس کے وجود میں رینگ گئ

کاش آپ لوگ مجھے یوں تنہا چھوڑ کے نا جاتے امی

اس نے سسکتے ہوئے کرب سے سوچا

سفید موتی اس کے گال بھگونے لگے تھے

وہ پاؤں پر ہلکا سا دباؤ ڈالتی

زمین سے اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جنگل سے باہر نکلنے کے لیے خوف زدہ نگاہوں

سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تم ایک لڑکی پر نظر نہیں رکھ سکتے اگر اسے کچھ ہوا تو میں تمہیں زندہ زمین گاڑھ دوگا

!یہ یاد رکھنا عباد تم

عباد کے گریبان کو پکڑتے ہوئے اس نے غرا کر کہا

اور اپنی گاڑی کی جانب بھاگا

!حیدر میری بات تو سنو

لیزا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ملتجی لہجے میں کہا

دور ہو جاؤ میری نظروں سے تم بھی میں اگر خود پر ضبط نہیں کر سکا تو عباد اور تم آج کی تاریخ میرے ہاتھوں موت کی گھاٹ میں اتر جاؤ گے

اس کی طرف دیکھے بغیر ہی وہ زہریلے انداز میں بولا

اور گاڑی میں بیٹھ کر شاہ مینشن سے روانہ ہوا

اس کے کار ڈرائیو کرنی کی

رفتار کو دیکھ کر لیزا نے آنسوں رگڑتے ہوئے

لیزا اپنی گاڑی کی جانب بڑھی

حیدر اس وقت اپنے کنڑول میں نہیں تھا وہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی

اور پھر عباد اور لیزا نے حیدر کی گاڑی کے تعاقب میں لگ گئے

شٹ۔

کاش ہم اتنی کوتاہی نا برتتے تو آج یہ سب نا ہو رہا ہوتا لیزا نے چلا کر کہا

اس کا دل کر رہا تھا حیدر کو اذیت میں دیکھنے کے بعد وہ خود کو نوچ نوچ کر مار ڈالے

یہ بھی حقیقت تھی کے حیدر شاہ نے اپنی زندگی اور محبت کی نگرانی کے لیے اس پر اعتبار کیا تھا

اور وہی اعتبار اب چکنا چور ہو چکا تھا

....

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

شہزاد مجھے کچھ نہیں سننا پورے اسلام آباد کو سیل کرنا پڑے تو کرو لیکن مجھے وہ لڑکی کل

صبح تک سہی سلامت چاہیے

شہزاد سے اس کی اچھی دوستی تھی

اور شہزاد پولیس میں تھا

اس وقت وہ ڈی آئے جی کے عہدے پر فائز تھا

حیدر شاہ!

تم۔بے فکر ہو جاؤ کل تک وہ لڑکی تمہارے سامنے سہی سلامت موجود ہو گی

باقی اللہ سے دعا مانگو

شہزاد نے کہا اور

اس نے کال بند کرتے ہی سیل فون کو گاڑی کی ڈیش بورڈ پر پھینک دیا

میری جان حیدر شاہ بہت جلد تمہیں ڈھونڈ لے گا ان شاءاللہ

جب سے اس نے سندس کی گمشدگی کے بارے میں سنا تھا

اسے اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے اس نے اسلام آباد کی ہر چھوٹی بڑی جگہ چھان ماری تھی

لیکن وہ اسے کہیں نہیں ملی

خرم کچھ پتا لگا کہاں ہے وہ؟

احتشام صاحب نے بے قراری سے خرم سے پوچھا

نہیں بابا فلحال تو اس کا کوئی سراغ نہیں ملا

خرم نے بیزاری سے کہا

یا میرے خدا نجانے وہ کہاں اور کس حال میں ہو گی

احتشام صاحب نے مرے مرے انداز میں کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میرا خیال ہے وہ اس وقت اپنی زندگی کے حسین لمحات گزار رہی ہو گی

اب روز روز تو اتفاق نہیں ہوتے نا

کل بھی وہ اچانک سے غائب ہو گئی تھی

اور پھر جب اس کا دل کیا گھر واپس آ گئی

آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے

ہم سب تو فضول میں خود کو ہلکان کر رہے ہیں

جب اس کا دل کرے گا آ جائے گی

نبیلا بیگم نے مسکراتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا

احتشام صاحب اس کا زہریلا لب و لہجہ سن کر تڑپ اٹھے

"بکواس بند کرو تم اپنی

میری بیٹی پر کسی قسم کا اگر الزام لگانے

کی کوشش کی تو ابھی اور اسی وقت اس گھر سے تمہیں نکال باہر کروں گا

اپنا یہ زہر کسی اور سامنے اگرا گلنے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا نبیلا

وہ انگلی اٹھا کر انہیں دھمکی دینے والے انداز میں بولے

اور لاؤنج سے باہر نکل گئے

! بابا ہو سکتا ہے موم ٹھیک کہہ رہی ہوں

احتشام صاحب کے بڑھتے ہوئے قدم خرم کی آواز پر جم سے گئے

وہ مڑ کر بے یقینی سے اپنے سپوت کو دیکھنے لگے

کیا بکواس ہے یہ خرم؟

وہ دھاڑے

بابا! یہ بکواس نہیں حقیقت ہے وہ ہمارے ساتھ کھیل رہی ہے

ہو سکتا ہے اس کا کسی کے ساتھ افیئر چل رہا ہو

خرم نے مسخرائے لہجے میں کہا

گھٹیا لڑکے منہ بند کرو اپنا

اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتا احتشام صاحب کا ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر اپنے نشان چھوڑتا چلا گیا

خرم نے سکتے کی سی کیفیت میں اپنے نرم خو والد کو دیکھا

جو اس وقت آگ بگولا ہو رہے تھے اور کہر برساتی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے گھر سے ہی باہر نکل گئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اللہ کے بعد میرا آخری سہارا تم ہو اب

پلیز میری بچی ڈھونڈ کر لا دو

ناجانے وہ کس حال میں ہو گی

احتشام صاحب کسی سے فون پر بات کر رہے تھے

ان کی آنکھیں بھیگنے لگیں تھی

دوسری جانب سے نا جانے انہیں کیا کہا گیا تھا

جس کے جواب میں انہوں نے مزید کہا

مجھے اللہ سے بھی امید ہے

لیکن اگر سندس کو کچھ ہو گیا تو میں اپنے مرحوم بھائی کو کیا منہ دیکھاؤں گا

انہوں نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا

تم ہی رکھوالے ہو میری بیٹی کے مجھے مایوس نہیں کرنا

انہوں نے لہجے میں چاشنی گھول کر کہا تو سامنے سے انہیں کوئی آواز سنائی نہیں دی

شاید مخالف سمت والا انسان رابطہ منقطع کر چکا تھا

ان انجان سڑک پر دوڑتے ہوئے اسے نجانے کتنے گھنٹے گزر چکے تھے

سانس ہموار کرتے ہوئے اس نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کے تھوڑا سا جھکنے کی کوشش کی

اس کے نازک پاؤں اب شل ہونے لگے

اللہ جی یہ کونسی آزمائشیں ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں

آنکھیں زور سے بند کرتے ہوئے اس نے کرب سے سوچا

اب اس کے وجود پر موجود کپڑے تھوڑے سے پھٹ چکے تھے

لیکن دوپٹے سے اپنے سراپے اور سر کو ڈھک کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی

لیکن وہ خوف ناک اور پراسرار سڑک ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اس کے پاؤں سے خون رسنے کے بعد اب جم چکا تھا

سردی کی شدت میں اضافہ ہونے لگا

پولیس موبائل اسے سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تو کیا اس شہزادی کی مشکلیں ختم ہو چکی تھیں

تو کیا اللہ نے اس کے لیے کوئی مسیحا بھیج دیا تھا؟

پولیس موبائل اس کے قدموں میں آ کر جم گئی

ایک باوردی اہلکار گاڑی سے باہر نکلا

کون ہیں آپ اور اس وقت یہاں کیا کر رہی ہیں؟

پولیس اہلکار نے اس سے چبھتے لہجے میں سوال کیا

!مجھے میرے گھر تک چھوڑ دیں پلیز

ان کے سوال کو نظر انداز کرتی وہ ان کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی

اور اپنے آنسوں پیتے ہوئے کہا

چلیں پھر لیکن آپ اپنا نام تو بتا ہی سکتی ہیں

اس باوردی نوجوان نے پھر سے کہا

سندس!

اس نے کانپتے ہوئے جواب دیا

اومائے گڈ!

کیا آپ حیدر شاہ کو جانتی ہیں؟

اس نوجوان نے پر جوش انداز میں کہا

نہیں! میں کسی حیدر شاہ کو نہیں جانتی

اب مجھے گھر پر چھوڑ دیں مہربانی کر کے

اکھڑے ہوئے لہجے میں کہتی ہوئی ی وہ اس باوردی نوجوان ک معصومیت اور خوبصورتی کی اعلیٰ مثال لگی

لیکن اس کے سراپے سے نگاہیں ہٹاتا ہوا وہ آگے بڑھا اور

سندس نے ڈگمگاتے ہوئے آہستہ سے چلنا شروع کیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ان کی تلقین میں چلتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی

ایک آخری آنسوں اس کی رخسار پر پھسلتا چلا گیا

جس کے بعد اس گاڑی میں چھائے سناٹے کی طرح اس کا وجود بھی سناٹے میں ڈھلنے لگا

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

شاہ! تم صبر کرو ان شاءاللہ بھابھی بلکل سہی سلامت ہو گی

عمیر اس کے ساتھ ہی موجود تھا

وہ کب سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں سوائے کرب اور اذیت کے کچھ بھی نہیں تھا

عمیر کل ہی تو اسے باضابطہ طور پر اپنی زندگی میں شامل کیا تھا

اور آج ہی یہ سب ہو گیا

اگر اسے کچھ ہو گیا تو؟

اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا

سب ٹھیک ہو جائے گا!

عمیر نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے تسلی دینے والے انداز میں کہا

ٹھیک؟

وہ زہریلے انداز میں ہنسا

وہ پہلے سے زخمی وجود کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی

اب ایک اور قرار اوار اس پر ہوا ہے

اور تم کہہ رہے ہو سب ٹھیک ہو جائے گا

تمہارے لیے یہ سب کہنا آسان ہے عمیر کیوں کہ تم میری جگہ پر نہیں ہو

وہ تلخی سے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا

اور گاڑی سے باہر نکل گیا

فجر کی آزان اس کی کانوں میں گونجی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے قدم خود بخود مسجد کی طرف بڑھنے لگے

اس شہزادے کی بھوری آنکھوں میں ویرانی کرب اور ایک طوفان سا برپا تھا

عمیر نے تاسف سے اس وجیہہ اور مضبوط انسان کو دیکھا

جو خود اتنی اذیتیں جھیلنے کے بعد بھی کبھی اف تک نہیں کرتا تھا

لیکن آج وہ ریت کی مانند اپنے ہی ہاتھوں سے پھسلتا چلا جارہا تھا

"صرف اور صرف اپنی محبت کے لیے"

وہ باحفاظت ملک ہاؤس پہنچ چکی تھی

اس کا دل اور دماغ اب پہلے سے زیادہ خوفزدہ تھا

نبیلا بیگم کے متوقع ردعمل کو سوچتے ہی اس کا وجود لرزنے لگا

ڈرتے ڈرتے اس نے پہلا قدم لاؤنج میں رکھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن اس کی خدا نے یہاں بھی اس کا ساتھ دیا

سوائے احتشام صاحب کے لاؤنج میں اور کوئی موجود نا تھا

وہ احتشام صاحب کے پاس گئی

بڑے ابو؟

اس نے یہ الفاظ روتے ہوئے ادا کیے

احتشام صاحب کچھ دیر پہلے ہی بیٹھے بیٹھے سو گئے تھے

سندس کی آواز ان کے کانوں میں گونجی

سندس!

وہ زور سے اس کا نام لے کر اٹھ بیٹھے انہیں یہ سب خواب لگ رہا تھا

لیکن سندس کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر دیکھ کر وہ سکتے میں رہ گئے

ان کی سندس ان کے پاس ہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!میری جان

کہاں چلی گئی تھی تم

اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ رونے لگے

سندس کی سسکیاں ماحول میں چھائے سکوت کو توڑنے لگیں

احتشام کے سینے سے لگتے ہی اسے احمر صاحب کی یاد شدت سے آئی تھی

لیکن احتشام صاحب کے وجود میں سے اسے احمر صاحب کی خوشبو آتی تھی

روتے روتے ہی وہ بے حوش ہو گئ

احتشام صاحب سے وہ سنبھالی نہیں جا رہی تھی

اس نے آہستگی سے اسے تھری سیٹر صوفے پر لیٹا دیا اور خود ڈاکٹر کو فون کرنے چلے گئے

!وہ گھر واپس آگئی ہے اب تم بھی جا کر آرام کرو

ابھی وہ نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکل ہی رہا تھا

جب اس کے نمبر پر کال موصول ہوئی ی اور ایک بھاری اور شفیق آواز اس کے کانوں میں گونجی

کیسی ہے وہ؟

فضا میں گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا

اس کے تنے ہوئے اعصاب کچھ حد تک ڈھیلے پڑنا شروع ہو گئے تھے

فلحال تو ٹھیک ہے اور میں بعد میں بات کرتا ہوں

تم خیال رکھنا اپنا شفیق لب اور لہجے میں بات کو مختصر کرنے کے بعد

دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہو گیا

شکر میرے خدا!

کھلے آسماں پر بھوری نگاہیں جماتے ہوئے اس نے خدا کا شکر ادا کیا

عمیر نے تعجب سے اس کے عمل کو دیکھا

کیا ہوا کوئی سراغ ملا؟

عمیر چھوٹتے ہی پوچھا

ہمممم

!!

وہ گھر پہنچ گئی ہے میں ابھی ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں

!تم شاہ مینشن چلے جاؤ عمیر

شرٹ کی آستین فولڈ کرتے ہوئے اس نے سخت لہجے میں کہا

اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

عمیر سر ہلا کر واپس شاہ مینشن جانے کے لیے مڑ گیا

ڈاکٹر اس کا چیک اپ کر چلا گیا تھا

لیکن وہ اب بھی غنودگی میں تھی

احتشام صاحب اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئے

ان کے چہرے پر عجیب سا کرب تھا

سندس کے زرد چہرے کو دیکھ کر ان کا دل کٹ کر رہ گیا تھا

میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں یارب لیکن بس اتنی سے مہلت دے دے میں اسے اس کے اصلی وارث تک پہنچا دوں

پھر شاید سکون سے مرنا نصیب ہو

ان کی پرسوچ نگاہیں سندس پر مرکوز تھیں وہ کانپتے لہجے میں اپنے رب سے مخاطب تھے

اور بیڈ کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئے

آپ دونوں کل کراچی جائیں گے

کب کہاں کیسے یہ سب مت پوچھیے گا لیکن پیکنگ کر لیں کل صبح جلد سے جلد آپ کو اسلام آباد سے چلے جانا ہے

سگریٹ سلگاتے ہوئے اس نے سخت لہجے میں کہا

لیکن سندس اتنی جلدی راضی نہیں ہو گی

اور پھر ہم جائیں گے کہاں؟

رہائش کا بندوبست بھی کرنا پڑے گی

احتشام صاحب نے صاف گوئی اختیار کی

یہ آپ کا کام ہے کے اسے کیسے رضامند کریں گے

اور کل صبح ہی گاڑی اور ڈرائیور آپ کے گھر کے خارجی دروازے پر موجود ہو گا

اور کراچی پہنچنے کے بعد آپ کو رہائش وغیرہ کا کوئی بھی مسئلا نہیں ہو گا

اب اللہ حافظ!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ سخت گیر لہجے میں بولا

اور کال کاٹ دی

احتشام صاحب پیشانی مسلتے رہ گئے

لیکن وہ مطمئن ضرور ہو گئے تھے

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

اس آئسکریم پارلر کے باہر سی سی ٹی وی کیمراز ضرور نصب ہوں گے

مجھے ایک گھنٹے میں وہ ساری فوٹیج چاہیے کیونکہ اب یہی ایک راستہ ہے ان دونوں خبیث لڑکوں کو شناخت کرنے کا ورنہ اگلے ایک گھنٹے میں تم اس دنیا سے کوچ کر چکے ہو گے

ابھی سے اپنے کام پر لگ جاؤ شاباس

سفاکی سے کہتے ہوئے اس نے کال کٹ دی

وہ اس وقت اپنے فام ہاؤس پر موجود تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک ہی سال میں اس نے پاکستان میں پوری طرح تو نہیں لیکن کچھ حد تک خود اسٹیبل کر لیا تھا

بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ میں وہ اس وقت عام سے حلیے میں ہونے کے باوجود بھی پرکشش لگ رہا تھا

پرسوچ نظروں سے اس نے اپنے سیل فون کو گھورا

جس پر بار بار نجانے کس کے مسیج آرہے تھے

اس نے بیزاری سے سیل فون اٹھایا لیکن

فون کی اسکرین پر موجود تحریر کو پڑھتے ہی ایک جاندار سی مسکراہٹ اس کے عنابی لبوں پر نمودار ہونے کے بعد معدوم بھی ہو گئی

....

"دل سے اتر بھی نہیں جاتا"

"وہ شخص کوئی فیصلہ کر بھی نہیں جاتا"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہم دوہری اذیت کے گرفتار مسافر"

"پاؤں بھی ہیں شل،اور شوق سفر بھی نہیں جاتا"

"اور دل کو تیری چاہت پہ بھروسہ بھی بہت ہے"

"اور تجھ سے بچھڑ جانے کا ڈر بھی نہیں جاتا"

عام طور پر تو وہ صرف ایک مسیج تھا

صرف چند اشعار تھے

لیکن اس شعر میں چھپی ہوی محبت کرب،اور ڈر وہ بھانپ گیا تھا

بے قراری سے اس نے اس نمبر پر بیک کال کی لیکن نمبر بند تھا

غصے سے اس نے سیل فون دیوار پر دے مارا

کل سے وہ جس تکلیف جس اذیت سے دوچار تھا

یہ صرف وہی جانتا تھا

جینز کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے ہوئے وہ لان کی طرف بڑھ گیا

اس کا چہرہ سپاٹ اور آنکھیں کسی بھی تاثر سے پاک تھیں

وہ خود کو پر سکون کرنا چاہتا تھا

اور اسے شدید غصہ آرہا تھا

اس ہستی پر جس نے اپنا حالِ دل بیاں کر دینے کے بعد نمبر کو بند کر دیا تھا

سہی وقت آنے دو پھر میں تم سے بھی چن چن کر بدلے لوں گا

وہ بڑبڑایا

مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ اسکے عنابی لبوں پر رقصاں تھی

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

یہ صبح کے دس بجے کا وقت تھا

اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی

اب بھی اس کی آنکھوں اور سر پر بوجھ سا تھا

خود کو اپنے ہی کمرے میں دیکھ کر اس کے اندر ایک نئی زندگی کی رمق دوڑ گئی

اٹھ گئی میری بیٹی!

احتشام صاحب دوستانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہوئے

وہ نہیں چاہتے تھے کے سندس پھر وہ سب سوچے یا

پھر سے خود کو زخمی کرے

بڑے ابو!

آپ مجھ سے کوئی سوال جواب نہیں پوچھیں گے؟

وہ بچوں کی طرح آنکھوں میں آنسوں لیے ان سے مخاطب تھی

کیسے سوال جواب؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور تم اٹھو پہلے جلدی فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ بھی تو کرنا ہے نا

انہوں نے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفیق لہجے میں کہا

ٹھیک ہے!

وہ بھی مزید اب اس بات کو طول نہیں دینا چاہتی تھی

اس لیے کندھے اچکا کر رہ گئی

احتشام صاحب بھی کمرے سے باہر جا چکے تھے

اور تھوڑی ہی دیر میں کھانے کے لوازمات سے سجی ٹرے اس کے کمرے میں ہی لے کر آئے

بڑے ابو آپ میری وجہ سے خود کو ہلکان نہیں کریں

مجھے یہ سب بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا

شرمندہ لہجے میں کہہ کر وہ آنسوؤں پر ضبط کرنے لگی

جو کسی بھی لمحے اس کے گالوں پر بہنے کے لیے تیار تھے

تم پہلے خاموشی سے یہ کھانا ختم کرو پھر کر لینا باتیں بھی میں کہیں بھاگا تھوڑی جا رہا ہوں

انہوں نے اس کے بال بیگاڑتے ہوئے کہا

ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی

اور سندس کو پر سکون دیکھ کر احتشام صاحب کے اندر تک سکون کی لہر دوڑ گئی تھی

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد احتشام صاحب نے زبردستی اسے دوا دی جس کے بعد

اسے آرام کرنے کی تائید کرتے خود کمرے سے باہر نکل گئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

🌹🌹🌹🌹🌹

کیا میں اندر آ سکتی ہوں

وہ فلحال کسی سے بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا

اس لیے فام ہاؤس آ گیا تھا

لیکن لیزا صاحبہ توتوپ چیز تھیں آخر کار وہ اسے ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئی

اور اس وقت اس کے سامنے سیاہ لباس میں ملبوس سپاٹ انداز میں اس سے مخاطب تھی

سنہری بال الجھے ہوئے تھے

گرے آنکھوں میں ویرانی طاری تھی

حیدر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

نہیں آسکتی تم اندر"

"اب جاؤ یہاں سے

بغیر اس کی طرف دیکھے وہ چنگھاڑتے ہوئے بولا

لیکن میری بات تو سن لو!

وہ ڈھیٹ لہجے میں بولی

مجھے کچھ نہیں سننا اب جاؤ یہاں سے

حیدر نے کھڑکی سے خوبصورت اور بھاری پردے ہٹاتے ہوئے سختی سے کہا

لیکن تمہیں میری بات سننی پڑے گی

لیزا نے گہرا سانس خارج کرتے مضبوط انداز میں کہا

مجھ پر حکم چلانے والا آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا

اس لیے آگے سے اس لب و لہجے میں اگر میرے ساتھ مخاطب ہونے کی کوشش کی تو

تمہاری یہ زباں کاٹ دینے میں ایک منٹ بھی نہیں لگاؤں گا!

سخت انداز میں کہہ کر وہ اس سے دو قدم دور ہوا

اور لیزا نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا

گویا وہ بھی اپنی غلطی تسلیم کر رہی تھی

کارل کو پتا لگ چکا ہے

کے تم زندہ ہو اور پچھلے ایک سال سے پاکستان مقیم ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیزا نے اہم اطلاع اس تک پہنچائی

ہمیشہ کی طرح آگے کالا عمل حیدر شاہ کو ہی طے کرنا تھا

"مجھے معلوم ہے سب

اس لیے مہربانی کر کے اب یہاں سے چلی جاؤ

اکھڑے ہوئے انداز میں کہہ کر

وہ ایڑھیوں کے بل گھوم کر اس کے پاس آیا اور آگ برساتی نگاہوں سے اسے گھورنے لگا

تم بدتمیز اکڑو، بگڑے شہزادے ہو

حیدر شاہ

وہ دل ہی دل میں اس پر تاک تاک کے تیر پھینک رہی تھی

جب حیدر نے میز پر ہاتھ مار کر اسے متوجہ کرنے کی کوشش کی

جا رہی ہوں

اتنی جلدی کیوں ہے مجھے دفع کرنے کی

وہ اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو گئی

!تم میرے کسی ناکردہ گناہوں کی سزا ہو لیزا

وہ بھوری آنکھوں میں دنیا جہاں کی ناگواری سموئے بولا

لیزا نے گردن جھکا کر شانے بے نیازی سے سر جھٹکا

گویا وہ اس کے کمنٹ کو اپنے لیے اعزاز سمجھ کر وصول کر رہی تھی

تم جا رہی ہو یا پھر میں اپنا طریقہ استعمال کروں؟

وہ عاجز آچکا تھا

اور انتہائی اکتاہٹ بھرے لہجے میں وہ بات کر رہا تھا

نہیں جا رہی کیا کر لو گے؟

میں ویسے بھی جا رہی تھی

تمہاری یہ تڑیاں دینے والا انداز مجھے زہر لگتا ہے حیدر شاہ

اب تو میں یہاں سے ہلنے والی ہوں نہیں

وہ اسے نظر انداز کرتی اس کے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی

گویا حیدر کی دھمکی اس کے لیے ناک سے مکھی اڑانے کی حثیت رکھتی تھی

ٹھیک ہے پھر تمہیں تو ویسے بھی بچپن سے پیار کی زبان سمجھ میں نہیں آتی

وہ اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ کے گلاس ڈور کی جانب بڑھا

تم تو ہو ہی ظالم، سفاک، بدتمیز اول اور ر کو ابھی میں ایک لفظ بھول رہی ہوں

وہ حیدر شاہ کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر اسے تھم جانے کا کہہ رہی تھی

حیدر تو اس کی ہمت اور نڈر انداز دیکھ کر دم بخود رہ گیا

گویا وہ اس کے سامنے ہی بغیر کسی جھجھک یا خوف کے اسے بے عزت کرنے پر بضد تھی

ہاں یاد آ گیا تم ایک پتھر دل اور بے رحم مرد ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جو اتنی خوبصورت اور حیسن لڑکی کے ہوتے ہوئے بھی دیار غیر سے ایک معمولی سی لڑکی کے لیے پاکستان میں ہی سر بھوڑ رہا ہے

اور مزے کی بات تو یہ ہے سندس مادام آپ کو دیکھنا تک گوارا نہیں کرتی

وہ اپنے سنہری بالوں کو شرارتی انداز میں سمیٹ کر خود ہی کمرے سے باہر جا چکی تھی

حیدر اس کی سراہی دار گردن دبوچنے کے لیے لپکا

لیکن وہ جھپاک سے غائب بھی ہو چکی تھی

دنیا جہاں کے سارے بدتمیز اور بے حیا ایک طرف اور لیزا نامی بلا ایک طرف

وہ مٹھیاں بھینچ کر زور سے بڑبڑاتے کمرے سے باہر نکل گیا

تم اپنی امانت کب لے جاؤ گے ؟

وہ تمہارے نکاح میں ہے

اس بند کمرے میں دو آدمی موجود تھے

احتشام صاحب نے چبھتے لہجے میں سامنے بیٹھے سفاک انسان سے پوچھا

وہ میرے ساتھ جانے کے لیے کبھی راضامند نہیں ہو گی

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا

لیکن کیوں نہیں جائے گی

میں اسے ساری سچائی بتادوں گا

اور سچ سننے کے بعد وہ تمہارے ساتھ ہر حال میں جانے کے لیے تیار ہو جائے گی

ابھی اسے کوئی سچ جھوٹ نہیں بتایا جائے گا

سہی وقت آنے پر میں اسے خود سب کچھ بتاؤں گا

لیکن تب تک وہ آپ کے پاس ہی رہے گی

غصے سے کہا گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا

سامنے بیٹھے درمیانی عمر کے آدمی نے تاسف سے اسے دیکھا

جو اپنا فیصلہ ان پر مسلط کرنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

اب چلتا ہوں!

اور اب اگر اس پر کسی نے بھی تھرڈ کلاس کی الزام تراشی کرنے کی کوشش کی تو میں یہ بھول جاؤں گا

کے وہ جو کوئی بھی ہستی ہے آپ کو کتنی عزیز ہے

اور سندس سے اس کا کیا تعلق ہے

کیوں کے مجھے اس پوری کائنات میں سوائے اپنی محبت اور اپنی زندگی کے کوئی بھی عزیز نہیں

اور میری محبت اور زندگی صرف ایک ہی ہستی ہے

امید کرتا ہوں آگے سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا

اس نے تحکم بھرے لہجے میں کہا

پھر میز پر ہاتھ جما کر تھوڑا سا جھکا

اور ہاں اس رات ہاسپٹل میں وہ جس حالت میں تھی

میرا پورا ارادہ تھا آپ کی زوجہ محترمہ کو قتل کر دوں

لیکن پھر آپ کا خیال آیا تو سوچا ایک آخری موقعہ دے دیا جائے

سندس کی تائی امی کو

لیکن تم کب آئے تھے ہاسپٹل؟

اور تمہیں نبیلا کے بابت کس نے بتایا یہ سب

احتشام ہکا بکا ہو گئے تھے

اس رات میں ہی تھا جس نے آپ کو ڈاکٹر سے ملنے کا کہا تھا

میری پشت آپ کی جانب تھی تبھی آپ کو پتا نہیں لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور دوسری اور اہم بات

آپ کے گھر میں کب کیا ہو رہا ہے

اور کس وقت میری بیوی کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں

میرے لیے یہ سب معلومات اکٹھا کرنا کوئی مشکل کام نہیں

لیکن اب اور نہیں

سمجھا دیں اپنی بیوی کو کے وہ میری بیوی سے دور رہے

ورنہ بیٹے کی شادی کے جو وہ خواب دیکھ رہی ہیں نا

وہ پورے ہونے سے پہلے ہی نبیلا بیگم کو میں موت کی گھاٹ اتار دوں گا

سفاک لہجے میں

اس نے اپنی بات مکمل کی

جس کے بعد جیکٹ کو ہاتھ میں لیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور سیل فون اٹھا کر وہاں سے آندھی طوفان کی طرح غائب بھی ہو گیا

احتشام صاحب اس کی دھونس زبردستی کے بعد بھی مسکرا اٹھے تھے

وہ اس کی شدت پسندی سے بچپن سے واقف تھے

ایک گھنٹے مکمل ہو گیا ہے اب تم بتاؤ کام ہوا کے نہیں

آنکھوں پر گلاسس لگاتے ہوئے اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا

سر! کام ہو گیا ہے

دوسری جانب موجود آدمی نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا

ایکسیلینٹ!

میں دیکھتا ہوں تھوڑی دیر میں فوٹیج

فام ہاؤس سے باہر نکلتے ہوئے اس نے بے تاثر لہجے میں کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گرے شرٹ اور بیلک جینز میں وہ گریس فل لگ رہا تھا

!شاہ مینشن چلو

ڈرائیور سے تفاخر زدہ انداز میں کہہ کر وہ سیل فون کی اسکرین پر سر جھکا گیا

اس کی بی ایم ڈبلیو اب شاہ مینشن کے راستے پر گامزن تھی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بڑے ابو کیا سوچ رہے ہیں آپ؟

کب سے میں محسوس کر رہی ہوں کوئی بات ہے جو آپ کو تنگ کر رہی ہے کیا؟

زرد رنگ کے کاٹن کے ڈریس میں ملبوس وہ بے حد معصوم اور حسین لگ رہی تھی

اس کا مرمری ہاتھ احتشام صاحب کے ہاتھوں پر تھا

ایسی کوئی بات نہیں تم سناؤ طبیعت کیسی ہے اب؟

وہ لہجے کو ہشاش بشاش کرتے ہوئے گویا ہوئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ میرے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں نا؟

آنکھوں میں ڈھیر ساری خفگی سموئے وہ منہ بسورتے ہوئے بولی

نہیں بیٹا سچ ہی بیان کر رہا ہوں

لیکن تم ان سب باتوں کو چھوڑو

انہوں نے اس کے ہاتھوں کو تھپکتے ہوئے نرمی سے کہا

تائی امی کہاں ہیں بڑے ابو؟

نبیلا بیگم کے ذکر پر اس کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا

اس کی آنکھوں میں تھکان در آئی

پتا نہیں کہاں ہے وہ عورت

لیکن تم آج کے بعد اس کمرے سے باہر نہیں نکلو گی

نبیلا بیگم کے ذکر پر احتشام صاحب کے لہجے میں کڑواہٹ گھلنے لگی

میں سوچ رہا تھا ہم دونوں کچھ عرصے کے لیے کراچی شفٹ ہو جاتے ہیں

دن بعدن بزنس بھی خسارے میں جا رہا ہے

میں کراچی میں اپنی فرم کی ایک برانچ کھولنا چاہتا ہوں

ان کی گھبیر آواز کمرے میں گونج رہی تھی

بڑے ابو؟ کون کون جائے گا کراچی؟

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا

حقیقت میں وہ نبیلا بیگم کے متلق پوچھنا چاہتی تھی

لیکن پھر اسے ڈر بھی تھا کے کہیں احتشام صاحب کو کوئی شبہ نا ہو

وہ بچپن سے لے کر آج تک احتشام صاحب سے نبیلا بیگم کی تعریفیں کرتی آئی تھی

وہ نہیں چاہتی تھی کے اس کی وجہ سے اس کے بڑے ابو کا گھر خراب ہو

فلحال تو میں اور تم ہی جائیں گے!

تم اپنی تیاری کر لو کل صبح ہی ہمیں یہاں سے روانہ ہونا ہوگا

احتشام صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوستانہ انداز میں کہا

تو وہ بھی سر اثبات میں ہلا کر رہ گئی

....

فجر کی نماز اور قران پاک کی تلاوت کرنے کے بعد احتشام صاحب اور وہ اپنے سوٹ کیس

اٹھائے خاموشی سے ملک ہاؤس سے باہر نکل آئے

وہ ایک الجھن بھری نگاہ احتشام صاحب پر ڈال کہ رہ گئی

اسے احتشام صاحب کچھ پریشان اور بے چین دکھائی دے رہے تھے

بڑے ابو! کیا ہم بائے روڈ کراچی جائیں گے؟

اس نے احتشام صاحب کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا

وہ دونوں ہی پیدل چل رہے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!سندس بچے

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتے سفید رنگ کی چمچماتی لینڈ کروزران کے پاس آکر رک گی

اوراحتشام اسے ایک جانب کھڑا ہونے کا کہہ کر خود ڈرائیور کی جانب بڑھ گئے

پر سندس ایک عجیب سی کیفیت کے زیراثر تھی

اوراحتشام صاحب کے چہرے کو بغور دیکھنے لگی

جو ڈرائیور سے ناجانے کونسی اہم میٹنگ میں مصروف تھے

اوراگلے دس منٹ ایسے ہی گزر گئے

اس نے اکتاہٹ سے اپنا سیل فون نکالا

اوراس پر اپنی پسندیدہ گیم کھیلنے میں مشغول ہو گئی

!چلو بیٹا بیٹھو گاڑی میں

احتشام صاحب اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گویا نہیں ڈر تھا اگر آج انہوں نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما

تو وہ اس دنیا میں تنہا رہ جائے گی

لیکن بڑے ابو یہ گاڑی کس کی ہے؟

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی

میرے دوست کے بیٹے کی ہے

اور اب ہم اسی گاڑی میں کراچی روانہ ہوں گے

ڈرائیور کے مطابق وہ گاڑی بلٹ پروو تھی

احتشام صاحب سنتے ہی تھوڑے سے حیران رہ گئے

حیدر اس قدر فکر مند تھا سندس کے لیے؟

لیکن دل ہی دل میں وہ مسرور بھی ہونے لگے

ٹھیک ہے چلیں پھر!

احتشام صاحب کی باتوں کو سن کر وہ کچھ پر سکون ہو گئی

اور پھر وہ دونوں ہی کراچی کے لیے روانہ ہو گئے

عباد! اس کے پاؤں پر پہلے پیٹرول انڈیل دو!

اس ہیبت ناک کمرے میں اس سفاک انسان کی بے تاثر اور بھاری آواز ابھری

وہ ان سیاہ دونوں فارم لڑکوں کو ڈھونڈنے میں کامیاب رہا تھا

جنہوں نے سندس کو حراساں کرنے کی کوشش کی تھی

اور ساتھ ہی سندس خوف زدہ کرنے کی سعی بھی کی تھی

عباد نے اس کے حکم کے مطابق اپنے سامنے رسیوں میں جکڑے اس لمبے چوڑے سیاہ فام

لڑکے کو تاسف سے دیکھا

گویا وہ بھی اس بات سے باخبر تھا

کے حیدر جیسا بے رحم انسان کس حد تک جا سکتا ہے

اس نے جینز کی جیب سے لائیٹر نکالا

عباد اس کی جیکٹ لے کر تھوڑا سا دور جا کر کھڑا ہو گیا

گرے رنگ کی شرٹ کی آستین ہمیشہ کی طرح فولڈ کرتا ہوا

جیل سے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ اس وقت بھی ڈیسینٹ لگ رہا تھا

لائیٹر جلانے کے بعد وہ سیاہ فام لڑکے کی جانب تھوڑا سا جھکا

آنکھوں میں روشنی پڑتے ہی رسیوں میں جکڑے وجود نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی

اور اپنے سامنے اس خوبرو شخص کو دیکھ کر غرایا

کون ہو تم اور کیوں مجھے یہاں قید کر رکھا؟

اس آدمی نے چیختے ہوئے پوچھا

انٹرسٹنگ! مطلب آج کھیل میں مزا آنے والا ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابھی میں نے تمہیں کچھ کیا بھی نہیں اور

تم ہو کے پہلے سے گلا پھاڑ کر چیخ چلا رہے ہو؟

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولا

اس کی سنہری آنکھوں میں غصہ، آگ، جنون، اور سفاکی موجزن تھی

تم ہو کون؟

اس لڑکے نے اب تحمل کا مظاہرہ کیا

میرا چھوڑو اپنا تعارف کراؤ کون ہو کہاں سے آئے ہو کس نے بھیجا ہے؟

وہ ایک ہی سانس میں سپاٹ لہجے میں پوچھ رہا تھا

میں کیوں بتاؤں تمہیں یہ سب؟

اس لڑکے نے ڈھٹائی سے کہا

اور تفاخر زدہ انداز میں منہ پھیر گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے لائیٹر جلایا اور بے رحم اور سفاکی کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا

دل کو دہلا دینے والی دل خراش چیخیں اور کراہیں اس ہیبت ناک ماحول کو مزید خوف زدہ بنا رہی تھیں

اس لڑکے کے پاؤں آگ کی لپیٹ میں تھے

کمرے میں چھایا اندھیرا اب آگ کے شعلوں سے روشن تھا

لڑکے نے کراہتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے

جو اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہا تھا

اس آگ کو بجھا دو۔۔۔۔۔۔۔میں بتاتا ہوں سب۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔اس لڑکے نے تڑپتے ہوئے کہا

حیدر نے عباد کو ترچھی نگاہ سے دیکھا

گویا وہ عباد کو آگ بجھانے کا حکم صادر کر رہا ہو

اور پھر سے اپنی چیئر سے اٹھ کر اس آدمی کی طرف آیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب بتاؤ شاباس کون ہو تم؟

کہاں سے آئے ہو؟

کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں؟

اس کے جلے ہوئے پاؤں پر اپنا بوٹ میں مقید پاؤں جماتے ہوئے اسنے سفاکی سے پوچھا

لڑکا پھر سے تڑپنے لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس سے منت سماجت کرنے لگا

لیکن اس نے اپنا پاؤں نہیں ہٹانا تھا اور اس نے نہیں ہٹایا

الٹا اس نے اپنا پورا وزن اپنے ایک ہی پاؤں پر منتقل کر دیا

جس سے اس لڑکے کے پاؤں سے باقائدہ گوشت اور ہڈیاں صاف نظر آنے لگیں

عباد نے اس سیاہ فام کا پاؤں دیکھا تو اس کا دل خراب ہونے لگا

جس کی وجہ سے وہ اپنی آنکھوں کا زاویہ بدل گیا

!کارل نے بیھجا ہے مجھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اوراس کا حکم تھا کے ہم اس لڑکی کو یہاں سے کڈنیپ کر کے لندن لے جائیں گے

بے حوش ہونے سے پہلے اس نے ایک ہی سانس میں اپنا رازا گل دیا تھا

جس کے بعد حیدر نے پوری قوت سے اس کی ٹانگوں پر لات رسید کی اور کمرے سے باہر نکل گیا

عباد ! جب یہ ہوش میں آئے تو اس کے ہاتھ بھی جلا دینا

اور ہاں اس بار اگر کوئی کوتاہی یا لاپرواہی تمہاری طرف سے ہوئی تو یہی حال کروں گا جو اس کا کیا ہے

اس لڑکے کے نیم مردی وجود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے سخت لہجے میں کہا

اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

عباد نے ایک نظر اس لڑکے کی جگہ خود کو تصور کیا

اور پھر خوف کی شدید لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حیدر شاہ سے کچھ بھی بعید تھا

اس نے اگر کہا تھا تو یقیناً وہ اس کی یہی حالت کرتا بھی

کیونکہ حیدر کو ایسے لوگوں سے نفرت تھی جو اپنا کام ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ نہیں کرتے تھے

اور یہ بات عباد اچھے سے جانتا تھا

کارل تم جیسے واحیات انسان ہمیشہ بزدلانہ کام کرتے ہیں اور تم جیسے لوگوں کو یہ سب کر کے مزہ بھی آتا ہو گا

لیکن اس بار میں چال پہلے سے چل چکا ہوں

تمہیں اگر منہ کی کھانی پڑے تو میرا نام بھی حیدر محمود شاہ نہیں

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے وہ خود سے مخاطب تھا

اسے پہلے سے شک تھا کے اس سب کے پیچھے کارل ہی ہے

کیوں کہ لندن میں ہی کارل نے حیدر کو خبردار کر دیا تھا سندس کے متعلق

اوراب کارل نے اس طوطے کو اپنی پنجرے میں بند کرنا تھا

جس کے اندر حیدر کی جان بستی تھی

کراچی میں رات کے سائے ہر سو پھیلنے لگے

کراچی شہر کو روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے

سندس نے دلچسپ نگاہوں کے ساتھ بھاگتے دوڑتے منظر کو کیمرے کی آنکھ میں قید کیا

www.classicurdumaterial.com

رات کے ایک بجے بھی کراچی شہر میں دن کا سا سما تھا

support@classicurdumaterial.com

رمضان کا چاند نظر آچکا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کراچی میں بسنے والے لوگ سحری کرنے مختلف ریستورنٹ پر موجود تھے

اس نے جگر جگر کرتی نگاہوں سے سارے منظر دلچسپی سے دیکھنے لگی

اوراگلے کچھ ہی لمحوں میں ان کی گاڑی ایک علیشان اور محل نما گھر میں داخل ہوگئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ڈرائیور نے ان کا سارا سامان اٹھا کر گھر کے اندرونے حصے کی جانب بڑھ گیا

اور احتشام صاحب اس کے شانے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے

گاڑی سے باہر نکل کر اس عالیشان گھر کے اندر داخل ہوئے

سندس نے پسندگی اور چمکتی نگاہوں سے اس محل کو دیکھا

! بڑے ابو ! یہ گھر کتنا پیارا ہے نا

اس نے مسمرائیز لہجے میں کہا

ہاں بچے پیارا تو ہے

لیکن ابھی تم جاکر آرام کرو

تھک گیا ہو گا میرا بچہ

احتشام صاحب نے اس کے پیشانی چومتے ہوئے سفیق انداز میں کہا

صرف آخری سوال بڑے ابو؟

وہ منمنائی

اچھا بابا پوچھو۔۔۔

احتشام صاحب نے ہار مانتے ہوئے کہا

یہ اتنا بڑا گھر کس کا ہے؟

اس نے تجسس سے پوچھا

یہ اسی دوست کے بیٹے کا گھر ہے

جس کی گاڑی میں سفر کر کے ہم کراچی پہنچے ہیں

لیکن ابھی تم جلدی سے جاؤ اپنے کمرے میں

وہ اس وقت لاؤنج کی وسط میں کھڑے ہو کر باتیں کر رہے تھے

سندس کا کمرہ اوپر والے فلور پر تھا احتشام صاحب نے اسے اس کے کمرے کے باہر چھوڑا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور خود اپنے کمرے کی طرف بڑھے ان کے چہرے پر چھائی مصنوعی مسکراہٹ اور تازگی

یکایک غائب ہونے لگی

مسکراہٹ کی جگہ کرب اور پچھتاوے نے لے لی تھی

کچھ ہی قدم وہ آگے بڑھے تھے

جب خرم کی کال ان کے سیل فون پر موصول ہوی

انہوں نے کال کٹ کر کے سیل فون ہی آف کر دیا

پھر کچھ حد تک پر سکون ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آنے کے بعد نیند کی وادی میں

اتر گئے

مجھے واپس لندن جانا ہے حیدر شاہ

اس نے گہرے آنکھوں میں خفگی سموئے پیپر ویٹ سے کھلتے ہوئے کہا

کس خوشی میں واپس جانا ہے؟

اور تم میرے تابع ہو یہ مت بھولا کرو

وہاں جاؤ گی تو کارل تمہیں ایئرپورٹ پر ہی تین چار بلٹس کا نشانہ بنا کر اللہ کے پاس رخصت کر دے گا

حیدر نے تفاخر زدہ لہجے میں اسے دوسرے پہلو سے آگاہ کیا

لیکن مجھے پھر بھی واپس جانا ہے

تم ہلکان نہیں ہو میرے پیچھے مر و یہی اپنی سنڈس کے پاس

اس نے اکھڑے لہجے میں کہا

انکل اپنی زندگی کے آخری لمحات میں مجھے تمہاری ذمے داری سونپ کر گئے ہیں

انکل کا قول کی بڑی قدر ہے تمہیں

لیزا نے آنکھیں سکیڑ کر طنزیہ کہا

ہمممم! ٹھیک ہے باقی باتیں بعد میں تم جاؤ اب یہاں سے؟

پیشانی مسلتے ہوئے اس نے اکھڑے لہجے میں کہا وہ مزید لیزا کے ساتھ بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا

لیزا پیچ تاب کھا کر رہ گئی

نیلم آپی! آج کل تمہاری وجہ سے پریشان ہیں

تم شاہ مینشن واپس کب آؤ گے؟

اس نے ایک اور سوال داغا

!آپی سے میں خود بات کرلوں گا

اس کی طرف بے تاثر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ بولا

بلیک شرٹ اور بلیک پینٹ میں اس کا کسرتی سراپا نمایاں تھا

لیزا کے دل نے ایک بیٹ مس کی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

پر وہ جلد ہی خود پر کنٹرول کر چکی تھی

"بے مروت بد تمیز نا ہو تو

وہ دھیمی مگر تیز آواز میں بڑبڑاتے

کمرے سے باہر نکل گئی

حیدر نے بھی کندھے اچکا بیڈروم کا رخ کیا

تین دن سے اس نے ایک منٹ بھی نیند نہیں کی تھی

اب اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شادی کر کے فرار ہو گیا بھگوڑا کہیں کا؟

کمرے میں آنے کے بعد وہ مسلسل اس کے بارے میں سوچ رہی تھی

حیدر شاہ قیامت کے روز تمہیں اس چیز کا حساب الگ سے دینا ہو گا

نخوت زدہ انداز میں اس نے سوچا

سفید کاٹن کی لانگ شرٹ پر سفید ہی رنگ کے پجامے میں ملبوس وہ شہزادی اپنے شہزادے سے ناراض دکھائی دے رہی تھی

سلکی دراز بالوں میں برش کرتی ہوئی ی وہ جہازی سائیز بیڈ کی جانب بڑھی

اس محل نما گھر کی طرح سندس کا کمرہ بھی کافی کشادہ اور شاندار تھا

اسے یہ کمرہ پہلی نظر میں ہی بے حد پسند آیا تھا

بے مثال کمرہ جس میں جہازی سائیز کا بیڈ اور سیاہ رنگ کا نفیس تھیری سیٹر صوفہ موجود تھا

سامنے والی دیوار پر گول شیپ میں وال کلاک نصب تھا

اور بائیں جانب والی دیوار پر ڈریسنک ٹیبل موجود تھی

ایک جانب وارڈروب موجود تھی

وہ کمرا اس کی سوچ سے زیادہ خوبصورت تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اپنے مزاجی خدا سے خیالوں میں الجھتے

وہ نیند کی وادی میں اتر گئی

کھڑکی سے نظر آتا چاند بھی مسکراتے ہوئے بادلوں کے پیچھے چھپ گیا تھا

لیکن اب بادل زور شور سے برسنے کو تیار تھے

کل کی صبح شاید پھر سے شہزادی کے کسی عزیز جان ہستی کو اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

دور کر دینے والی تھی

شاید کل کا دن اس شہزادی کی زندگی کا ایک اور سیاہ ترین دن ثابت ہونے والا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ گہری نیند میں تھا

جب اس کے نمبر پر عمیر کی کال موصول ہوئی ی

اور جو خبر اسے عمیر نے سنائی تھی وہ خبر سنتے ہی حیدر شاہ کو چھت اپنے اوپر گرتے ہوئے محسوس ہوئی ی

اس نے خود پر سے بلینکٹ ہٹایا سفید پاؤں چپل میں اڑستہ ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا

سنہری آنکھوں میں غصہ تکلیف اور چنگھاریاں جل رہی تھیں

شاید وہ بھی ضبط کی آخری سطح پر موجود تھا

سخت سیکیورٹی ہونے کے بعد بھی یہ سب کیسے ہو سکتا ہے

وہ ہر چیز تحث نحث کر چکا تھا

اور پھر کی چین اٹھاتا کمرے کے باہر کی جانب بھاگا

....

رات گئے اسے گھر میں ایک عجیب سا شور سنائی دیا

آنکھوں کو مسلتے ہوئی ی اس نے بلینکٹ خود سے ہٹایا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دوپٹہ سر پر ٹکا کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی

احتشام صاحب کے کمرے میں سے اسے عجیب و غریب آوازیں سنائی دے رہی تھیں

سفید رنگ کے ڈریس میں ملبوس اس کے چہرے پر خوف چھایا ہوا تھا

دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہو رہی تھیں

کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے احتشام صاحب کے روم کا دروازا ناک کیا

اب کمرے سے آنے والی آواز کا گلا گھٹ چکا تھا

بڑے ابو؟

وہ اپنی تمام تر ہمت جتا کر انہیں پکارنے لگی

اندر سے کوئی آواز نہیں آئی

اس کا دل بند ہونے لگا

اسے کسی بڑی گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا

بڑے ابو مجھے ڈر لگ رہا ہے دروازا کھولیں نا؟

اس نے کانپتے ہوئے بے قراری سے کہا

اور ڈرتے ڈرتے اس نے گلاس ڈور پر دباؤ ڈالا

تو احتشام صاحب کے کمرے کا دروازہ کھلتا چلا گیا

اور کمرے کا منظر دیکھ کر زندگی میں پہلی بار اس نے اپنے رب سے دعا کی تھی

کے اس کی زندگی ابھی اور اسی وقت ختم ہو جائے

یا پھر اس کی بینائی چلی جائے

احتشام صاحب کا مردہ وجود اس کی پتھرائی آنکھوں کے سامنے تھا

اس کی زندگی سے ایک اور شفیق اور محبت دینے والی ہستی خالق حقیقی سے جا ملی تھی

کرب سے اس نے آنکھیں میچ لی

گویا وہ اب بھی صرف اور صرف یہی چاہ رہی تھی

کے اس کی آنکھوں کے سامنے جو منظر ہے

یہ صرف ایک براخواب ہو

اس میں کوئی سچائی ناہو

"لیکن ہر گھڑی قبولیت کی نہیں ہوتی"

بڑے ابو؟

آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے دیکھیں

آپ کی سندس پریشان ہو رہی ہے

احتشام صاحب کے خون آلود ہاتھوں کو تھامتے ہوئے وہ ہنستے ہوئے بولی

وہ ہنس رہی تھی اور اب اس کی ہنسی قہقہوں میں بدلنے لگی

اس کے بلند کرب زدہ قہقے کمرے میں چھائے سکوت اور وحشت کو مزید بڑھا رہے تھے

بڑے ابو؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپ اٹھ کیوں نہیں رہے؟

کیا میں نے کوئی غلطی کی ہے

آپ سب لوگ مجھ سے اتنی جلدی ناراض کیوں ہو جاتے ہیں

اس نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے مسخرائے لہجے میں کہا

دوپٹہ اب اس کے قدموں میں آ گرا تھا

کرب زدہ اور کملائے سے چہرے کے ساتھ

وہ حسین شہزادی اپنوں کے ساتھ شکوہ کناں تھی

احتشام صاحب کو بے دردی سے قتل کر دیا تھا

ان کے سینے پر دو فائر کیے گئے تھے

ان کا خون اب بیڈ پر بچھی بیڈ شیٹ کو بھی رنگ چکا تھا

بڑے ابو!

اٹھیں ناکب سے بلا رہی ہوں

ایک آپ ہی تو ہیں جو مجھے سنتے ہیں اب کیوں میرے ساتھ یہ ناانصافی کر رہے ہیں

ان کے بے جان وجود کو جھنجھوڑتے ہوئے وہ رو دی

بڑے ابو؟

اس نے چیختے ہوئے احتشام صاحب کے شانے پر سر رکھ دیا

وہ بے آواز رو رہی تھی

اس سے پہلے وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گرتی

مضبوط ہاتھوں نے اسے سنبھال لیا

اور انتہائی آہستگی اور نرمی کے ساتھ اس کا وجود اپنے ہاتھوں میں اٹھائے وہ سندس کے

کمرے کی جانب بڑھنے لگا

اس نے کسی کانچ کی گڑیا کی طرح اٹھایا ہوا تھا

گویا وہ سندس کے معاملے میں خود کو بھی ایک حد تک رکھنا پسند کرتا تھا

اسے بیڈ پر لٹانے کے بعد اس نے تائرانہ نگاہ کمرے میں دوڑائی جس کے بعد خود بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

!پرنسز

اس کی پیشانی سے بال ہٹا کر اس نے سرگوشی سے اسے مخاطب کیا

لیکن پھر وہ ڈاکٹر سے رابطہ کرنے کے لیے خود کمرے سے باہر چلا گیا

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرنے آ گئے تھے جس کے بعد انہوں نے سندس کو ذہنی سکون دینے کی تائید کر کے چلے گئے

ڈاکٹر صاحب کے مطابق سندس کو آدھے گھنٹے بعد ہی ہوش آ جانا تھا

لیکن یہ کچھ لمحے ہی سہی وہ اس کے پاس رہنا چاہتا تھا

کہتے ہیں عشق محبت اچھے خاصے انسان کو بھی ذلیل کروا سکتی ہے

اور شاید یہ مثال میرے لیے ہی تخلیق کی گئی ہے

سندس حیدر شاہ!

وہ یہ بات سندس کو بے ہوشی میں سنا رہا تھا یا خود کو اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا

تمہارے بڑے ابو کو نہیں بچا سکا لیکن میرا اپنی زندگی سے وعدہ ہے کے ایک دن ان کے قاتل کو عبرت ناک سزہ دوں گا

ان کے قاتل کی موت کو دیکھنے کے بعد ہر ذی روح کانپ اٹھے گی لیکن میں اس دن خوشی کے شادیانے بجانے کا حکم دوں گا

ایک علیشان جشن منقعد ہو گا اس دن لیکن فلحال اپنے دوست پلس شوہر کو اجازت دو

بعد میں ملاقات ہو گی جب تم اپنے ہوش و حواس میں میرے سامنے آؤ گی

اور میں بھی اپنی زندگی کو تب آسانی سے سمیٹ سکوں گا میں اپنی پرنسز کو ہر وہ خوشی دوں گا جس کی وہ مستحق ہے

وہ سندس سے زیادہ اپنے آپ کو تسلی دے رہا تھا

کے وہ سندس کو ٹھیک کر دے گا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے اوپر بلینکٹ درست کرنے کے بعد گہری نگاہوں سے

اس کے صبیح چہرے کو گھورنے کے بعد وہ دل کی ہاتھوں مجبور ہو کر سندس کے ماتھے پر

جھک گیا

محبت کی مہر ثبت کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل گیا

اس کا دل کر رہا تھا وہ سندس کو ابھی جھنجھوڑ کر ہوش میں لے کر اور پھر اس کا سارا دکھ درد

اپنے پاس بٹور کر رکھ دے

اور اس کی پرنسز بھی بغیر کسی کرب یا تکلیف میں زندگی بسر کرے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عمیر عباد سے کہو لیزا کو جلدی یہاں بھیج دے!

وہ عمیر سے مخاطب ہوا

عمیر نے کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھا

پر اس کا چہرہ کسی بھی جزبے سے پاک تھا

وہ اپنے احساسات کو چھپانے میں ماہر تھا

احتشام صاحب کے مردہ وجود کو دیکھنے کے بعد

پل بھر کو اس کا دل دھڑکا تھا

یا شاید احتشام صاحب کو دیکھ اسے کوئی المناک سانحہ یاد آیا

لیکن پھر وہ نارمل سے انداز میں چلتا ہوا

احتشام صاحب کے پاس گیا اور ان کے چہرے کو ڈھک دیا

بھوری آنکھیں سپاٹ تھیں

عمیر نے عباد سے بات کر لی تھی

جس کے بعد وہ کچھ پر سکون ہو کر لاؤنج میں آ گیا

عمیر نے اسے لاؤنج میں رکھے صوفے پر دراز ہوتے دیکھا

تو حیرانگی سے بولا

یہ وقت نیند پوری کرنے کا نہیں ہے حیدر !۔

اور انکل کی تدفین جلد سے جلدی ہونی چاہیے

ورنہ بات اور خراب ہو گی تم سمجھ رہے ہو نا میری بات کو؟

عمیر سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہمممم ! سمجھ رہا ہوں میں سب کچھ اور موت برحق ہے

آج وہ وفات پا چکے ہیں

کل میں یا تم ان کی جگہ پر ہوں گے

لیکن یہ دنیا کسی کے چلے جانے سے رک تھوڑی نا جاتی ہے

بھلے جانے والا انسان آپ کے زندہ رہنے کی وجہ ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن جو انسان ماں باپ کی موت کا صدمہ برداشت کر لیتا ہے پھر اس کے اندر موجود دل خود بخود ڈھیٹ بن جاتا ہے یا پھر اس کے اندر برداشت بڑھ جاتی ہے

اس لیے یہ سب عام سی باتیں ہیں

اس کے لہجے کو دیکھ کر عمیر کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں

وہ کتنی آسانی سے احتشام صاحب کی دل کو دہلا دینے والی موت پر تبصرہ کر رہا تھا

عمیر نے اسے گھورا

خیر میری باتوں کو چھوڑو تم اور احتشام صاحب کے سفر آخرت کی تیاری شروع کرو

وہ کندھے اچکاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

عمیر نے محض تاسف سے اسے جاتے دیکھا

کیا وہ پھر سے کراچی شفٹ ہو گیا ہے؟

لیزا نے عباد سے پوچھا

نہیں!

اور اگر ہوئے بھی ہیں تو مجھے نہیں پتا

تم انہیں سے پوچھ لینا

اب چلو اندر

عباد نے تیکھی نگاہوں سے اسے دیکھنے کے بعد گھر کے اندورنے حصے کی جانب رخ

کیا

لیزا اس کے ساتھ ہی ہم قدم تھی

عمیر! سب ٹھیک تو ہے؟

عباد نے فکر مند لہجے میں پوچھا

ہاں سب ٹھیک ہے تم آؤ میرے ساتھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور

لیزا تم حیدر کے کمرے میں جاؤ

انتظار کر رہا ہے وہ تمہارا

عمیر نے عباد سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے کہا

جو آنکھیں سکیڑ کر دونوں کو دیکھنے میں مصروف تھی

تم دونوں مجھے اس شیر کے پاس اکیلے بھیج رہے ہو

اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا

وہ شیر تو ہے اس میں کوئی شک نہیں

لیکن تم جو بلی سے شیرنی بننے کی کوشش کرتی ہو نا

کسی دن جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گی ؟

عمیر نے سنجیدگی سے اسے باور کروایا

گویا عمیر نے اس کی مسکینی صورت کو دیکھ کر بھی احساس نہیں کیا تھا

اور کرتا بھی کیوں؟

وہ خود ہی دھڑلے سے حیدر سے ملنے کے لیے اکیلے ہی اس کے کمرے میں گھس جاتی تھی

یہ الگ بات تھی کے اس حرکت کے بدلے میں حیدر اس پر خوب لعن تعن بھی کرتا تھا

پر وہ کہاں باز آنے والوں میں سے تھی

دو سن لیتی تھی تو ایک سنا بھی دیتی تھی

چاہے اس کے مقابل میں حیدر ہی کیوں نا ہو

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے

میں جا کر خود ہی اپنے دِفع کر لوں گی

ڈرپوک لوگ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سیل فون کو صوفے پر پھینکتے ہوئے اس نے دونوں کو لتاڑا اور بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی

عباد اور عمیر نے تاسف سے اس کو دیکھا اور آگے بڑھ گئے

گویا وہ دونوں اب اس کے روز روز کے ڈراموں سے تنگ آ چکے تھے

کاش میں اُڑ کر لندن واپس چلی جاؤں

یہی ہوتا ہے

جب ہم کسی سے سوچے سمجھے بغیر ہی محبت کر بیٹھتے ہیں

پتا نہیں کونسا بھوت سوار تھا

اس سفاک اور بے مروت انسان کے ساتھ دل لگانے کا

یہی سب سوچتے ہوئے وہ اس کے کمرے کے باہر پہنچ چکی تھی

گلاس ڈور ناک کرنے کے بعد

حیدر کی مخصوص سرد آواز

لیزا کی سماعتوں سے ٹکرائی

بُرے بُرے منہ بناتے اس نے کمرے میں قدم رکھا

پر اس کے بے مثال اور شاہانہ طرز سے سجے اس کمرے کو دیکھ کر وہ مسمرائیز سی ہو گئی

حیدر نے چھبتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اسے فراموش کیے کمرے کو یک ٹک دیکھنے میں مگن تھی

لیزا صاحبہ!

اس کے دھاڑنے پر وہ ہوش کی میں دنیا میں آئی

اور اس کی خونخوار آنکھیں اور غصے سے بھبوئے چہرے کو دیکھ کر سٹپٹا کر سیدھی ہو گئی

حکم۔۔۔

لیزا نے اس کو جواب طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے بے زاری سے کہا

سندس اوپر والے فلور پر جو فرسٹ والا روم ہے

اس میں موجود ہے

اور اس کی طبیعت ٹھیک نہیں

تم اس کا پورا پورا خیال رکھو گی

اور ہاں ایک اور بات پہلے میری بات کو کمپلیٹ ہونے دیا کرو

لیزا کے لب ہلتے دیکھ کر وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا

لیزا اب خاموشی سے اس کو سننے لگی

آج سے بلکے ابھی سے تم کراچی میں شفٹ ہو رہی ہو

اور جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی تم اس کے پاس رہو گی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہ کھڑکی کے سامنے گرے خوبصورت پردوں کو ہٹانے کے بعد لیزا کی جانب پشت کر کے کھڑا ہو گیا

لیکن اچانک سے ایسا کیا ہو گیا ہے

جس کی وجہ سے تم مجھے کراچی شفٹ ہونے کا آرڈر دے رہے ہو

اور تمہارے اس عمل سے سندس کی فیملی کیا سوچے گی

لیزا نے اسے تحمل سے سمجھانے کی کوشش کی

کیونکہ اسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا

جو بھی تھا وہ بھی ایک لڑکی تھی

اور سندس کو پہلی نظر دیکھنے کے بعد ہی وہ سمجھ گئی تھی کے وہ بہت معصوم اور سادہ سی لڑکی ہے

اس سب کے پیچھے خود کو ہلکان کرنے کی ضرورت نہیں

کے اس کی فیملی یا دنیا کیا سوچے گی اور

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مجھ سے زیادہ تمہیں اس کی خیر خواہ بننے کی بھی ضرورت نہیں

"اب تم جا سکتی ہو یہاں سے

سخت اور سرد مہر لہجے میں اس نے کہا

گویا اس نے بات ہی ختم کر دی

اور اب سیل فون پر کسی سے بات کرتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

دل ہی دل میں لیزا نے اسے خوب گالیاں بکی

اس کے سامنے تو وہ کبھی خواب میں گالیاں نہیں بک سکتی تھی

تو اس لیے دل ہی دل اپنا یہ مشغلہ استعمال کر لیتی تھی

جب اس کے دل کو تسکین پہنچی

تو پھر اس نے سندس کے کمرے کا رخ کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر!

احتشام صاحب کی تدفین کب تک کرنی ہے

عمیر نے اس کے پاس آکر پوچھا

اگلے آدھے گھنٹے میں سب کام نپٹا لو پھر میت کو قبرستان لے چلیں گے

اب تم جاؤ یہاں سے میں بھی نیچے لاؤنج میں ہی آتا ہوں

سگریٹ کو بوٹ تلے مسل کر اس نے کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوش میں آنے کے بعد وہ حواس باختہ سی کیفیت میں تھی

چند لمحے تو صرف اس نے چھت کو گھورتے ہوئے گزار دیے

جس کے بعد اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آہستہ آہستہ سب ہی منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے

اس کی آنکھوں میں پہلے تڑپ پھر کرب کا سایہ لہرایا

پھر خفگی اور غصہ نمودار ہوا اور آخر اس کی پر کشش سیاہ آنکھوں میں ڈھیر ساری نمی جمع ہونے لگی

اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں

اور سر کو تکیے پر پٹخنا شروع کر دیا

لیزا نے اس کی غیر ہوتی حالت دیکھی تو اس کی جانب لپکی

!کیا ہوا اسندس

تم ایسے رو کیوں رہی ہو

اسے پاگلوں کی طرح روتے دیکھ کر لیزا اوسان خطا ہونے لگے

وہ اپنی تمام تر ہمت جتا کر اسے قابو کرنے کے چکر میں ہلکان ہوتی جا رہی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پر سندس اس کی سن کب رہی تھی

اس کی گرفت سے خود کو آزاد کرواتی وہ گلاس ڈور کی جانب بھاگی

اس کے سر پر ہمیشہ موجود رہنے والا دوپٹہ آج پہلی بار غائب تھا

احتشام صاحب کے کمرے میں جانے کے بعد اس نے خالی کمرا کو دیکھا

اب وہ کملائے سے انداز میں سیڑھیاں پھلانگی ہوئی ی اس وسیع لاؤنج میں داخل ہوئی ی

احتشام صاحب کی میت اس کی آنکھوں کے سامنے موجود تھی

لیزا بھی دوڑتے اس کے پیچھے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی ی

لاؤنج میں ایک دو ہی خواتین موجود تھیں

جو قران پاک کی تلاوت کرنے میں مشغول تھیں

وہ گرنے کے انداز میں احتشام صاحب کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی

آنسوں متواتر اس کے روئی جیسے نرم ملائم گالوں پر بہتے چلے جا رہے تھے

وہاں موجود خواتین نے افسوس اور ہمدردی سے اس کو افسردگی سے دیکھا

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

اپنے کمرے میں واپس آنے کے بعد اس نے لاؤنج میں کسی کے رونے کی آواز سنی

یہ آواز وہ کیسے بھول سکتا تھا

صرف یہی آواز تو اسے زندہ رہنے پر مجبور کرتی تھی

اسی آواز اور شخصیت کے لیے وہ زندہ تھا

وہ چاہ کر بھی خود کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا

کیونکہ اسے سندس کے لیے اور اس کی حفاظت کرنے کے لیے جینا تھا

کھڑکی کھولنے کے بعد وہ تھوڑا سا جھک کر لاؤنج کی طرف جھانکنے لگا

سندس کو ڈھونڈنے کے لیے اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی

وہ سامنے ہی تو بیٹھی ہوئی ی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اپنی عزیز جان ہستی کے بچھڑ جانے کا کرب اور دکھ حیدر شاہ سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا

پر وہ تو ایسے بنا ہوا تھا

جیسے یہ سب اس کی نظروں میں عام سی بات ہے اس کے دل میں اگر تکلیف ہو بھی رہی تھی

تو صرف اور صرف اس وجہ سے کے سندس رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہے

وہ بے تحاشہ رو رہی تھی

وہ بے قراری سے کمرے سے باہر آیا اور سیڑھیاں عبور کرتا

آخری تین چار سیڑھیوں پر اس نے بڑھتے قدموں کو روک دیا

اور اب جینز کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے تاسف زدہ نگاہوں سے سندس کو گھورنے لگا

اس کی آنکھوں میں بیک وقت خفگی بھی در آئی تھی

یہ خفگی اس وجہ سے تھی کے سندس نے رو رو کر خود کو غنودگی میں دھکیلنا شروع کر دیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے سیل فون پر لیزا کا نمبر ڈائل کیا وہ آسانی سے لیزا کو سندس کے پاس بیٹھے دیکھ سکتا تھا

فلحال وہ سندس کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا

اس لیے اس نے لیزا کو کال کی

بولو؟

لیزا نے دبی دبی آواز میں اس سے استفسار کیا

اور ساتھ ہی سندس کے شانے پر ہاتھ پھیرنے لگی

اس کو کوئی دوپٹہ اوڑھ دو

اور کچھ بھی کر کے اسے یہاں سے لے جاؤ فلحال

یہ سیڑھیاں چڑھنے کی حالت میں نہیں ہے

اسے میرے کمرے میں لے کر جاؤ

اور اگلے بیس منٹ میں یہ کام ہو جانا چاہیے

بات مکمل ہونے کے بعد اس نے کال کٹ کر دی

لیزا کے دل میں تیر سا چبھا تھا

حیدر شاہ کے لہجے اور انداز کو سن کر وہ کتنی آرام سے بات کر رہا تھا

لیزا دم۔بخود ہو کر رہ گئی

جس لڑکی کے لیے اس نے اپنا سکون چین تک برباد کر رکھا تھا

اسے روتے تڑپتے دیکھ کر بھی وہ اس کو تسلی کے چند بول بھی کہنے نہیں آیا

!تم میری سمجھ سے باہر ہو حیدر شاہ

آنسوں صاف کرتے ہوئے اس نے کرب سے سوچا

اور سندس کے ساکت وجود کو ہلانے لگی لیکن

وہ بے حوش ہو چکی تھی

بمشکل اس نے سندس کو چند اور خواتین کی مدد سے اٹھایا

اور حیدر شاہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی

✿✿✿✿✿✿

احتشام صاحب کی تدفین ہو چکی تھی

محض چند ہی افراد نے جنازہ نماز میں شرکت کی تھی

یہ واضح طور پر پولیس کیس تھا

لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کے پولیس کے کسی بھی قسم کے جھنجھٹ میں پڑ ا جائے

احتشام صاحب کے قاتل کو وہ بہت اچھے سے جانتا تھا

اس لیے اب وہ صرف اور صرف سہی موقع کے تلاش میں تھا

جس کے بعد اس نے اپنی طرف سے پتے پھیکنے تھے

اور شئے اور مات کا فیصلا بھی آخر میں حیدر کو ہی کرنا تھا

....

سندس!

اٹھو کھانا کھالو تھوڑا سا

لیزا نے اسے زمین پر بچھے ایرانی طرز کے خوبصورت کارپٹ پر بیٹھے دیکھا تو اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے رسان سے بولی

جواب ندارد

لیزا نے تاسف سے اس کے سپاٹ اور کرب زدہ چہرے کو دیکھا

سندس؟

اس نے پھر سے کہا

پلیز مجھے اکیلے چھوڑ دو کچھ وقت کے لیے

اس کی طرف دیکھے بغیر ہی وہ سرد لہجے میں بولی

پر تم اکیلے رہ کر کیا کرو گی؟

اس نے فکر مند لہجے میں کہا

لیزا پلیز!

ہاتھ اٹھاتے ہوئے اس نے لیزا کو بھیگی آواز میں کہا

اس نے بھی بغیر کسی بحث کے کمرے سے باہر کا رخ کیا

ادھر آؤ عباد!

سندس کے کمرے سے باہر نکلتے ہی اس نے لان کا رخ کیا

عباد کو لان میں داخل ہوتے دیکھ کر اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا

وہ جو سمجھ رہا تھا کے آج اس لیزا نامی لڑکی کی عجیب و غریب باتیں سننے سے بچ جائے گا

لیکن اب وہ اپنی سوچ پر جل بھن کر گیا

اور دنیا جہاں کی بے زاری چہرے پر سجائے لیزا کے پاس گیا

تم مجھ سے چھپتے کیوں پھر رہو ہو؟

اپنے سنہری بالوں میں مرمری ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے تیکھے چتوں سے پوچھا

میں تم سے چھپ نہیں رہا تھا

بلکے جان چھڑا کر بھاگ رہا تھا

عباد نے اس کی بات کی تصیح کی

لیزا نے خفگی سے اسے گھورا

یہ جو تم اس کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے لگے ہونا

بس اسی صحبت کا اثر ہے اور کچھ نہیں

لیزا نے ہاتھ نچا نچا کر گویا افسوس کا اظہار کیا

کس کے ساتھ ہوتا ہوں میں؟

اور یہ تم کس کے بابت بات کر رہی ہو؟

عباد نے اس کی گہرے آنکھوں میں اپنی زہانت سے بھرپور سیاہ آنکھیں گاڑھتے

ہوئے پوچھا

وہی تمہارا ظالم، بے رحم، اور سفاک سر

میرا دل تو چاہتا ہے اس سر کے ساتھ اپنا سر پھوڑ ہی دوں

پر ایسی قسمت کہاں!

اور بھلا کون اس کا مقابلہ کر سکتا ہے

لیزا نے پھر سے حیدر کی ذات پر تاک تاک کے تیر پھینکے

عباد یک دھک سا منہ کھولے

اس کی زبان درازی پر پہلو بدل کر رہ گیا

یہ جو تم اس قدر منہ پھٹ ہوتی جا رہی ہو نا

ایک دن جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گی اس لیے میں پہلی اور آخری بار کہہ رہا ہوں اس سے

دور رہو

اور اس کے لیے ایسے القبات استعمال کرنا بھی بند کر دو

عباد نے اسے مفید مشورے سے نوازہ

!ہو گئے تم شروع

وہ عمیر کم تھا کیا مٹھو کی طرح اس کی زبان بولنے لگ گئے ہو

اب تو تم بھی مٹھو کی مینا بننے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہو

لیزا نے آنکھیں سکیڑ کر جل کر کہا

ایک منٹ مٹھو تو عمیر ہے سمجھ بھی آگیا لیکن

یہ مینا کس کو کہہ رہی ہو؟

عباد نے تھوڑی سہلاتے ہوئے الجھن بھری نگاہوں سے اسے دیکھا

عباد میرے پیارے دوست تم اتنے دماغ سے پیدل کب سے ہو گئے

اب ظاہر سی بات ہے مٹھوا گر عمیر کو کہہ رہی ہوں

تو مینا تم ہی ہوئے نا

لیزا نے اپنا قہقہہ ہونٹوں تلے دباتے ہوئے سنجیدگی کے سارے رکارڈ توڑتے ہوئے کہا

!تم انتہائی فضول قسم کی لڑکی ہو لیزا

عباد نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتے ہوئے واک آؤٹ کر گیا

جب کے وہ ہاتھوں کو جھلاتی ہوئی ی پر سکون ہو کر لان میں موجود چیئر پر بیٹھ گئی

آنکھوں میں پھر سے مخصوص سی چمک سمٹ گئی تھی

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

سر! آپ نے مجھے بلایا؟

وہ اس کے آفیس میں داخل ہوتے مودب انداز میں بولا

ہاں عباد آ جاؤ!

لیپ ٹاک کے کیبورڈ پر اس کی انگلیاں بڑی تیزی سے چل رہی تھیں

عباد سامنے رکھی چیئر پر جگہ بناتے ہوئے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا

ان دونوں لڑکوں کے حال دو؟

اس دن کے بعد کچھ اور بھی راز فاش کیے یا

پھر اب بھی خاموش ہیں

لیپ ٹاپ کی اسکرین سے اپنی بھوری نظریں ہٹا کر اس نے سپاٹ لہجے میں کہا

فان رنگ کی شرٹ پر بلیک رنگ کی جینز میں وہ عام دنوں سے زیادہ نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا

عباد نے اس کے وجیہہ اور کسرتی سراپے سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے ہوئے بات کا آغاز کیا

سر! دونوں ہی ڈھیٹ ہڈی ثابت ہوئے ہیں

اس دن کے بعد سے دونوں نے صرف تمام تر تشدد کو برداشت کیا ہے

لیکن اپنی زبان پر موجود قفل کو نہیں توڑا

عباد نے رسان سے کہا

پھر تو اچھی بات ہے یہ میں نے ان سے کہہ دیا ہے

وہ کل ہیلی کاپٹر کے زریعے ان دونوں کو کراچی پہنچا دے گا

انہیں پہنچنے دو کراچی پھر میں دیکھتا ہوں دونوں کو

اور تم حوال دو نئے تازے عمیر آج صبح سے غائب ہے وجہ؟

تھوڑے تلے ہاتھ ٹکاتے ہوئے بے تاثر لہجے میں عمیر کے بابت دریافت کر رہا تھا

سر! اس نے کہا کوئی ضروری کام ہے جس کی وجہ سے اسے اسلام آباد جانا ہو گا

اور آج صبح ہی اسلام آباد روانہ ہوا ہے

عباد نے آہتسگی سے جواب دیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!اوکے دین اب تم جا سکتے ہو

عباد سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا

عباد سر ہلا کر کھڑا ہو گیا

اور وہاں سے چلا گیا

✾ ✾ ✾ ✾ ✾ ✾ ✾

اللہ پاک کی طرف سے جب ہم پر کوئی آزمائش آتی ہے

تو ایک اچھے مسلمان کا فرض ہے کے وہ صبر و تحمل سے اس آزمائش کا ڈٹ کر مقابلا کرے

تم خود کو وقت اور حالات کے آگے جھکنے پر مجبور کر رہی ہو

کتنی بری بات ہے یہ

!اس لیے کہہ رہا ہوں اٹھو اور نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرو

انجان نمبر سے اس کے سیل فون پر یہ مسیج موصول ہوا تھا

بمشکل کل سے اس نے خود کو سنبھالا ہوا تھا

اور ضبط پھر سے ٹوٹنے کو تھا

اس کی آنکھوں میں کرب تکلیف خفگی اور آخر میں غصے کے عنصر نمودار ہوئے

"یہ سب جو تم میرے ساتھ کر رہے ہو نا قیامت کے روز اللہ پاک تم سے اس سب کا الگ

!سے حساب لیں گے

اس نے تیزی سے ٹائپنگ کی اور اس اجنبی نمبر پر ٹیکس بھیج دیا

اس کی سیاہ پرکشش آنکھوں میں غم و غصہ تھا

اور ہاتھ کی پشت سے اپنے گالوں سے سفید موتی صاف کیے۔۔۔

اس انجان انسان نے اس کے ٹیکس کا کوئی جواب نہیں دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جس پر اس کا پارہ مزید ہائے ہوا

ناگواری اور بے زاری سے اس نے سیل کو گھورا اور مرمری پاؤں میں سلپر زاڑستی

ہوئی ڈریسنگ روم کی جانب

بڑھی

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

کیا وہ ٹھیک ہے اب؟

لیزا کو سپاٹ لہجے میں اس نے مخاطب کیا

مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو

جب اتنی ہی محبت ہے اس سے تو اس کے پاس جاؤ نا

اس کی دل جوئی کرو

اسے اپنے ہونے کا احساس دلاؤ

لیزا ابھی جو اتنی دیر سے بھری پڑی تھی

آخر پھٹ پڑی

ہزار بار کہا ہے میں نے کے جتنا پوچھا جائے اتنا ہی جواب دیا کرو

اس نے سخت گیر انداز میں کہا اور ساتھ ہی ناپسندیدہ نگاہوں سے لیزا کو گھورنے لگا

کوئی انسان اپنے عزیز جان ہستی کے بچھڑ جانے سے خوشی میں بھنگڑے توڑا لنے سے رہا

اس نے استہزائیہ انداز میں ہنس کر کہا

میں اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں

وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

گویا وہ سوال اسے کرتا تھا تو لیزا جواب ہمیشہ زیڈ ہی دیتی تھی

اس بات کو لے کر غصہ تو آنا ہی تھا

طبیعت بھی ٹھیک ہے لیکن اس حسین دوشیزہ کو میری حسد بھری نگاہوں سے بھی چھپا ہی لو تو بہتر ہو گا اور میں تو پہلے سے تمہیں وارن کر رہی ہوں

لیزا نے سنجیدگی سے کہا

وہ گردن گھما کر اس برائے راست اس کی گرے آنکھوں میں شعلا بار نظروں سے گھورنے لگا

اس سے دور رہنا لیزا

چاہے تم نے مزاق میں بھی یہ بکواس کی ہے لیکن پھر بھی اس کے سامنے کبھی کوئی بکواس یا فضول قسم کی باتیں کرنے سے گریز کرنا

وہ اس دھیمے پر سخت لہجے میں غرایا

تمہیں مجھ سے اپنی محبت چھپانی چاہیے حیدر شاہ۔

نجانے کیوں وہ ایک ہی بات پر بضد تھی

حیدر کے چہرے پر چھائے اطمینان پر رتی برابر بھی فرق نہیں آیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گویا اسے لیزا پر پورا یقین ہو کے وہ اس کی سندس کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی

پنک ٹاپ اور بلو جینز میں اس کا نازک سراپا نمایاں تھا

لیکن حیدر تو اس کے چہرے کو محضوظ آنکھوں سے گھور رہا تھا

ایسے بغیر پلکیں جھپکائے اگر مجھے گھورتے رہو گے تو ہو سکتا ہے تمہارا پتھر دل بہک جائے

شاہ صاحب!

وہ شرارتی لہجے میں میز پر ہاتھ ٹکا جھکی اور اس آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لہرانے لگی

گویا اسے شبہ ہو کے حیدر اسے ہی دیکھنے میں کھو گیا ہو

میری ٹیسٹ لیزا نہیں ہو سکتی

اس کے مرمری ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے ہٹا کر وہ محضوظ انداز میں بولا

بلکل لیزا کے لیے تو دنیا کا حسین ترین لڑکا بھی فضول لگتا ہے تمہاری اتنی ہمت بھی نہیں

کے مجھ سے عشق محبت کرتے پھر ویسے بھی تمہارا ٹیسٹ بھی ٹھیک ہی ہے پر لیزا پھر بھی

بے مثال ہی رہے گی

وہ محض اسے چڑانے کے لے لیے ہانک رہی تھی

نکلو میرے آفس سے ابھی کے ابھی میں نے پہلے بھی کہا تھا مجھے جو دل میں آئے کہو

لیکن اس کا نام بھی نہیں لینا پر تم سدا کی ڈھیٹ واقعی ہوئی ی ہو میں ہی جو کچھ زیادہ خوش فہم ہو گیا تھا

وہ غصے میں کہہ کر خود بھی سیل فون میں مصروف ہو گیا

تجھے شاید پیار کی زباں سمجھ میں نہیں آتی؟

اپنی مضبوط کلائی سے رسٹ واچ اتارتے

اس نے نخوت زدہ لہجے میں کہا

سامنے کرسی پر بیٹھا رسیوں میں جکڑا وجود خوف کی شدت کے مارے سر کو مسلسل نفی میں ہلانے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

او تو تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟

چلو ٹھیک ہے میں یہ ٹیپ اتار دیتا ہوں

کس نے یہ ٹیپ لگائی ہے تمہارے لبوں پر؟

اس ظالم کے چہرے پر مصنوعی ہمدردی اور رحم دلی کی رمق چمکنے لگی

پر وہ سیاہ فام لڑکا خوف کے مارے چیئر کو پیچھے دھکیلنے لگا

گویا وہ اس سفاک انسان سے کسی قسم کی رحم دلی کی توقع نہیں رکھتا تھا

اب یہاں سے ہلنا نہیں سمجھ میں آئی میری بات؟

اس کے سامنے جھکتے ہوئے وہ سرگوشی سے بولا

سیاہ فام لڑکے نے جھٹ سے سر کو اثبات میں ہلایا

!شاباش

چلو اب اچھے بچوں کی طرح مجھے مزید بکواس کرو

یا پھر کارل نے جو کچھ تم سے ڈسکس کیا ہے وہ بتا دو

شرٹ کی آستین فولڈ کرتے ہوئے اس نے نرمی سے کہا

مجھے صرف اتنا پتا ہے وہ اس لڑکی کو تم سے چھیننا چاہتا ہے بس!

سیاہ فام لڑکے نے تھوک نگلتے ہوئے آدھا سچ بتایا

اور یہی چیز اسے بھاری پڑی تھی

اس کا ہاتھ اٹھا اور ایک ہی وقت میں تین چار تھپڑ اس لڑکے کے منہ پر جڑ دیے

وہ لڑکا کراہنے لگا

سچ کہہ رہا ہوں

کارل نے صرف اتنا ہی میرے سامنے کہا تھا

اس لڑکے نے اس سے آگے تڑپ اٹھا

کیا کہا تھا میں نے ابھی

کے جو کچھ اس نے تمہارے ساتھ ڈسکس کیا ہے وہ سب بتاؤ

اس لڑکے کے بالوں پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے وہ دھیمے لہجے میں غرایا

اور ایک زوردار مکا اس ناک پر مارا جس سے اس لڑکے کا نچلا ہونٹ پھٹ چکا تھا

میں سچ کہہ رہا ہوں

مجھے بخش دو

لڑکے نے اس کے بھاری بوٹوں پر ہاتھ رکھنا چاہا

وہ سرعت سے پیچھے کی جانب ہوا

!جلدی کانچ کے زرے لے کر آؤ

اپنے ساتھ کھڑے عباد سے کہہ کر وہ واپس اس لڑکے کے قریب گیا

!آخری بار پوچھ رہا ہوں جو

بتاؤ کارل کا آگے کا لا عمل کیا ہے؟

وہ ماتھے پر بل ڈالے تفاخر زدہ آنداز میں غرایا

" میں نہیں جانتا

اس لڑکے نے ثابت کیا تھا کے اسے اپنی زندگی پیاری نہیں

ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے عنابی ہونٹوں پر رینگ گئی

!ٹھیک ہے ایسے تو ایسے سہی

اور یہ کہتے ہی اس نے کانچ کے ٹکڑے اس سیاہ فام لڑکے کی آنکھوں میں دے مارے

پل بھر کو عباد کا دل بند ہونے کو تھا

اس سیاہ فام لڑکے کی آنکھوں سے خون کا پھوارا نکلنے لگا

وہ لڑکا تڑپ رہا تھا رسیوں کی جکڑ سے اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانا چاہتا تھا

پر افسوس کے وہ عظیم ترین

ظالم سفاک اور بے رحم انسان کی قید میں تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اب بتاؤ کارل کا آگے کا لا عمل کیا ہے

اس کے ہونٹوں پر محضوظ کن مسکان رقصاں تھی

وہ نیکسٹ ویک پاکستان آرہا ہے

جس کے بعد وہ سب سے پہلے اس لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بنانا چاہتا ہے اور اس کے بعد وہ

تمہیں مار ڈالنے کا پلان طے کر رہا تھا

وہ لڑکا اب پٹر پٹر اے ٹو زی تک سب اگلنے لگا

اس کی باتیں سننے کے بعد حیدر شاہ کی پیشانی پر لاتعداد بل نمودار ہوئے پر فلحال اس نے

مٹھیاں بھینچتے ہوئے جینز میں چھپا چھوٹی سائیز کا پسٹل باہر نکالا

اور اس لڑکے کے سینے پر تین چار گولیاں اتار دیں

سر!

عباد نے اسے ٹشو پکڑائے وہ اپنے خون سے رنگے ہاتھوں کو صاف کرتا

ہوا اس ہیبت ناک کمرے سے باہر نکل گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے اس کی تلقین میں کمرے سے باہر کا رخ کیا

میں گھر جا رہا ہوں تمہاری بھابھی سے آج باضابطہ ملاقات ہو ہی جانی چاہیئے آج

پھر ملتے ہیں

وہ جیکٹ پہنتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا

عناد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے رخصت کیا

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

سوئیٹی! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

لیزا نے اسے لان میں تنہا ٹہلتے ہوئے دیکھا تو پوچھ بیٹھی

کچھ نہیں بس ایسے ہی سوچ رہی ہوں کل واپس اسلام آباد چلی جاؤں

بے تاثر لہجے میں اس نے کہا

لیزا نے اس کے اندر کا خالی پن بڑی شدت سے محسوس کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب کے سندس نے آپنے آنسوں پر بند باندھ رہی تھی

جو کے کب سے پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آنے کو بے قرار تھے

تمہیں اسلام آباد جانے کی کیا ضرورت ہے تم یہاں بھی تو رہ سکتی ہو نا!

لیزا نے اس مرمری ہاتھ تھامتے ہوئے پیار سے کہا

یہ گھر میرا نہیں!

اور کسی اجنبی کے گھر میں رہنا اس چیز کی اجازت میرا ضمیر مجھے نہیں دیتا

اس نے تلخی سے مسکراتے ہوئے لیزا کو باور کروایا

یار جب تک اس گھر کا مالک تمہیں خود سے کہہ نا دے یہ گھر چھوڑنے کو تب تک تم یہی پر رہو نا

لیزا نے اس آہستگی سے سمجھانا چاہا

لیکن میں نے فیصلا کر لیا ہے کل صبح ہی میں یہاں سے چلی جاؤں گی

اس نے حتمی اور دو ٹوک کہا

کہاں جاؤ گی پھر ؟

لیزا نے سرسری سا پوچھا

پتا نہیں کہاں جاؤں گی

لیکن یہاں سے ضرور چلی جاؤں گی

اس سب کو چھوڑو تم سناؤ تم یہاں کیسے ہو

میرا مطلب ہے تم تو اسلام آباد میں تھیں نا

سندس نے مشکوک نظروں اسے دیکھا

یہ گھر میرے انکل کے بیٹے کا ہے!

لیزا نے مضبوط لہجے میں جواب دیا

اوا چھا!

سوری لیزا اگر تمہیں میری کوئی بات بری لگی تو

میں تو بس اس لیے پوچھ رہی تھی کیونکہ تمہارا یہاں اچانک پہنچ جانا مجھے ٹھٹکنے پر مجبور کر رہا تھا

اس نے فورن سے ندامت زدہ انداز میں کہا

!کوئی بات نہیں چلو اندر چلیں

کل سے کچھ نہیں کھایا تم نے تھوڑا سا کچھ کھا لو

لیزا نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے پیار سے کہا

اور دونوں ہی اس محل نما گھر کے اندورے حصے کی جانب بڑھ گئیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

موسم ابر آلود تھا

چڑیوں کی چہچہاہٹ اسے بے زار کرنے کے لیے کافی تھی

کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا اسے منہ چڑانے پر مجبور کر رہی تھی

سلکی بال آبشار کی طرح اس کی پشت پر احاطہ کیے ہوئے تھے جنہیں سمیٹنے کا اسے ہوش نہیں تھا

وہ تو گم صم سی بیڈ پر آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی

پھر اسے احساس ہوا کوئی دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا ہے

مخصوص سی پرفیوم کی خوشبو اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کرنے لگی

دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں

بند آنکھوں سے سفید موتی رواں ہونے لگے

اس کی سسکیاں بندھنے لگیں

اس نے اپنی سسکیوں کا گلہ نہیں گھونٹا

تو کیا وہ صرف مجھے خوابوں میں ہی میسر ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

صرف نکاح کرنے کا شوق تھا موصوف کو

ظالم انسان

وہ بڑبڑا کر رہ گئی

....

اسلام علیکم!

کمرے میں داخل ہوتے ہی لیزا نے سر سری سی نگاہ سب پر دوڑائی

عباد اور عمیر نے بے زاری اس کے پھولے ہوئے چہرے کو دیکھا

جواب بلکل حیدر شاہ کے سامنے بیٹھ چکی تھی

وہ اب بھی عمیر پر اپنی بھوری آنکھیں جمائے ہوئے تھا

وہ نا ہی کچھ کھا رہی ہے اور نا ہی اپنا خیال رکھ رہی ہے

اور اب اس کے دماغ میں یہی بات سوار ہے

کے اسے کل صبح ہی اس گھر سے جانا ہے

لیزا نے پشت چیئر سے ٹکاتے ہوئے حیدر کے سپاٹ چہرے کو آنکھوں کے حصار میں لیا

پنک لانگ شرٹ اور وائٹ ٹائٹس میں وہ خفا خفا سی لگ رہی تھی

عباد اور عمیر بھی اب خاموش تماشائی بنے باری باری لیزا اور حیدر کی جانب دیکھ رہے تھے

!عباد

میرے خیال میں آگے اب کیا کرنا ہے یہ تم دونوں اچھے سے جانتے ہو

اور اگر پھر بھی کوئی بات سمجھ میں نا آئے تو رابطہ کر لینا مجھ سے

اور عمیر تم بھی اب عباد کی پوری مدد کرو گے

!باقی اللہ بہتر کرے گا سب

لیزا کی باتوں اور لیزا کی موجودگی کو نظر انداز کرتا وہ سنجیدگی سے عباد اور عمیر کو سمجھا رہا تھا

لیزا نے بھنائے ہوئے انداز میں پہلو بدلا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

عباد اور عمیر دونوں ہی اس کشادہ اور شاہانہ طرز سے سجائے گئے اس کمرے سے باہر جا چکے تھے

اب کمرے میں صرف وہ دونوں ہی رہ گئے

میں تم سے بات کر رہی ہوں!

اب بندہ اتنا بھی مغرور نا ہو

لیزا نے منہ بسورتے ہوئے اپنی دل کی بات کہہ ڈالی

اس میں مغرور ہونے کی بات کہاں سے آگئی

اور حیرت ہے مجھے تم

پر وہ انیس برس کی لڑکی تم سے نہیں سنبھالی جا رہی ہے لیزا

خشمگیں نگاہوں سے لیزا کو گھورتے ہوئے

وہ غصے میں بولا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میرے ساتھ جو کچھ تم کرتے ہو نا

میں تو چلو دل تم پر وار بیٹھی ہوں تبھی خاموش ہو جاتی ہوں

لیکن وہ تمہاری "بیوی" پوری کی پوری تمہاری کاپی ہے

اگر اس نے تمہیں تگنی کا ناچ نچایا تو کہنا

لیزا نے میز پر کہنی ٹکاتے ہوئے پر یقین انداز میں کہا

اور پیچھے کی جانب کھسکی

حیدر شاہ اس کے پر یقین لہجے کو دیکھنے کے باوجود بھی کندھے اچکا کر رہ گیا

گویا اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا لیزا کی باتوں سے

لیزا نے مٹھیاں بھینچ لی

اور بغیر کسی شعلہ بیانی کے غصے میں پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے نکلتی چلی گئی

اس نے کچھ دیر تک پر سوچ نظروں سے لیپ ٹاپ کی روشن اسکرین کو دیکھا اور چیئر کی

پشت سے جیکٹ اٹھا کر گھر کے اندرونے حصے کی جانب بڑھا

چہرے پر دنیا جہاں کی بے زادی اور ناگواری تاحال موجود تھی

❦❦❦❦❦❦

اس نے اپنی سیاہ پر کشش آنکھیں کھولیں

لیکن وہ کمرے میں وہ نہیں تھا

پر اس کی خوشبو پھر بھی تھی

نکاح کرنے کا شوق تھا صرف!

اس کے بعد میں مروں یا جیوں اسے کیا

یہی دکھ کرب اور غصہ اسے بار بار کسی زہریلے سانپ کی طرح ڈس رہے تھے

حیدر شاہ کے لیے نفرت کا گراف مزید بڑھا

سفید رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک میں ملبوس مرجھائے اور کملائے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی

بیڈ سے دوپٹہ اٹھانے کے بعد اس نے شانوں پر دوپٹہ پھیلایا

اور کھڑکی کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی ی

شام کے سائے اپنے پر پھیلانے لگے تھے

سرسبز لان میں چڑیوں کی سریلی آوازیں اب بھی گونج رہی تھیں

پرندے بھی اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے

اس نے بے بسی اور ترستی نگاہوں سے ان اڑتے ہوئے پرندوں کو دیکھا

گویا وہ بھی اپنے گھر کو یاد کر رہی تھی جہاں اس کے بابا امی اور بڑے کے ساتھ حسین یادیں باقی تھیں

پھر بہت سے آنسو اس کی سیاہ پرکشش آنکھوں میں جمع ہونے لگے

اس کے ضبط کا پیمانا لبریز ہوا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کھڑکی پر پردے گراتی ہوئی وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھی

سفید نرم رخسار ضبط کی شدت سے سرخ ہو رہے تھے

پنکھوڑی جیسے لب پھڑ پھڑا رہے تھے

ایک ایک کرکے سب کے چہرے اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے

احمر صاحب کو یاد کر کے اسے چیخ چیخ کر رونے کا دل چاہا

پر لبوں پر اپنے مرمری ہاتھوں کو جماتے ہوئے اس نے سسکیوں کا گلا گھونٹ دیا

ابو!

آپ سب نے میرے ساتھ ٹھیک نہیں کیا پہلے موم اور آپ نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا

اور اب بڑے ابو بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے

کیا میں اتنی بری ہوں میرے رب؟

وہ سرگوشی میں بول رہی تھی

کمرے میں موجود ہر ایک چیز اس شہزادی کو

دکھ میں دیکھ کر افسردہ سی ہو گئی تھی

اب پرندے بھی مایوسی سے اپنے گھروں کی جانب لوٹ رہے تھے

شام کا سایہ اب تاریکی کی صورت اختیار کر رہا تھا

خود ساختہ تنہائی میں اب اس کا دم گھٹنے لگا

گردن کو آہستہ سے سہلاتے ہوئے وہ کھڑی ہو گئی

اور اس سے پہلے وہ کمرے سے باہر نکلتی

کسی نے نرمی اور آہستگی سے اسے اپنے حصار میں لے لیا

اس کے وجود میں اٹھتی مخصوص خوشبو

سندس کو اور بکھرنے پر مجبور کر رہی تھی

اس کا دل چاہ رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اپنے سارے اندر کا غبار اور کرب اس کے ظالم اور سفاک انسان کے سامنے نکال دے

لیکن

پھر انا کی شدید لہر اس کے اندر دوڑ گئی

اور اپنے دل سے آتی آوازوں کو دبا کر اس نے پوری قوت سے اسے دھکا دینا چاہا

پر وہ ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں

اس کے سینے پر اپنے مرمری ہاتھوں سے دباؤ ڈالتی ہوئی ی

اس سے دور ہونے کی ناکام کوشش کی

اب کیوں آئے ہیں آپ؟

یہ دیکھنے آئے ہوں گے کے مر بھی گئی ہوں یا نہیں

تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے

آپ کی جان اب بھی نہیں چھوٹی میرے منحوس وجود سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ابھی تک زندہ ہوں میں

زہریلے لہجے میں کہ کر وہ اب زور زور سے ہنسنے لگی

حیدر کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا

اس پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اب وہ نرمی سے اس کے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

!شاہ! میرے بڑے ابو

اس کی شرٹ کو مضبوطی پکڑتے ہوئے اس نے آخر کار تڑپ کر سسکتے ہوئے کہا

پرنسز! ہمارے رب کو یہی منظور تھا

میں ہوں نا اپنی جان کے پاس

اس کے شانے پر تھپکی دیتے ہوئے اس نے کہا

جب کے بیک وقت سندس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک سمندر سا موجزن تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!بس کرو نا

اس کے ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد اب وہ اس کے گالوں پر بہتے سفید موتیوں کو چننے لگا

جب کے وہ اب بھی اس کے ساتھ لگی کھڑی تھی

حیدر شاہ کے اندر تک سرشاری سی پھیل گئی

سندس کو اپنے حصار میں لیے ہی وہ بیڈ کی جانب بڑھا

پانی پینا ہے؟

اس کے جھکے ہوئے چہرے پر سنہری نگاہیں جمائے اس نے پوچھا

!نہیں

نفی میں زور زور سے سر ہلا کر سندس نے انکار کیا

حیدر نے گہرا سانس ہوا میں سپرد کیا

پرنسز؟

اس کے خوبصورت اور سرخ چہرے پر سے بال ہٹاتے ہوئے وہ اس سے مخاطب تھا

لیکن وہ اپنے حواس میں ہوتی تو جواب دیتی نا

سندس کو اس کے مضبوط حصار میں ہی نیند آگئی تھی

حیدر نے محبت پاش نگاہوں سے اس کو دیکھا

پھر کسی کانچ کی گڑیا کی طرح اسے سمیٹ کر بیڈ پر لیٹا دیا

اور اس کے اوپر بلینکٹ درست کرتا ہوا صوفے پر جا کر بیٹھ گیا

وہ بھی اب کچھ حد تک پر سکون ہو گیا

تھا سندس کو دیکھ کر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

!عمیر

!بات تو سنو یار

عباد نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں عمیر کو مخاطب کیا

جو گاڑی ڈرائیو کرنے میں مگن تھا

خیرت۔؟

ایسی کونسی بات ہے جو تم اتنی آہستگی سے مجھے بتانا چاہ رہے ہو

عمیر نے مسکرائے لہجے میں کہا

!تم طنز کے تیر چلالو پہلے

عباد نے دانت کچکچا کر کہا

اچھا یار سوری اب بتاؤ کیا بات ہے؟

عمیر نے بمشکل اپنی قہقہہ کو بریک لگاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

یار آج سر نے اس لڑکے کی آنکھوں میں کانچ کے ٹکڑے گھسا دیے

اور تو اور جاتے جاتے بھی اسے بڑی بے رحمی سی قتل کر دیا

عباد نے اسے بتایا جب کے اس کے عباد کے بے یقین اور ساکت نگاہوں کو دیکھ کر عمیر کو بھی حیدر کی سفاکیت پر افسوس ہوا

اس کا روز کا معمول ہے

اور تم تو اس کے پرانے ساتھی ہو پھر بھی اس قدر رحم دل ہو

عمیر نے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا

عباد نے تاسف سے عمیر کو گھورا

گویا اسے بھی یے سب نارمل سی بات لگ رہی تھی

زیادہ نہیں سوچو اب

اس کارل نامی دوٹکے ہیرو کو کیسے سہی سلامت حیدر کے حوالے کرنا ہے اس پر غور کرو

عمیر نے سر جھٹکتے ہوئے اسے یاددہانی کروائی

انشااللہ! ہمیں کامیابی نصیب ہو گی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے پر یقین لہجے میں کہا

اور گاڑی میں خاموشی چھا گئی

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

حیدر ! مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے جلدی سے لاؤنج میں آؤ

عمیر نے اسے کال کر کے عجلت میں انے کا کہا

کیا ہوا ہے ؟

نیند خرگوش کے مزے لیتی سندس کو نرم گرم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا

کال پر نہیں بتا سکتا تم جلدی سے آؤ لاؤنج میں

عمیر نے اس پر زور ڈالا

اچھا ٹھیک ہے ابھی آتا ہوں !

کہہ کر اس نے سیل فون کو ہاتھ میں لیا سوئی ہوئی اپنی شہزادی کے پاس گیا

اور بے ساختہ اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی

!!مائن پرنسز

سرگوشی میں کہا گیا

اور شاہانہ چال چلتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل گیا

لیزا سمیت عباد اور عمیر بھی لاؤنج میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے

اسے لاونج میں داخل ہوتے دیکھ کر سوائے لیزا کے باقی سب کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی

جب کے لیزا پہلو بدل رہ گئی

سر! اس لڑکے نے ہمیں غلط انفارمیشن دی ہے

کارل نیکسٹ ویک نہیں بلکے کل رات اسلام آباد پہنچے گا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور اسلام آباد میں ہی اس نے اپنا ایک گھر خرید لیا ہے

عباد نے بغور اس کے وجیہہ چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

جیسے جیسے عباد تمام تر اطلاع اس کے گوش گزار کر رہا تھا

ویسے ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے

غصہ، ناگواری، سفاکی بیک وقت یہ سارے تاثرات اس کی آنکھوں میں جھلکنے لگے

کیا تمہیں پورا یقین ہے عباد؟

وہ سپاٹ اور سخت لہجے میں بولا

جی سر! میری انفارمیشن کے مطابق یہی سب سچ ہے عباد نے پراعتماد انداز میں کہا

وہ کچھ دیر چپ رہا

لیزا جب کے اس کے بدلتے تاثرات سے محضوظ ہو رہی تھی

سر! آگے کیا کرنا ہوگا اب؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے پھر سے کہا

فلحال اسے اڑنے دو

پاکستان کی رنگینیاں دیکھنے دو

یہاں کے ماحول میں لطف اندوز ہونے دو

پھر میں طے کروں گا کے اس کے پر کب کاٹنے ہیں

اور کب اس کی آزادی کو خود ساختہ قید میں بند کرنا ہے

اس کی آنکھوں میں پر اسرار سی چمک تھی

عنابی ہونٹوں پر بھی اس کی مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ رقصاں تھی

لیزا نے آنکھیں مزید بڑی کر کے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا

اس مسکراہٹ کے پیچھے چھپی

اس کی سوچ کو وہ اب بھی نہیں پڑھ سکی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد!

لیزا نے عباد کو کہنی ماری

وہ گڑبڑا کر تھوڑا سا اپنی جگہ سے کھسک کر عمیر کے ساتھ لگ کر بیٹھا

لیزا نے نا محسوس انداز میں اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھا

گویا یہ اشارہ تھا کے اب وہ اسے چھوڑے گی نہیں

عباد نے اسے سرے سے اگنور کر دیا

اس سے کیا بات کرنی ہے تمہیں؟

مجھ سے ہی کر لو!

حیدر کی بھاری گھمبیر آواز لاؤنج میں گونجی

عباد اور عمیر نے مسکینی صورت بنا کر لیزا کو دیکھا

میں نے کب کہا مجھے عباد سے بات کرنی ہے

اس نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا

جب کے اپنے سنہری بالوں کو ایک ادا سے جھٹکنے لگی

جہاں تک مجھے معلوم ہے تم اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں تک دے چکی ہو

وہ مزید بولا

اس کے لہجے میں ہمیشہ کی طرح سختی اور رعب زیادہ تھا

ایک تو اس کی بلے والی آنکھیں

وہ بڑبڑائی

!بلے کی نہیں تم چیتے کی کہہ سکتی ہو

لیزا کا تو منہ ہی کھل گیا

یے سامنے بیٹھا خوبرو سا لڑکا کس قدر ہوشیار تھا

لیزا کی بڑبڑاہٹ تو عباد اور عمیر نے بھی نہیں سنی ہو گی

جو اس کے ساتھ ہی بیٹھے تھے

لیکن وہ تو گویا اڑتے ہوئے پرندے کے بھی پر گن سکتا تھا

یہ لیزا صاحبہ نے دل میں سوچا

لیکن منہ سے صرف اتنا سا کہا

!تم بہت برے انسان ہو

لیزا آنکھیں سکیڑتے ہوئے گویا پھر سے اس کی نالج میں اضافہ کیا

!اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے تمہیں

وہ ڈھیٹائی سے بولا

لیزا نے عمیرا اور عباد کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو

!دیکھ لو اپنے اس سر کو

جو خود ہی اپنے منہ سے تسلیم کر رہا ہے کے وہ براترین انسان ہے

ان دونوں کو گھورنا بند کرو تم

اور اب تمہیں بھی کل سے ان کے ساتھ ہی اسلام آباد روانہ ہونا ہے آئی سمجھ؟

ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے وہ خوبصورت اور نفیس سے صوفہ پر پشت ٹکا کر بیٹھ گیا

اور ہاتھوں کو بھی صوفے کی پشت پر پھیلا دیا

لیکن میں کیوں جاؤں گی اسلام آباد؟

اس نے خشمگیں نگاہوں سے حیدر کو گھورتے ہوئے پوچھا

کیونکہ میں چاہتا ہوں تم اسلام آباد واپس جاؤ

جس کام کے لیے تمہیں کراچی بلایا گیا تھا

وہ کام اب میں خود ہی سرانجام دے دوں گا

لیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ کندھے اچکا کر بول رہا تھا

تم ایک غیر لڑکی کے ساتھ اس گھر میں اکیلے رہو گے؟

تفاخرزدہ لہجے میں کہہ کر لیزا کے ہونٹوں پر شیطانی اور تفاخر زدہ مسکراہٹ نمودار ہوئی ی

میں تمہیں کسی بھی سوال کے جواب دینے کا پابند نہیں ہوں

وہ سخت لہجے میں بولا

اس کا انداز بے لچک ہی رہا

لیکن اسلام تو کسی بھی مسلمان مرد کو ایک غیر لڑکی کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتا

!چچ چچ چچ

لیزا کے ہونٹوں پر سے مسکراہٹ دور ہی نہیں ہو رہی تھی

اسے اپنی زندگی پیاری نہیں ہے کیا؟

عباد نے عمیر کے کان کے قریب جا کر سرگوشی میں کہا ظاہر سی بات ہے اس کا اشارہ لیزا

کی جانب تھا

جو پٹر پٹر اپنی ہی ہانکے جا رہی تھ

اس سے پہلے میں تمہاری یے چلتی ہوئی زباں کے کئ ٹکڑے کر دوں یہاں سے گم ہو جاؤ لیزا

وہ دھیمے لہجے میں غصے سے بھرپور انداز میں غرایا

لیزا کا پھیکا تیر ٹھیک نشانہ پر جا لگا تھا

اس لیے ہاتھ جھاڑتی وہ کھڑی ہو گئ

اور اب اس کی ہیلز کی ٹک ٹک کی آواز لاؤنج میں تھوڑی دیر تک گونجتی رہی اس کے بعد بند ہو گئ

تم دونوں بھی جاؤ فلحال یہاں سے

پیشانی کو مسلتے ہوئے وہ سرد مہری سے بولا

عباد اور عمیر مودبانہ انداز میں سر ہلا کر وہاں سے چلے گئے

اس نے بھی صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا

بھوری آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھیں

اپنے سنہری بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ آنکھیں موند گیا

....

سر! کام ہو چکا ہے اور رات کی اہم میٹنگ بھی ہے واٹسن کے ساتھ

عباد نے جلدی جلدی میں اسے بتایا

ایک ناگوار اور سرد سی نگاہ اس نے عباد پر ڈالی

عباد! کیا تمہیں اتنا بھی نہیں معلوم کے میں اس وقت مانچسٹر میں نہیں بلکے پاکستان میں

موجود ہوں

وہ برہمی سے گویا ہوا

سر! لیکن مجھے لگا آج آپ لندن روانہ ہوں گے

عباد نے ڈرتے ڈرتے ہوئے پھر سے کہا

اور یہ خاص اطلاع تمہیں کس نے دے دی؟

چہرے پر ہنوز بے زاری اور سختی نمایاں تھی

!سوری سر

عباد اب ندامت زدہ انداز میں بولا

!آگے سے فضول سوال جواب سے گریز کرنا عباد

بھوری آنکھوں میں تنبیہہ تھی

جی سر! آگے سے آپ کو شکایت کو موقع نہیں ملے گا

عباد نے عام سے لہجے میں کہا

!سہی ہے اب جا سکتے ہو تم

!اور ہاں شام تک عمیر اور لیزا کو بھی یہاں سے لے کر جانا ہے اسلام آباد

مخصوص سرد لہجے میں کہتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا

آنکھیں اور چہرے پر پہاڑوں سی سختی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے حیرانگی اور سہمی نگاہوں سے اپنے سر کو دیکھا

جو پل میں تولہ اور پل میں ماشا کی مہاورے پر پورا اترتا تھا

جیکٹ کو ہاتھ کی مدد سے ٹھیک کرتا وہ گھر کے اندورنے حصے کی جانب بڑھا

نیند سے اٹھتے ہوئے ہی اس کے اوسان کچھ کچھ بحال ہوئے

بلیک اور ہاف وائیٹ امتزاج کے پینٹ شدہ اس کشادہ اور شاہانہ طرز سے سجائے گئے

اس کمرے میں وہ تنہا تھی

رات والا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی مووی کے سین کی طرح چلنے لگا

اور یہ سوچ جیسے ہی اس کے دماغ میں آئی

کے اس نے خود سے رات اس کے سینے پر سر ٹکا دیا تھا

خفت اور غصے کے مارے اس کے دماغ کی رگیں تن گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اتنی جلدی اس نے خود کو اس کے آگے بچھا کیوں دیا تھا

یہ سوچ اسے کسی زہریلے سانپ کی طرح اپنے وجود میں رینگتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی

کمرے کے باہر سے کسی کے بھاری قدموں کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

وہ جانتی تھی یہ آہٹ کس کے قدمو کی ہے

دوپٹے کو شانے پر پھیلانے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھی

مرمری پاؤں میں نازک سی چپل پہنی اور آگے بڑھنے لگی

لیکن تب تک وہ کمرے میں داخل ہو چکا تھا

اسلام علیکم!

گلے کو ہکارتے ہوئے اس نے سندس پر سلامتی بھجی

وعلیکم اسلام!

لٹھ مار والے انداز میں سلام کا جواب دیا گیا

سندس کے اکھڑے اکھڑے لہجے کو دیکھتے ہوئے وہ سارا ماجرہ سمجھ چکا تھا

لیکن پھر بھی کندھے اچکا کر گویا

ہوا

کیا تمہاری طبیعت اب بھی ٹھیک نہیں ہے؟

اس پاس جا کر وہ بولا

جب کے آنکھیں میں نرمی کا عنصر نمایاں تھا

اور اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت ہی رہا

حیدر شاہ صاحب! میں رات والے اس خرافات کے بعد بہت پیشماں ہوں

لیکن اس کا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا وہ سب میں بھول

جاؤں گی

بھلے میں آپ کے نکاح میں ہوں

لیکن زور زبردستی اور دھمکی سے آپ نے مجھے ڈرایا دھکایا اور اپنی ضد پوری کی وہ سب کسی صورت بھول جانے کے قابل نہیں

اس لیے آج کے بعد آپ اپنے راستے اور میں اپنے راستے

چہرے پر چٹانوں جیسی سختی لیے وہ تڑخ کر گویا ہوئی ی

حیدر شاہ کی آنکھوں میں جو ہلکی سی نرمی تھی

اب وہ بھی سرے سے غائب ہو چکی تھی

اور نرمی کی جگہ غصے نے لے لی تھی

یقیناً یہ لڑکی میرے لیے الٹی کھوپڑی کی ثابت ہوئی ہے

خود کے دل پر ملامت کرتے اس نے گہرا سانس ہوا میں خارج کیا

تم کبھی سدھر بھی سکتی ہو یا نہیں اور میں نے جو قدم اٹھایا ہے

اس پر زرا برابر بھی مجھے پچھتاوا نہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!لیکن اب تم خود پر کنڑول کر لو تو بہتر ہے سندس حیدر

ڈھکے چھپے الفاظ میں وہ اسے بہت کچھ باور کروا چکا تھا

اور جیکٹ اتار کر صوفے پر پھینک دی

میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں

برائے کرم اپنی یہ خود ساختہ قید سے مجھے رہائی دے دیں

میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں

اس کا انداز اور لہجہ مضبوط تھا

اس نے بھویں اٹھا کر اسے محض گھوری سے نوازا

گویا سندس کی خواہش اسے پسند نہیں آئی تھی

رہائی؟

قید؟

کہاں سے سیکھ لیے ہیں یہ الفاظ تم نے؟

اور خود کو جتنی جلدی اس ماحول کے سانچے میں ڈھال لو تمہارے لیے بہتر ہو گا

غصے کی شدید لہر کو دبا کر اس نے اب بھی نرمی سے کہا

یہاں رہتی ہے میری جوتی

آئی سمجھ اب مجھے یہاں سے دفع کرو جلد سے جلد

وہ چنگھاڑتے ہوئے گویا ہوئی ی

آنکھیں اور اس کے پھولے ہوئے گلابی گال سرخی مائل تھے

وہ مبہوت زدہ سا اس کے بھبوئے چہرے میں کھو سا گیا

جب کے آنکھیں اور عنابی ہونٹوں پر محضوظ کن مسکراہٹ نے قبضہ کر لیا تھا

میں نے کوئی مزاحیہ بات نہیں کی جس پر آپ کی مسکراہٹ ہی نہیں سمٹ رہی

اکتائے ہوئے لہجے میں اس نے تپتے ہوئے کہا

تو مطلب تم نے فیصلہ کر لیا ہے کے پیار اور محبت کی زباں کو تم نہیں سمجھو گی

قدم قدم اس کی پاس جانے لگا

مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رقصاں تھی

!مسٹر حیدر

مجھے کوئی شوق نہیں آپ کی نام نحاد محبت کا

وہ استہزاہیہ انداز میں ہنستے ہوئے بولی

!ٹھیک ہے پھر

!ایزیووش پرنسز

اب مجھ سے بھی کسی قسم کی رعایت کہ توقع اپنے اس دل اور دماغ سے نکال دو

حیدر شاہ نے آج تک کسی کے ترلے نہیں کیے

تم وہ واحد ہستی ہو جس کے آگے میں بے بس ہو جاتا ہوں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا

یادرکھنا اور آج کے بعد اگر تم نے یہ سب خرافات اور فضول قسم کی باتوں کو دماغ میں جگہ

دی تو انجام بہت برا ہو گا

اس کا اشارہ سندس کی ضد کی جانب تھا

جو وہ کب سے کیے جارہی تھی

کے اسے یہاں سے جانا ہے

مجھ پر رعب جمانے والے تم ہوتے کون ہو؟

بازو لپیٹتے ہوئے وہ آندھی طوفان کی طرح اس کے قریب گئی

اور یہی اپنا نقصان کروا کر بیٹھی

حیدر نے استحقاق سے بھرپور نگاہوں سے سر تا پاؤں تک اسکا جائزہ لیا

سفید رنگ کے چکن کے ڈریس میں ملبوس اسکے پھولے ہوئے گال

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جواب سرخ ہو چکے تھے

حیدر کو کوئی اسکارہے تھے

حیدر نے اسے معنی خیزی سے دیکھا

میں کون ہوں اس کو جواب مجھے لگتا ہے اب عملی طور پر دے دینا چاہیے دل فریب مسکان

لبوں پر سجائے وہ قدم قدم اس کے قریب ہونے لگا

سندس کو اب سہی معنوں میں اپنی لمبی زباں کے سو ٹکڑے کر دینے کا دل چاہا

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا تیر کمان میں سے نکل چکا تھا

میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا

ناک چڑا کر وہ منمنائی

اور خود کو اس سے دور کرنا چاہا

جو ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اس کے اور اپنے بیچ کے فاصلے کو ختم کرنے پر بضد تھا

تمہارے اسی سوال کی وجہ سے میں نے تم سے نکاح کرنے کا فیصلہ کیا تھا

اور وہی سوال تم نے نکاح کے بعد آج پہلی بار دہرایا ہے

تو تمہیں اس سوال کا مفہوم سمجھانا میرا حق بنتا ہے

اس کا وجیہہ اور خوبرو چہرہ سنجیدگی طاری کیے ہوے تھا

سندس کی پلکیں سیافگن تھیں

!آپ مجھ سے دور رہ کر بھی بات کر سکتے ہیں

سندس نے کمزور سا احتجاج کیا

ناجانے کیوں وہ بھی اس سفاک اور سخت انسان کے سامنے اپنے لفظوں کا خزانہ ختم ہوتے محسوس کر رہی تھی

دور رہنے سے مسائل حل ہی نہیں ہوئے تو اب بھی کیا فائدہ دور رہنے کا

اس نے لو دیتی نگاہوں سے سندس کو دیکھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

شاہ!

اس کی سیاہ پر کشش آنکھوں میں گزارش اور التجا سی تھی

جیسے حیدر نے بہت غور سے پڑھا اور اس سے دور ہوا

سندس نے بے ساختہ سکون کا سانس لیا جب کے وہ سیل فون ہاتھ میں لیے کمرے سے ہی باہر نکل گیا

اب اس کی لبوں پر سے دل فریب اور جان لیوا مسکراہٹ پھر سے سمٹ گئی تھی

آپی! نے کہا ہے کل صبح آپ کو ہر حال میں اسلام آباد پہنچنا ہے

لیزا نے بغیر دروازا ناک کیے ہانک لگائی

اس کی شعلہ بار نگاہوں کو دیکھ کر اسے اپنی عظیم ترین غلطی کا احساس ہوا

میں بھول گئی ڈور ناک کرنا

گویا ڈھیٹائی کی حد تھی

ابھی اور اسی وقت میرے آفس سے باہر نکلو اور پھر ڈور ناک کرو

!گو

اس کے دھیمے مگر سرد انداز پر وہ برے برے منہ بناتی

آفس سے باہر نکل گئ

اور اب فرمانبرداری کے تمام تر ریکارڈ توڑ کر ڈور ناک کر رہی تھی

!آجاؤ

بے زار اور سخت لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا

لیزا کا دل کیا ابھی کے ابھی سامنے بیٹھے

اس خوبصورت اور وجیہہ انسان کو لاسٹ والے فلور سے دھکا دے

لیکن ضروری نہیں ہماری ہر خواہش پوری ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس لیے مرجھائے مکھڑے کے ساتھ وہ گویا ہوئی ی

!آپی نے کہا ہے کل تک اسلام آباد پہنچے آپ

لیزا نے سرسری سا کہا

جب کے اس کی آنکھوں میں مخصوص سی چمک تھی جو ہمیشہ حیدر کو دیکھنے کے بعد نمودار ہوتی تھی

میں خود بات کرلوں گا

!آپی سے تم اپنے کام سے کام رکھا کرو

سخت لہجے میں تنبیہہ کی گئی

!اچھا جی

لیزا نے اچھا جی پر زور دے کر کہا

ویسے سب لوگ یہاں مجھے عجیب و غریب نگاہوں سے کیوں گھورتے ہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لیزا نے جل کر پوچھا

جب کے حیدر کے سر کے اوپر سے اس کا سوال گزرا تھا

بھلا اسے کیا پتا تھا کے لیزا صاحبہ کو لوگ عجیب غریب نگاہوں سے کیوں گھورتے ہیں

لیکن پھر بھی وہ دنیا جہاں کی بے زاری طاری کرتے گویا ہوا

شاید انہیں تمہیں دیکھنے کے بعد یہ شرف نصیب ہوا ہو کے

چڑیلیں بھی عام لڑکیوں کی طرح زندگی بسر کر سکتی ہیں

اس نے تو گویا صاف گوئی سے لیزا کی عزت افزائی کی

لیزا نے خونخوار آنکھوں سے اسے گھورا

تمہاری بیوی ہو گی چڑیل اور تم خود بھی جن ہو

تم دونوں کی جوڑی کو رب نے بنادی جوڑی کا لقب دیا جائے گا

سہی کہہ رہی ہوں نا میں؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آنکھیں پٹپٹا کر اس نے معصومیت سے پوچھا

آج ایک بات لکھوا کر رکھ لو تم

کے لیز انامی جو چڑیل اللہ پاک نے اس دنیا میں بھیجی ہے

نا اس کا قتل حیدر شاہ کے ہاتھوں ہو گا

سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں اس کی بھوری آنکھوں میں سرد مہری نمودار ہوئی ی

اب میں نے کیا کیا؟

صرف اتنا سا کہا ہے کے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ کی جوڑی رب نے ملادی جوڑی ہے

گرے آنکھوں میں یک دھک مایوسی اور ویرانی نے پنجے گاڑھے

مجھے آج رات لندن واپس جانا ہے

اور پھر کچھ دن مانچسٹر میں اہم کانفرس میں شرکت بھی کرنی ہے عمیر سے کہہ دو کے

رات کی فلائیٹ کی ٹکٹس بک کروادے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سر جھٹکتے ہوئے وہ مختصر بولا

لیزا نے سنہری بالوں کو جھٹکا اور چیئر دھکیل کر اپنی جگہ اٹھ کھڑی ہوئی ی

کیا تم سچ میں لندن واپس جا رہے ہو؟

ناچاہتے ہوئے بھی اس نے مایوسی اور منہ بسورتے پوچھا

تمہارا اس سب سے کوئی تعلق نہیں میری مرضی میں جو چاہے کروں

جتنی لیزا کے لہجے میں فکرمندی تھی اتنی ہی اس کی لہجے میں درشتی اور سردمہری تھی

تلخ سی مسکان لبوں پر سجاتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی

اس نے پر سوچ نگاہوں سے سیل فون پر کچھ تحریر پڑھی

اور آہستہ آہستہ اس کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے

غصے پر بند باندھتے ہوئے وہ سندس کے کمرے کی جانب روانہ ہوا

اس کی چال میں ایک عجیب سی تھکان اور تیزی تھی

تمہارے ساتھ نرمی سے پیش ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہیں سندس حیدر شاہ

وہ بڑبڑانے لگا

اس کی آنکھ سپاٹ

اور چہرے پر سخت تاثر نمودار ہوئے

اور اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

کتوں والی موت مرے گا یہ لڑکا بہت شوق چڑھا ہے نا اسے بھی باپ کی طرح خدائے خلق کی خدمت کرنے کا اب اگر اسے اس کی باپ کی محبت سے زیادہ عبرت ناک سزا ملے گی

وہ خباثت زدہ لہجے میں غرایا

درمیاں ی عمر کے اس وحشی کے چہرے پر درشتی نمایاں تھی

وہ غیض غضب کے تاثرات کے ساتھ اسلام آباد ایئرپورٹ پر موجود تھا

تمہاری زندگی کی الٹی گنتی آج سے شروع مسٹر حیدر شاہ

بے ہنگم سا قہقہہ وہاں گونجا

آتے جاتے لوگ اس آدمی کو پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ رہے تھے

جو خود اپنی موت کے پاس آیا تھا

اور یہ ہنسی اسے آگے چل کر کتنی بھاری پڑنے والی تھی یہ اس کی سوچ سے بھی باہر تھا

وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا

کفر کا بھی بت ٹوٹ ہی جاتا ہے اور جب کفر ٹوٹتا ہے تو فلک سے لے کر فرش تک روح زمیں پر خوشی اور سرشاری سی پھوٹتی ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وائٹ شرٹ اور بلک جینز اور بلیک ہی جیکٹ میں وہ اپنی پر وقار چال چلتا سیڑھیاں چڑھنے لگا

سنہری آنکھوں میں طیش اور سختی نمایاں تھی

محل نما گھر میں اس کی مہور کن خوشبو پھیلتی چلی جا رہی تھی

شہزادہ اپنی شہزادی کے پاس جا رہا تھا

لیکن عباد کی فون کال پر اس کے قدم رک گئے

..............................,..............

تم اپنے یہ گندے سے باڈی گارڈ جلدی سے فارغ کرو

اس سے پہلے وہ اس پر اپنا غصہ نکالتا وہ خود ہی شروع ہو چکی تھی

تمہارا دماغ تو نہیں خراب؟

آتے ساتھ ہی وہ اس کو اپنی آہنی گرفت میں لے چکا تھا

لہجے میں درشتی تھی

مجھے جب یہاں رہنا نہیں تو کیوں زبردستی کر رہے ہو

اس کی دھاڑ سن کر وہ پل بھر کو اچھل کر اس سے دور ہونے لگی

لیکن سامنے والے کا ارادہ فلحال اسے معاف کرنے کا نہیں تھا

کیوں نہیں رہنا یہاں؟

اور جہاں جانے شوق تمہیں ستائے جا رہا ہے نا

وہاں پر سب تمہیں چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دیں گے عقل سے پیدل لڑکی

اور گارڈز کے ساتھ بھی آج تم نے غصے میں بات کی

اسے اپنے مقابل کھڑا کرتے وہ تقا خرزدہ انداز غرایا

میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں

اس لیے میرے ساتھ اس لہجے میں بات کرنے سے گریز کریں

آنکھوں میں آنسوں اور ہونٹوں کو سختی سے بھیچے اس نے کہا

میں کب سے تمھارے پیچھے جھک مار رہا ہوں

اور تم ہو کے ضد چھوڑنے کو تیار ہی نہیں ہو

رعب دار آواز پر سندس کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا

پر کر بھی کیا سکتی تھی

اسی لیے آنسوں پیتی سخت گیر اور سفاک انسان کے سامنے لرزتے وجود کے ساتھ کھڑی تھی

وہ دنگ رہ گئی تھی حیدر شاہ کا یہ انداز دیکھ کر

پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں

اس کے بعد اگر تم نے اس گھر سے چور دروازے سے فرار ہونے کی کوشش کی تو تمہارا

دماغ اچھے سے ٹھکانے لگاؤں گا

سندس کے چڑیا کی طرح سہمے اور گھبرائے سراپے پر تیکھی نگاہ ڈالتا ہوا کمرے سے ہی باہر نکل گیا

یہ فرنگی ہوتے ہی بد تمیز ہیں

منہ بسور کر دل کی بھڑاس نکالی گئی

اور اس نے آگ برساتی نگاہوں سے لمبے چوڑے اور سفاک شوہر کو گھورا

آج وہ سہی معنوں میں خوف زدہ اور حواس باختہ ہو گئی تھی

اور ہاں ہم چاہے جیسے بھی ہوتے ہیں مقابلہ کرنا پھر بھی جانتے ہیں

سندس حیدر کی طرح رائے فرار اختیار نہیں کرتے

گلاس ڈور کے کھولتے اس نے بغیر گردن گمائے ہی اس کی بڑبڑاہٹ کا جواب دیا

سندس کا منہ حیرت کے باعث کھل گیا

لیکن اب وہ زور سے گلاس ڈور بند کر کے غائب ہو گیا

کراچی کے مشہور اور مہنگے ریسٹورنٹ میں وہ موجود تھا

اس اتنے بڑے ریسٹورنٹ پر صرف دو ہی لوگ موجود تھے

ویٹر ان کا آرڈر میز پر سجا کر چلا گیا تھا

میری کزن کہاں ہے

خرم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

سامنے والا لبوں پر محظوظ مسکراہٹ لیے کندھا اچکا کر رہ گیا

میں تم سے بات کر رہا ہوں

حیدر شاہ صاحب!

خرم نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا

تم یہ بتاؤ کیا چاہیے تمہیں؟

اور تمہاری ماں کو

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا

آنکھوں میں کوفت بے زاری اور ناگواری کا عنصر نمایاں تھا

مجھے میری منہ مانگی قیمت دو

اور اس کو اپنے پاس رکھ لو

بات ختم

خرم نے دانتوں کی نمائش کی

اور خباثت سے کہا

لیکن اگلے ہی لمحے وہ اوندھے منہ زمین پر جا گرا

حیدر شاہ کا بھاری ہاتھ اس کے ناک کی ہڈی توڑ چکا تھا

اب وہ میری عزت ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اوراس کے بارے میں کوئی بھی بکواس کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا

ورنہ آج صرف ناک کو زخمی کیا ہے

لیکن اگلی بار سیدھا شوٹ کر دوں گا

گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ کر وہ سفاکی سے بول رہا تھا

خرم نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا

جیسے خون بہنا بند ہو جائے

یہ لو چیک بک جتنی رقم چاہیے بتا دو لیکن اس کے بعد تم یا تمہاری ماں مجھے اس کے آس پاس بھی نظر آئے

زمین کے اندر گاڑھنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا

اس کی سنہری آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھیں

خرم وحشت زدہ چہرے کو سختی سے دبوچتے ہوئے غرایا

پانچ کروڑ دے دو مجھے

خرم نے بلکتے ہوئے کہا

چیک بک پر اس کی منہ مانگی رقم تحریر کرنے کے بعد اس نے چیک خرم کے منہ پر دے ماری

پھر بھاری بوٹوں سمیت ہی اس کے پیٹ کے اوپر پاؤں رکھ کر وہ ریسٹورینٹ سے باہر نکل گیا

پیچھے وہ دوہری تکلیف میں مارے تڑپنے لگا

یہ گھر کس کا ہو سکتا ہے؟

سوچ کے تانے بانے بنتے ہوئے وہ اپنے کمرے سے باہر آ گئی

پورا گھر سائیں سائیں کر رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کوریڈور عبور کرنے کے بعد وہ کچن کی طرف بڑھی

اتنے دن سے اس نے بمشکل چند ہی نوالے حلق میں اتارے تھے

کچن میں گھستے ہی اسے ایک درمیان عمر کی خاتون نظر آئی

جو کے یقین گھانا بنانے میں مگن تھی

اب وہ اسی سوچ میں گم تھی

کے کچن میں داخل ہو یا واپس اپنے کمرے کی میں چلی جائے

سامنے کھڑی عورت کو وہ پہلی بار اس گھر میں دیکھ رہی تھی

اس لیے کنفیوز ہونا اسکا فرض تھا

لیکن اس سے پہلے کے وہ واپس مڑتی اس عورت نے سندس کو دیکھ لیا تھا

ہلکی سی مسکراہٹ نے اس عورت کے چہرے کا احاطہ کیا

مادام!

کچھ چاہیے آپ کو؟

شفیق سی آواز اس کی کانوں تک پہنچی

جی! وہ دراصل مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو مل سکتا ہے

منہ پر بیچارگی طاری کردی گئی تھی

!جی ضرور

میں بس ابھی آپ کے لیے کھانا گرم کر دیتی ہوں

اس عورت نے بریانی کو دم پر لگا کر کہا

آپ کا نام کیا ہے؟

جھجھکتے ہوئے اس نے پوچھا

"مریم! نام ہے میرا

مریم نے شائستگی سے جواب دیا

آپ کا نام سندس ہے نا؟

اس عورت نے اب مسکراتے ہوئے اس سے دریافت کیا

سندس کو حیرانگی ضرور ہوی تھی

مریم کے پریقین لہجے کو دیکھ کر پر فلحال اسے بھوک نے تپایا ہوا تھا

اس لیے محض اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی

آپ ڈائینگ روم میں جائیں میں ابھی کھانا لے کر آتی ہوں

مریم نے کہا

وہ ڈائینگ روم کی طرف بڑھی

پہلے دن ہی احتشام صاحب نے اسے پورے گھر کا معائنہ کرا دیا تھا

اس لئے وہ تھوڑا بہت اس محل نما گھر سے مانوس ہو چکی تھی

مریم نے کھانا لگا دیا تھا

بریانی بہت لزیز بنائی گئی تھی

اوپر سے بھوک کی شدت

وہ اپنی طرف سے بریانی کے ساتھ پورا پورا انصاف کررہی تھی

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد لاؤنج میں نصب ایل ای ڈی آن کر کے وہ مہوت سے اپنے پسندیدہ چینلز سرچ کرنے لگی

مریم بی سارے کام نپٹا لینے کے بعد اس کے پاس آکر بیٹھ گئی

مریم بی!

اس گھر میں کام کرتے ہوئے آپ کو کتنا عرصہ ہوا ہے؟

وہ آنکھوں میں تجسس لیے گویا ہوئی ی

بہت سال پہلے چھوٹے صاحب کے بابا سے میری ملاقات ہوئی ی تھی

بڑے صاحب بہت اچھے اور رحم دل انسان تھے

مانچسٹر میں ان کا گھر تھا

اور اس کے بعد میں نے ان سے گزارش کی کے وہ مجھے اپنے گھر میں ملازمہ کی حیثیت سے رکھ لیں

اور پھر تب سے لے کر ابھی تک میں حیدر صاحب کے ساتھ ہوں

مریم نے اسے تفصیل آگاہ کیا

جب کے حیدر کے ذکر پر اس کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہو چکا تھا

وہ فرنگی میرا مطلب ہے

انگریز ہونے کے باوجود بھی اردو اتنی اچھی کیسے بول لیتے ہیں

ایک اور سوال سندس کی جانب سے ہوا

وہ اس لیے کیونکہ بڑے صاحب ہمیشہ گھر میں اردو ہی بولا کرتے تھے

اور چھوٹے صاحب کو بھی اردو میں ہی بولنا سیکھائی ی گ ئی ی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مریم نے مزید کہا

مریم بی!

ایک اور بات پوچھوں؟

انگلیاں مروڑتے ہوئے وہ منمائی

جی جی پوچھیں!

مریم نے اسے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا

شاہ! ہر وقت اتنے غصے میں کیوں رہتے ہیں

بچپن میں تو وہ ایسے نہیں تھے

"تھوڑے بہت ہی جلاد تھے"

یہ بات اس نے دل میں ہی کہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

زندگی ہمیں وقت سے پہلے بہت سے تلخ اور خوف ناک سانحہ دکھادیتی ہے جس کے بعد

انسان بلکل توڑ پھوڑ کا شکار ہو جاتا ہے

اتنا کچھ چھوٹے شاہ کی زندگی میں ہوا ہے

لیکن پھر بھی میں کبھی کبھی انہیں زندگی کو گزارتے دیکھ حیران رہ جاتی ہوں

پر آپ بے فکر رہیں وہ غصے کے تیز ضرور ہیں

لیکن ان کا دل صاف ہے

مریم بی نے اسے یقین دلایا

لیکن ایسا کیا ہوا تھا ان کی زندگی میں؟

اس نے بے بسی سے پوچھا

لہجے میں بے قراری سی تھی

رات بہت ہو چکی ہے

آپ کو اب اپنے کمرے میں جا کر سو جانا چاہیئے

مریم بی نے اس کے سوال کو نظر انداز کر دیا

اور صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں

اسے شب بخیر کہہ کر وہ اپنے کوارٹر کی جانب چل دیں

اس کے حسین چہرے پر یکا یک مایوسی چھا گئی

!پتا نہیں شاہ تم اتنے مشکوک کیوں لگتے ہو مجھے

وہ سرگوشی میں بولی آنکھوں میں تھکان نے ڈیرا ڈال لیا تھا

وہ پیشانی مسل کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی

تم نے آپی سے یہ سب بکواس کی ہے نا؟

اس کی سراہی دار گردن کو دبوچے ہوئے وہ دھاڑا

آنکھوں میں جنگھاریاں جلنے لگیں

میں۔۔۔۔۔۔ک۔۔۔کیوں بتاؤں۔۔۔۔گی انہیں؟

اس نے اپنی گردن سے اس کے بھاری ہاتھ ہٹانے چاہے پر سامنے والے کی آنکھوں میں

چھائی سرخی اور ہیبت کو دیکھ کر اس کا وجود لرزنے لگا

کیونکہ میں نے اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے

اور جہاں تک مجھے تمہاری سوچ کا علم ہے

تم سے یہ برداشت نہیں ہوا کے میں اسے اہمیت دوں

اسے خود سے دور کرنے کے بعد اس نے سامنے پڑی ٹیبل کو لات رسید کی

شدید غصے اور طیش میں تھا وہ

تم مجھے ایسا سمجھتے ہو؟

اس نے گردن کو سہلاتے ہوئے تیز آواز میں کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہاں میں ایسا ہی سمجھتا ہوں تمہیں بلکے نہیں۔۔۔میری سوچ سے کئی زیادہ گری ہوئی ی لڑکی ہو تم

مٹھیاں بھینچے وہ زہریلے لہجے میں بولا

اگر تمہیں ایسا ہی لگتا ہے

تو ٹھیک ہے میں نے ہی آپی سے کہا ہو گا کے آپ اس وقت ایک غیر لڑکی کے ساتھ اکیلے رہ رہے ہو

لیزا نے تڑخ کر کہا

آنکھوں میں نمی سی تھی

نجانے کیوں آج وہ اس کے الزام اور زہریلے لہجے کو دیکھ کر ضبط کا دامن چھوڑ رہی تھی

اس کا وجود دھیرے دھیرے آگ کی لپیٹ میں جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا

پر سامنے کھڑا انسان اگر انسان ہوتا تب ہی وہ اس کی آنکھوں میں تیرتے کرب کو دیکھ سکتا

وہ حقیقت میں بھی ایک بے رحم اور سفاک انسان تھا

اگر تمہارے یہی کام رہے تو وہ دن دور نہیں جب میں تمہیں کسی بھی لڑکے کے ساتھ نکاح کے دو بول پڑھا کر چلتا کروں گا

اور تمہیں پتا ہے کے میں نے آج تک کسی کو دھمکی نہیں دی بلکے سیدھا سیدھا اپنے کہے پر عمل کیا ہے

اس کے ضبط سے سرخ ہوتے چہرے پر نگاہیں گاڑھنے کے بعد وہ سختی اور پر یقین انداز میں بولا

میں تمہارے علاوہ اور کسی سے شادی نہیں کروں گی

لیزا نے اس سے بھی تیز آواز میں کہا

ناگواری اور غصے کی لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی

آنکھوں میں ناگواری تھی

جب کے وہ کہہ رہا تھا

میں تم سے شادی مر کر بھی نہیں کر سکتا اور شادی تو تمہیں کرنی ہی پڑے گی

پھر چاہے تم خود کشی ہی کیوں نا کر لو

ہو سکتا ہے پھر تمہارا شادی نہیں کرنے والا خواب بھی پورا ہو جائے

اور جب تمہیں خود کشی کرنے کا دل کرے تو بے جھجک مجھے بتا دینا

میں ہی تمہارا کام آسان کر دوں گا

اس پر سخت نگاہ ڈال کر وہ اپنے آفس سے باہر چلا گیا

!حیدر شاہ

تمہیں اندازہ بھی نہیں کہ آج تمہارے لہجے اور طنزیہ جملوں نے میرے دل کے کتنے ٹکڑے کیے ہیں

لیکن پھر بھی یہی دعا کرتی ہوں کے تم ہمیشہ خوش رہو

ہاتھ کی پشت سے روئی جیسے گال خشک کرنے کے بعد وہ خاموشی سے اپنی گاڑی کی طرف چل دی

رات کے آخری حصے میں وہ گھر واپس لوٹا

جیکٹ کو اتارنے کے بعد اس نے تائرانہ نگاہ وسیع و عریض لاؤنج میں دوڑائی

ہر سو اندھیرے کا راج تھا

سیل فون کی ٹارج آن کر کے وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا

اپنے کمرے کی جانب چل دیا

چال میں دبدبا اور ہیبت سی تھی

بھوری آنکھیں سپاٹ تھیں

کھڑی ہوئی ی مغرور ناک پر ہلکی ہلکی سرخ ہو چکی تھی

لیزا کی باتیں سننے کے بعد اس کا دل چاہ رہا تھا

بغیر کوئی وقت ضائع کیے

وہ اسے کھڑے کھڑے ہی شوٹ کر دے

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے چہرے پر چھائی سختی اور سلوٹوں میں مزید اضافہ ہو چکا تھا

سندس صاحبہ! آڑی ترچھی جہازی سائیز بیڈ پر دراز تھی

سلکی دراز بال آدھے بیڈ سے نیچے تک جھول رہے تھے

اس کے چہرے پر معصومیت کے علاوہ اور کوئی عنصر موجود نا تھا

لیکن مسئلہ یہ تھا کے وہ سفاک انسان اب کسی بات پر طیش کے عالم میں تھا

جیکٹ کو صوفے پر پھینک کر وہ بیڈ کے قریب گیا

پہلے کمبل کو لپیٹ کر بیڈ پر رکھا جو آدھا بیڈ سے نیچے ہی پڑا تھا

اور پھر اس کا مرمری ہاتھ آہستگی سے تھام کر بیڈ پر رکھا

اب باری تھی بالوں کی

وہ گھٹنوں کے بل زمیں پر بیٹھا

اوراس کے سلکی دراز بال احتیاط سے سمیٹ کر تکیے پر ڈال دیے

اب وہ کچھ مطمئن نظر آرہا تھا

فضا میں گہرا سانس خارج کیا گیا

گویا جیسے اس نے کسی بہت بڑے مار کے کو سرانجام دیا ہو

اور ڈریسنگ روم میں گھس گیا

ٹائٹ ڈریس میں ملبوس بالوں کو ہاتھوں کے مدد سے سیٹ کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے کھڑا ہوا

چہرے پر تاحال سختی ہی موجود تھی

ساری مصروفیات سے فارغ ہو کر وہ بیڈ کی طرف بڑھا

ایک اچٹکتی نگاہ سوئی ہوئی ی سندس پر ڈالنے کے بعد وہ سیدھا ہو کر بیڈ پر دراز ہو گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھنے کے بعد دوسرے ہاتھ سے اس نے سندس کا مرمری ہاتھ تھاما

اور کچھ ہی دیر میں وہ پرسکون انداز میں آنکھیں موند گیا

....

سر وہ پاکستان پہنچ گیا ہے

فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد وہ پچھلے ایک گھنٹے سے لان میں جاگنگ کر رہا تھا

چوڑی پیشانی پر پسینے کے ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگیں

بھوری آنکھوں میں مخصوص سی چمک تھی

بہت اچھی خبر دی ہے عمیر تم نے!

لیکن اب اس پر نظر رکھو

اس بار شکار خود شکاری کے پاس چل کر آیا ہے

تو اسے مایوس تو نہیں کر سکتے نا

لہجے میں ایک عجیب سی سرشاری سموئے اس نے کہا

حیدر شاہ!

تم اللہ پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہو

جو ہوا اسے اللہ کی حکمت سمجھ کر بھول جاؤ

ایک دوست کی حثیت سے کہہ رہا ہوں کے کارل کے ساتھ دشمنی مول لے کر ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا

اور میں تمہیں یوں اس طرح اپنی جان کے ساتھ کھیلنے نہیں دے سکتا

عمیر نے روہانسا ہو کر کہا

یہ جو تم اس قسم کی باتیں کرتے ہو نا دل ہی نہیں کرتا کے پھر تمہاری شکل تک دیکھی جائے

اور ہاں آج کے بعد میرے ساتھ یہ سب بکواس نہیں کرنا

اسے لاسٹ وارنگ سمجھ لو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے سختی سے کہا

اور ساتھ ہی رابطہ بھی منقطع کر دیا

وہ عمیر دل بسور کر رہ گیا

❦❦❦❦❦❦

!میں کارل

تمہارا خیر خواہ

!پاکستان پہنچ چکا ہوں

ٹاول سے بالوں کو رگڑتے ہوئے اس نے سیل فون کی اسکرین پر سرسری سی نظر دوڑائی

جب اسے یہ میسج موصول ہوا

آنکھوں میں چھائی بے زاری اور سختی کی جگہ چمک نے لے لی

!خوش آمدید

مختصر جوابی کاروائی کی گئی

کچھ ہی لمحوں میں اسے ایک ہی نمبر سے کال موصول ہوئی ی

قیمتی فون کو گھورا گیا

غصے اور طیش کو دبانے کے بعد اس نے کال ریسیو کی

!تمہاری موت اب تم سے دور نہیں حیدر شاہ

بے ہنگم سا قہقہہ لگا کر کارل نے کہا

مجھے میری موت کے سامنے آنے کا بے صبری سے انتظار ہے

وہ کارل کی بات سے محضوظ ہوا تھا اس لیے مسکراتے لہجے میں بول پڑا

تم یہ سب کہہ کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو

جب میں نے تمہارے باپ کو بے دردی سے مار ڈالا

تمہاری ماں اپنے شوہر کی جدائی کو سہتے سہتے تڑپ تڑپ کر مر گئی

لیکن پھر بھی تم اس قدر ہشاش بشاش لہجے میں بات کر رہے ہو

کارل نے استہزائیہ انداز میں کہا

وہ کیا ہے نا کارل

میں تم جیسوں کو بوٹ کی نوک پر رکھتا ہوں

اور اگر میرے ماں باپ کی موت ابھی تک تمہیں سکون بخشتی ہے

تو ایک اور مزے کی بات بھی سن لو

فون کو کان سے لگائے وہ

مخصوص سے انداز میں صوفے پر بیٹھا

بھوری آنکھیں مسکرا رہی تھیں

مسکراہٹ بھی کوئی عام سی مسکراہٹ نہیں تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کی مسکراہٹ کے پیچھے ہزاروں پر اسرار کہانیاں موجود تھیں

!تم چاہ کر بھی اب مجھے زیر نہیں کر سکتے شاہ

اس کی خباثت زدہ آواز اس کی کانوں میں گونجی

ہاہاہاہا۔۔۔ تقریباً دس سال بعد اس نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا

کمرے میں چھائی اداسی نے کروٹ بدلی

اداسی بھی گویا اس شہزادے کو مسکراتے دیکھ کر کھکھلا اٹھی

لان میں موجود گلاب بھی شرارتیں کرنے پر بضد تھے

محل میں موجود ہر چیز جھوم اٹھی تھی

کارل! میرے دشمن۔۔

بازی تو کب کی الٹ چکی ہے

حیدر شاہ! کی زندگی کا مقصد صرف کارل کی تباہی ہے

اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے

تم اسے خوش قسمتی سمجھو یا بد قسمتی لیکن اب تمہاری موت میرے ہاتھوں سے لکھی جا چکی ہے

بد قسمتی کا تو نہیں پتا لیکن خوش قسمتی اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ تم جیسے گھٹیا بے غیرت اور کمینے انسان کو موت حیدر شاہ کے ہاتھوں لکھی گئی ہے

اور ہاں میں تمہاری گیدڑ بھپکیوں سے نہیں ڈرتا

مسکراتے لہجے میں کہہ کر وہ لان کی جانب بڑھا

عنابی ہونٹوں پر بے رحم سی مسکراہٹ رقصاں تھی

بکواس بند کرو اپنی اور یہ تو اب آنے والا وقت بتائے گا کون کس کا پہلے شکار کرتا ہے

کارل نے غرا کر کہا

شکار جب اتنا نالائق ہو کے خود ہی شکاری کے دیس میں چل کر آئے

تو بھلا کیا شکاری اسے چیر پھاڑ دینے میں وقت لگائے گا؟

تمسخرانہ لہجے میں جوابی کاروائی کی گئی

اور اس سے پہلے کارل کچھ بولتا وہ کال کٹ کر چکا تھا

مغرور شہزادے کے لب سکڑے آنکھوں میں ناچتی خوشی نے پھر سے سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ لیا

ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو میں وہ دل کو جھٹکا دینے کی صلاحیت رکھتا تھا

سنہری بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب واپس چل دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عمیر کیا لیزا سچ کہہ رہی ہے؟

ندا آپی کی عدالت لگ چکی تھی

عمیر کی شعلے بار نگاہیں بار بار لیزا کو گھور رہی تھی

جو بڑے مزے جو کڑی مارے سیب کترنے میں مصروف تھی

گویا اسے پرواہ ہی نہیں تھی کے ارد گرد کیا چل رہا ہے

لیکن اس کا چھوٹا سا دل تھوڑا تھوڑا خوف زدہ ضرور تھا

جو کچھ اس نے حیدر کے خلاف جھوٹی اور فضول قسم کی باتیں آپی کے گوش گزار کی تھیں

اگر ان میں سے صرف ایک بات ہی حیدر شاہ سن لیتا

تو اب تک وہ لاؤنج کی چھت پر لٹکتے اس فین پر جھول چکی ہوتی

اور اس کا مردہ وجود سب کے لیے عبرت کا نشان ہوتا

یہ سب سوچتے ہی اس نے جھر جھری لی

آپی! ایسا کچھ بھی نہیں دراصل اس لڑکی کی جان کو خطرہ ہے

اسی لیے حیدر نے محض اسے پناہ دی ہے

عمیر کا بس نہیں چل رہا تھا

کے وہ لیزا کو کہیں منظر سے ہی غائب کر دے

اووو۔۔۔

تواس نے اب معصوم اور بے سہارہ بچیوں کواپنی پناہوں میں لینے کا عہد کر لیا ہے

ہونٹوں کو یو کی صورت میں گول کر کے لیزا نے حیرانگی کا اظہار کیا

لیزا تم خاموش رہو میں بات کر رہی ہوں نا

آپی نے اسے جھڑک دیا

وہ ناک چڑا کر پھر سے سیب کھانے میں جت گئی

عمیر ! صاف صاف بتادو کیا چل رہا

آج کل اس کی زندگی میں اور اگر میں مان بھی لوں

کہ اس لڑکی کی جان کو خطرہ ہے تو حیدر اسے اس گھر میں پناہ کیوں نہیں دیتا

کراچی والے گھر میں اس لڑکی کو رکھنے کا مطلب ؟

آپی نے آبرو اچکا کر مشکوک نظروں سے عمیر کو گھورا

وہ۔۔۔وہ۔۔۔آپی۔۔

وہ گڑ بڑایا

!یہ کیا بتائے گا میں ہی بتا دیتی ہوں آپ کو

اصل میں آپ کے سفاک، ظالم، اور بے رحم بھائی کو وہ لڑکی پسند آ گئی ہے

اور یہ عمیر جو ہانکے جا رہا ہے

اس میں سے ایک پرسنٹ میں سچ نہیں ہے

گرے آنکھیں سکیڑ کر اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا

سرخ دودھیا رنگ آہستہ آہستہ سرخی مائل ہونے لگی

ڈائی کیے گئے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا گیا

عمیر نے دانت پیس کر اسے تاسف سے دیکھا

اس کا دل تو چاہ رہا تھا

ابھی حیدر کو فون کرے اور لیزا کا ایک ایک الفاظ اس کے گوش گزار ہو

پر اس کا فون صبح سے غائب تھا ضرور یہ حرکت بھی لیزا ماما دام نے انجام دی تھی

تو پھر ٹھیک ہے

اگر وہ اس لڑکی کو پسند کرتا ہے میں آج شام ہی اسلام آباد روانہ ہونا چاہتی ہوں

اس سے زیادہ خوشی کی اور کونسی بات ہو گی کے

وہ شادی کے لیے آمادہ ہو گیا ہے

اس عمر میں ہی سہی

آپی نے تو چٹ منگنی پٹ بیاہ والا شوشہ چھوڑ دیا

لیزا اب بری پھنسی تھی

بے شک وہ سندس کے من موہنے سراپے سے متاثر تھی

لیکن حیدر شاہ کی زندگی میں وہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں دیکھ سکتی تھی

آپی ! کے حکم نامے کو سننے کے بعد اس کے منہ میں موجود سیب کا ذائقہ یکا یق کڑوا سا محسوس ہوا

پتھرائی آنکھوں اور بند ہوتے دل کے ساتھ اس نے آپی کو دیکھا جو بڑا سا دوپٹہ سنبھالتی ہوئی ی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ

چھن سے جو ٹوٹے کوئی سپنا جگ سونا سونا لاگے !۔

عمیر کی مسکراتا لہجہ اس کے کانوں میں گونجا

وہ مسلسل ایک ہی سونگ گائے جا رہا تھا

سونگ تو خیر لیزا کو خاک سمجھ میں آیا

وہ انگریز تھی

تھوڑی بہت اردو بھی اس نے حیدر کی وجہ سے سیکھ لی تھی

لیکن اس کے بر عکس وہ عمیر کے ہونٹوں پر ناچتی شریر سی مسکان کا مفہوم اچھے سمجھ چکی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گود میں پڑا ہوا کوشن اٹھا کر اس نے عمیر کی جانب پھینکا

وہ اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے دھڑام سے وہ سوفٹ سا کوشن عمیر کے ناک پر آ ٹپکا

!جل ککڑی کہیں کی

ناک کو سہلاتے ہوئے وہ بڑبڑایا

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

آپ؟

اس کے گلے سے زوردار چیخ نکلی

وہ جو سرسری سی نگاہ سامنے رکھی مختلف فائلز پر دوڑا رہا تھا

پل بھر کو سامنے بیٹھی حیران شہزادی کو گھورنے لگا

لیکن کہا کچھ بھی نہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں؟

اس نے "میرے کمرے" کو کھینچ کر کہا

بلیک ٹراؤزر اور سفید رنگ کی شرٹ سنہرے بال چوڑی پیشانی پر بکھرے پڑے تھے

بھوری آنکھوں میں مخصوص سا تیکھا پن تھا

میں آپ سے بات کر رہی ہوں؟

بلینکٹ کو سائیڈ کرنے کے بعد وہ عین اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی

ناجانے کیوں وہ ہر وقت اس کا صبر آزمانے پر تلی رہتی تھی

میں سن رہا ہوں!

وہی بھاری آواز کمرے میں گونجی

تو پھر جواب کیوں نہیں دے رہے

آنکھوں میں ڈھیروں خفگی سموئے اس نے پوچھا

کیا جواب دوں؟

فائل کو بند کر دینے کے بعد وہ اطمینان سے صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلا کر بیٹھ چکا تھا

آپ مجھے باتوں میں الجھانا چاہا رہے ہیں؟

آنکھیں سکیڑ کر منہ بسور کر اس نے کہا

!مانا کے تمہارے ساتھ حیدر شاہ

ایک الگ انداز میں رہتا ہے

تمہاری ہر سہی غلط بات کو اگنور کرتا ہے

لیکن فلحال مجھے تنگ نا کرو پلیز

سیاہ پرکشش آنکھوں میں جھانک کر اس نے مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ کے ساتھ کہا

!آپ کو کوئی حق نہیں میری توہین کرنے کا

وہ چنگھاڑتی آواز میں کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

توہین؟

اس نے سوالیہ نگاہوں سے سندس کو دیکھا

گویا وہ پوچھنا چاہ رہا تھا کے توہین کب کی؟

آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟

جب محبت ہی نہیں کرتے

آواز میں سختی در آئی

گویا وہ سب بے باک کرنے پر بضد تھی

ضروری نہیں ہر میاں بیوی کی پسند کی شادی ہو

میں نے تو پھر بھی بھری دنیا میں تمہیں چنا ہے

فائلز اٹھا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

!مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بھیگے لہجے میں کہہ کر وہ پھر سے وہی ضد کرنے لگی

جس کے بعد حیدر چاہے کتنا بھی خود کو نارمل کر لے

لیکن اس کا غصہ قابو میں نہیں آتا تھا

بہت شوق ہے نا تمہیں یہاں سے جانے کا تو پھر ٹھیک ہے

جیسا میں کہوں ویسا کرو اس کے بعد میں خود تمہیں چھوڑ دوں گا

وہ سرعت مڑا

اور غیض غضب کی تاثرات سے گویا ہوا

آنکھوں میں نرمی کا عنصر دور دور تک نہیں تھا

آپ جو کہیں گے میں کرنے کو تیار ہوں

بالوں کو کیچر میں مقید کرتے ہوئے اس نے چہکتے کہا

عمر کیا ہے تمہاری؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر کے سوال پر اس کی آنکھیں اور منہ کھلا

اس سوال کا مطلب؟

وہ تنگ آچکی تھی اب فضول کے سوالوں سے

جو پوچھا ہے اس کا جواب دو

سختی سے پوچھا گیا

دو ماہ بعد انیس برس کی ہو جاؤں گی

سندس نے عام سے انداز میں جواب دیا

لیکن جو بھی ہے

آپ سے تو بہت سال چھوٹی ہی ہوں

گردن اکڑا کر اس نے کہا

گویا

سندس نے اس کی بڑھتی عمر پر چوٹ کی تھی

لیکن زبان تو تمہاری کینچی کی طرح چلتی ہے

انیس سال کی لڑکیاں اتنی تیز ہوتی ہیں کیا؟

مسکراہٹ دبا کر اس نے سوالیہ نگاہ اس پر ڈالی

!انیس سال کی لڑکیاں

اس بات کا مطلب کیا ہے

میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں

اس لیے مہربانی کر کے میرا مزاق اڑانا بند کریں

منہ بسورتے ہوئے وارن کیا گیا

!یونو واٹ

میں چاہے جتنی بھی کوشش کر لوں تم کبھی مجھے سمجھ ہی نہیں سکتی

سر کو نفی میں ہلا کر گویا اس نے تاسف سے کہا

اور کمرے سے باہر جانے لگا

آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں کے مجھے آپ کی کونسی بات ماننی ہو گی جس کے بعد آپ مجھے
اس خود ساختہ جیل سے رہا کر دیں گے

وہ عجلت میں بول پڑی

رات تک کا انتظار کرو

پھر ملتے ہیں ان شاءاللہ

جیکٹ میں ہاتھ گھسائے وہ گلاس ڈور دھکیل کر کمرے سے ہی باہر چلا گیا
سندس کی آنکھوں میں امید کی ایک نئی کرن جاگی تھی

کیا بکواس کر رہے ہو تم؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپی کو اچانک سے سب کیسے پتا چل گیا

ماتھے پر لاتعدد بل پڑنے لگے

اچانک سے نہیں بلکے لیزا نے انہیں سب بتایا ہے

عمیر کی آواز اس تک پہنچی

غصے سے مٹھیاں بھینچے اس نے خود کو کچھ بھی سخت سست کہنے سے باز رکھا

لیکن اس نے خود کو تین چار موٹی گالیوں سے نوازا

ٹھیک ہے تم آپی کو لے کر کراچی پہنچو

لیکن آج نہیں کل

سرد مہری سے کہہ کر اس نے کال کٹ کر دی

پھر اگلے ہی لمحے اس نے عباد کے نمبر پر کال ڈائل کی

!وعلیکم اسلام

عباد اس وقت وہ اپنے کمرے میں ہو گی

اور تم اسے بے ہوش کر کے جلدی سے اسلام آباد سے کراچی کے لیے روانہ ہو جاؤ

دھیان رکھنا کسی بھی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا

سپاٹ اور سرد لہجے میں کہہ کر اس نے رابطہ منقطع کیا

بہت شوق ہے نا تمہیں محبت کے نارے لگانے کا اب بھگتو

سیل کو ڈیش بورڈ پر پھینکنے کے بعد اس نے خود کو کہتے سنا

اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

گارڈز بھی اس کے پیچھے ہی دوسری گاڑیوں میں روانہ ہو چکے تھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کارل کو فلحال کھلی فضا میں سانس لینے دو

اور ہاں اس کمینے کو صرف میں ہی جان سے مارنا چاہتا ہوں

تم صرف نظر رکھو بس

کہہ کر اس نے پوری توجہ گاڑی ڈرائیو کرنے پر مرکوز کر دی

شام اپنے سائے ہر سو پھیلا رہی تھی

اسلام آباد کی سڑکوں پر ٹریفک بھی معمول سے زیادہ تھی

گولڈن بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی

لیکن اس پہلے وہ گاڑی کی رفتار کو مزید بڑھاتا

سڑک کے دوسری جانب بنے فٹ پاتھ پر اس کی نظر پڑی

پہلے تو اسے محض شک ہی لگا لیکن جب سامنے والا اب بھی اس کی آنکھوں کے سامنے ہی رہا تو اس کا شک یقین کی صورت اختیار کرنے لگا

سنہری آنکھوں میں سختی اور وحشت حد سے زیادہ بڑھنے لگی

غصے اور طیش کے عالم میں اس نے گاڑی کو بریک لگایا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور جیکٹ کی جیبوں ہاتھ ڈالے لمبے لمبے ڈگ بھرتا فٹ پاتھ کی جانب بڑھا

اگلے کچھ کی منٹوں میں وہ اس سر پر کھڑا ہوا

سامنے موجود ہستی کی آنکھوں میں پہلے حیرانگی ابھری

پھر خوف اور آخر میں وحشت نے اپنے پنجے گاڑھے

!آپ۔۔۔۔۔یہاں۔۔۔

لبوں کو تر کرنے کے بعد بھی وہ اتنا ہی بول سکی

سامنے والے کی آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھیں

اسے لگ رہا تھا ابھی اس کی جان فنا ہو جائے گی

پر ضروری نہیں جو ہمیں لگے ویسا ہو بھی

بہت شوق ہے نا تمہیں

رائے فرار کا اختیار کرنے کا

تو پھر ٹھیک ہے آج فیصلہ ہو ہی جائے گا

اس کی نازک کلائی پر گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی

لہجے میں دنیا جہاں کا تیکھا پن اور سختی سموئے وہ دھیمے مگر سپاٹ انداز میں بول رہا تھا

نہیں۔۔۔پلیز۔۔

سندس نے سر کو زور سے نفی میں ہلا کر

اسے دیکھا جو کچھ بھی سننے سمجھنے کی صلاحیت شاید کھو چکا تھا

تقریباً اسے گھسیٹنے والے انداز میں وہ اسے لینڈ کروزر تک لے گیا

ڈور کھول کر فرنٹ سیٹ پر پھینکنے کے سے انداز میں بٹھایا

اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی

سندس انگلیاں چٹختے ہوئے ایک چور نظر اس کے سخت اور بے تاثر چہرے پر ڈال کر لرزنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بہت شوق تھا مجھے بھی اس شیر کی کچھاڑ میں ہاتھ ڈالنے کا اب کیا ہو گا میرا

خود کو ملامت کرنے کے بعد اس نے سوچا

سیاہ پر کشش آنکھوں میں وحشت اور ہیبت تھی

وہ گھر سے فرار ہونے میں ناکام رہی تھی

حیدر کے بار بار منع کرنے کے باوجود اس کے سر پر اس محل سے بھاگ جانے کا بھوت سوار تھا

اور حیدر کا دل تو اس بات پر بند ہونے کو تھا کے اگر اسے کارل کے آدمی دیکھ لیتے یا پھر وہ کسی بھی اور غیر آدمی کے ہتھے چڑھ جاتی پھر

قہر برساتی سے اس نے سندس کو دیکھا

تو وہ مزید سمٹ کر بیٹھ گئ

....

اس نے گاڑی ڈرائیو نہیں کی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بلکے سندس کو ایسا لگا جیسے گاڑی میں کہیں پر چھپے ہیں

جس کی وجہ وہ لینڈ کروزر ہوا سے باتیں کرتی اس علیشان محل نما گھر کے سامنے رک گئی

خوف کی شدت میں اضافہ ہو چلا تھا

سندس تو اس بارعب دار انسان دیکھ کر ہی کبھی کبھی سہم جاتی تھی

لیکن اس نے یہ بات کبھی حیدر کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دی کے وہ اس کے رعب "

" اور دبدبے سے دبک جاتی ہے

لینڈ کروزر کو بریک لگا

اور سندس صاحبہ کا سر بری طرح ڈیش بورڈ سے ٹکرایا

ماتھے سے اٹھتی ٹیسوں کو وہ دباتی حیدر کی جانب دیکھنے لگی

جو اپنا بھاری ہاتھ اس کے آگے پھیلا کر کھڑا تھا

سنہری آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی

وہ جو سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی کے حیدر اپنے غصے کی وجہ سے اسے اسے گھسیٹ کر گاڑی سے باہر نکالے گا حیدر کا پھیلا ہوا ہاتھ دیکھ کر پر سکون سی ہو گئی

اور جھجھکتے ہی

سہی پر شہزادی نے اپنے شہزادے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا

سر ! مادام نے میرے نے سر پر ضرب لگائی جس کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا

لیکن ۔۔۔۔۔۔

گیٹ پر ہر وقت معمور رہنے والا گارڈ ہانپتے ہوئے اس کے پاس آیا

اس گارڈ کی حالت ایسی تھی جیسے پانی بن مچھلی کی

گارڈز سے لے کر گھر کے مالی تک بھی اپنے سخت گیر مالک سے خوف زدہ رہتے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک حقارت زدہ نگاہ گارڈ پر ڈالنے کے بعد اس کا بھاری ہاتھ اٹھا اور اس گارڈ کے منہ پر

زوردار مکا پڑا

وہ کراہ کر رہ گیا

اور دو تین قدم اپنی جگہ سے ہل گیا

سندس نے فوراً سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

یہ صرف اس لیے پڑا کیونکہ آگے سے جب میں اپنی بیوی ساتھ ہوں

تو کبھی بھی منہ اٹھا کر مت آجانا

اب دفع ہو جاؤ یہاں سے

دھیمہ لہجہ مگر بارعب اور سخت آواز

گارڈ سر جھکائے اپنے منہ اور ناک میں سے بہتے خون کو صاف کر کے واپس مڑ گیا

اس نے ایک ناگواری اور تیکھی نگاہ سندس پر ڈالی

جس کی سیاہ لمبی سی چادر گاڑی میں ہی رہ گئی تھی

اور اب سفید بے داغ رنگ کے دوپٹے میں اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی

گلابی لب تھر تھرا رہے تھے

اس پر وحشت سی طاری ہونے لگی

چلیں؟

نازک ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتا اس نے سرسری سا کہا

سندس نے سر ہلا دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیوں آج نہیں جا سکتی آپی کراچی؟

لیزا کمر پر ہاتھ ٹکائے لڑاکا عورتوں کی طرح عمیر کو سخت سست سنائے جا رہی تھی

!میں آپی سے بات کر رہا ہوں

عمیر نے بھی ٹکا کے جواب دیا

تو میں بھی تم سے آپی کے متلعق ہی پوچھ رہی ہوں نا

لیزا کی حاضر جوابی پر عمیر کا خون کھول اٹھا

پر فلحال اسے صبر سے کام لینا تھا

عمیر! حیدر آج کیوں نہیں آنے دے رہا مجھے

آپی نے بھی اب مشکوک نگاہوں سے عمیر کو گھورا

آپی! وہ ابھی آفس کے ہزار کاموں میں بزی ہے

لیکن کل صبح ہی ہم کراچی روانہ ہو جائیں گے

عمیر نے لہجے کو مضبوط بنا کر کہا

تم ہمیں بے وقوف سمجھتے ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ سفاک بے رحم ظالم اور پتھر دل انسان خود تو اٹھ کر پانی تک نہیں پیتا اس کو آفس کی کاموں سے فرصت نہیں

یہ بات تو میں مر کر بھی نا مانوں

لیزا نے استہزائیہ ہنس کر کہا

جب کے آپی کو افسوس سا ہوا

لیزا ہمیشہ ان کے بھائی کے متلعق جو کچھ نام لے کر پکارتی تھی ہمیشہ آپی کے پاکیزہ چہرے پر افسوس اور حیرانگی کے ملے جلے آثار نمودار ہوتے آج بھی ایسا ہی ہوا تھا

لیزا ! تم کیوں اسے یہ سب نام دے دیتی ہو

میرا بھائی ایسا بلکل بھی نہیں ہے

آپی نے دبے دبے غصے میں اسے جھڑک دیا

! چھوڑیں آپی

آپ کو بھی معلوم ہے آپ کا وہ سخت گیر بھائی کیسا ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن فلحال آپ یہ سوچیں آج کی تاریخ میں کراچی کیسے پہنچیں گی آپ؟

وہ صوفے پر آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے بولی

عمیر کا دل چاہا صوفے سمیت ہی اس انگریز ظالمہ کو اٹھا کر شاہ مینشن کے آخری فلور سے نیچے پھینک دے

عمیر ابھی عشاء کی نماز کا ٹائم ہو گیا ہے اس لیے کل تم وقت پر ہی یہاں پہنچ جانا

پھر ہم روانہ ہو جائیں گے کراچی

آپی نے اپنی جگہ سی اٹھ کر کہا

لیزا کو اپنہ محنت تباہ ہوتی محسوس ہوئی ی

عمیر نے بھی آپی کے جانے کے بعد اسے آنکھوں کے حصار میں لیا

گرے آنکھوں میں غصہ افسوس اور دکھ تھا

جب کے سیاہ آنکھوں میں شرارتی مسکراہٹ تھی

اللہ کرے تم اور تمہارا وہ دوست مر جائے

کسی فقیر کی طرح وہ بد دعا دے کر واک آؤٹ کر گئی

عمیر نے تاسف سے اس کی پشت کو گھورا

جس پر سنہرے بال لہرا رہے تھے

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

وہ دراصل میں کراچی گھومنے کے لیے گھر سے باہر نکلی تھی

اسے حیدر کی خاموشی سے ڈر لگنے لگا

اس نے صفائی دینی چاہی

پر اس میں بھی جھوٹ کا سہارا لیا

سامنے والا ایسے خاموش تھا

جیسے گہرا سمندر

سگریٹ کی ڈبیہ میں سے اس نے ایک سگریٹ نکال لی

حیرت سے سندس کی آنکھیں پھٹی

وہ سگریٹ کب سے پینے لگا تھا

اچھا! پھر؟

گھومتے گھومتے آپ مجھے نظر آ گئی اور شکر ہے

میرے گھومتے گھومتے ہی سہی آج میری نظر آپ پر پڑی ورنہ ابھی تک تو آپ اسلام آباد

روانہ ہو چکی ہوتیں!

طنزیہ انداز میں کہا گیا

سندس نے پھر بھی اسے دیکھنے سے گریز کیا

تو پھر اب آپ کی کیا سزا ہونی چاہئے؟

اس کی جانب بڑھتا ہوا وہ بے تاثر لہجے میں بولا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں فرار ہونا نہیں چاہتی تھی

آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔۔

وہ منمنائی

اچھاااا۔۔۔

حیدر نے اچھا کو کھینچا

آپ مجھ سے دور رہیں شاہ!

دبے دبے انداز میں اس نے احتجاج کیا

حیدر پل بھر کو اس کی سیاہ پرکشش آنکھوں میں بغیر پلکیں جھپکائے دیکھتا چلا گیا

شاہ!

سندس مسلسل پیچھے کی جانب قدم لے رہی تھی

پیچھے دیوار ہونے کی وجہ سے اب وہ بری طرح پھنس چکی تھی

اور حیدر کے ارادے بھی خاصے خطرناک لگ رہے تھے

ہمممم بولو؟

اس کے نازک ہاتھ تھام کر اس نے مختصر جواب دیا

میں سچ۔۔۔۔ کہہ رہی ہوں

میں فرار ہونے کی کوشش نہیں کر رہی تھی

تھوک نگلتے ہوئے سندس نے پھر سے صفائی دینی چاہی

میں تو کچھ بھی نہیں پوچھ رہا

پھر کیوں صفائیاں دے رہی ہو؟

حیدر نے اس کی پھڑ پھڑاتے ہونٹوں کو ایک نظر دیکھنے کے بعد کہا

آنکھوں میں محضوظ سی مسکراہٹ رقصاں تھی

آپ سو جائیں مجھے نیند آ رہی ہے!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے منہ بسورتے ہوئے کہا

نیند آپ کو آرہی ہے

!اور سونے کا مشورہ مجھے دیا جارہا ہے

حیدر نے اس کہ شرمائے گھبرائے چہرے پر بھوری آنکھیں مرکوز کر دیں

ہاں کیونکہ آپ جب تک نہیں سو جاتے میں بھی نہیں سو سکتی نا۔

سندس نے بیچارگی سے کہا

!بھوری آنکھیں پھیلی

مطلب؟

سندس کی پیشانی سے چند شوخ لٹوں کو ہٹاتے ہوئے اس نے سوالیہ نگاہ سندس پر ڈالی

!مطلب وطلب کو چھوڑیں اب

اور سو جائیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسے خود سے دور کرتے ہوئے سندس نے لب کچلتے ہوئے کہا

دل تو گویا فل اسپیڈ پر دھڑک رہا تھا

!سندس

اس سے پہلے وہ

وہاں کھسکتی حیدر نے اس کے مرمری ہاتھ تھام لیا

شاہ! کیا ہو گیا ہے؟

سندس نے دھک دھک کرتے دل کو قابو کرتے کہا

بے شک آپ میری محبت

میری زندگی میرے زندہ رہنے کی وجہ ہیں

لیکن میں کسی کی بھی غلطی برداشت نہیں کرتا

آپ کو میں نے بہت بار موقعے دیے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

یہ سوچ کر کہ شاید آپ مجھے اور میرے بنائے گئے اصولوں کو سمجھیں گی

لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا تو اب میں کچھ نہیں کر سکتا

اس کے کان کے قریب جا کر وہ سرد اور دھیمے انداز میں بات کر رہا تھا

اس کے وجود میں سے اٹھتی مہور کن خوشبو سندس کے حواس پر حاوی ہوتی جا رہی تھی

!شاہ! آئندہ ایسے نہیں کروں گی

اس نے بھیگے لہجے میں کہا

!لیکن اب فائدہ نہیں

سرد مہری اور سخت تاثرات ہنوز اس کے خوبرو چہرے پر موجود تھے

سندس نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جو سخت گیر شہزادہ بن چکا تھا

!لیکن

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس سے پہلے سندس مزید کچھ کہتی حیدر شاہ نے شہادت والی انگلی اس کے پنکھڑیوں جیسے لبوں پر رکھ دی

اور سندس کو اپنے حصار میں لیے بیڈ کی جانب بڑھ گیا

کھڑکی سے جھانکتے چاند نے مسکراتے ہوئے ان دو لوگوں کو دیکھا جن کی محبت اپنی منزل پر پہنچ جانے کے قریب تھی

اور شہزادے کے ہونٹوں پر بہت عرصے بعد حقیقی مسکراہٹ رقصاں تھی

کمرے میں اچانک سے خوشی کی لہر دوڑ گئی

چاند بھی اب بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا

گارڈن میں موجود پھول ایک الگ لئے میں کھل اٹھے

فضا پر چھائے تناؤ کے بادل بھی چھٹ چکے تھے

رات اہستہ آہستہ پگھلنے لگی تھی

اور شہزادہ بھی اپنی محبت کو اپنی محبت اور عشق کا یقین دلا رہا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کی سرگوشیوں پر سندس کے چہرے پر خوبصورت سے رنگ جھلکنے لگے

پلکیں سیاہ فگن تھیں

اور وہ مغرور شہزادہ اس کی تمام تر راہیں مسرود کرتا جارہا تھا

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

چھوڑو مجھے کون ہو تم؟

کوئی ہے؟

اس کا جھنجھلائی آواز تاریک کمرے میں گونج رہی تھی

کسی نے زبردستی گھسیٹ کر اسے اس تاریک کمرے میں بند کردیا تھا

اس سے پہلے وہ مزید چیختی چلاتی کسی کے بھاری قدموں کی آواز اس کہ کانوں میں گونجی

بے شک وہ ایک نڈر لڑکی تھی

لیکن کہیں نا کہیں خوف کی شدید لہر اس کے وجود میں سرسراہٹ کررہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو رو رو کر ہوش ہواس سے بیگانا ہو گئی ہوتی

پر مجال ہے جو اس کی گرے چمکتی آنکھوں میں سے ایک بھی آنسوں ٹپکا ہو

آنکھوں میں ہر وقت موجود رہنے والی چمک ہلکی سی ماند پڑنے لگی

آپی!

عمیر نے انہیں مخاطب کیا جو تسبیح پڑھنے میں مشغول تھیں

میں نے پیکنگ کر لی ہے روانگی کب ہے؟

آپی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا

حیدر نے رات مجھے کال کر کہہ دیا تھا

کے دو بجے ہیلی کاپٹر وہ بھیج دیگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے پر اعتماد انداز میں کہا اور صوفے پر جگہ بنائی

لیزا ابھی چل رہی ہے؟

آپی نے عمیر کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا

نہیں آپی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے وہ کل اسلام آباد پہنچ جائے گی

عمیر نے دھڑلے سے جھوٹ بولا

پر مجال ہے جو آپی نے اس کہ چہرے پر کوئی بھی جھوٹ بولنے کے آثار دیکھے ہوں

رات تک تو ٹھیک تھی اچانک سے کیا ہو گیا اسے؟

انہوں نے لہجے میں حیرانگی سموئے کہا

آپی بیماری پوچھ کر تھوڑی آتی ہے!

عمیر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

اور پھر ان سے اجازت لے کر کمرے سے باہر نکل آیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

خاکی کلر جینز اور بلیک شرٹ میں اس کا وجیہہ سراپا نمایاں تھا

آپی نے بھی اس کی پشت کو تب تک گھورا جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا تھا

یہ لوگ کچھ نا کچھ تو ضرور مجھ سے چھپا رہے ہیں پر کیا؟

آپی بڑبڑا کر رہ گئیں

....

اُجلی سی دھوپ چھن سے کمرے کے اندر چھائے خوابگیں ماحول کو اور حسین بنانے میں کامیاب رہی

پرندے اٹھکلیاں کرتے ہوئے اپنے گھروں سے باہر نکلنے لگے

گویا پورے گھر میں خوشی کا سماء تھا

گھر کے در دیوار تک اپنے مغرور اور ظالم مالک کی نئی زندگی کی شروعات سے خوش تھے

اس سے پہلے وہ کروٹ بدل کر پھر سے گہری نیند میں گم ہو جاتا

سیل فون کی چنگھاڑتی آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا

سنہری آنکھیں آہستگی سے کھلی

آنکھوں کے ساتھ ساتھ چہرے پر بھی ایک سرور اور فاتحانہ مسکراہٹ رقصاں تھی

سائیڈ ٹیبل سے سیل فون اٹھانے کے بعد اس نے اچٹکتی نگاہ سندس پر ڈالی

جس کے دودھیا اور حسین مکھڑے پر معصومیت کے سوا اور کوئی عنصر نہیں تھا

جھیل جیسی سیاہ آنکھیں بند تھیں

لیکن ایک عجیب سے تاثرات اس کے صبیح پیشانی پر آرہے تھے

کھڑکی سی جھانکتی دھوپ اس کو منہ بنانے پر مجبور کر رہی تھی

لمبا چوڑا اور خوبرو شہزادہ اب تھوڑا سا اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا

اور معصوم شہزادی کے آگے ڈھال کی طرح بیٹھ گیا

گویا اسے برداشت نہیں تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کے

دھوپ اس کی بیوی کو چھو کر گزرے

دوسری جانب اب سندس کی بے چینی ختم ہو چکی تھی

روئی جیسے ملائم گال کے نیچے ہاتھ رکھے

وہ ارد گرد کے ماحول سے بے خبر نیند خر گوش کہ مزے لوٹ رہی تھی

اس کا فون چیخ چیخ کر بند بھی ہو چکا تھا

لیکن وہ ہوش میں ہوتا تو فون کال سن لیتا

سندس کی من موہنی صورت کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتا ہوا وہ بیڈ سے کھڑا ہو گیا

سنہری آنکھیں بھی نا جانے کتنے سالوں بعد مسکرانے پر مجبور تھیں

دبے پاؤں کمرے سے باہر آنے کے بعد وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا

فریش ہو جانے کہ بعد کان کے ساتھ سیل فون لگائے

وہ ڈریسنگ روم سے باہر آگیا

اس کے آس پاس چھے سات ملازم آرزو بند ہو کر کھڑے تھے

ایک نے آگے بڑھ کر جیکٹ پہننے میں اس کی مدد کی

تو دوسرے نے قیمتی پرفیوم اس کی جانب بڑھایا

!وہ اپنے کام خود کرلے ناممکن"

اپنی تیاری پر تنقیدی نگاہ ڈالنے کے بعد اطمینان سے آگے بڑھ گیا

ہاں کہو؟

کام ہو گیا؟

وہی سرد اور سخت لہجہ

سر! وہ کب سے چیخ چلا رہی ہے

عباد نے جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کا دماغ کھسکا ہوا ہے

تم کچھ دیر اور برداشت کرلو میں کچھ دیر میں خود پہنچ جاؤں گا

الٹی کھوپڑی کی ہے یہ لڑکی

بڑبڑاتے ہوئے اس نے رابطہ منقطع کردیا

اور واپس اپنے شاہانہ کمرے کی طرف مڑ گیا

ایک بار مجھے اس قید سے آزادی مل جائے

پھر میں سب کو دیکھ لوں گی

دروازے کی جانب منہ کرکے اس نے ہانک لگائی

لیکن فلحال وہ اکیلی ہی تھی

اس ہیبت ناک کمرے میں

اب کیا کروں

میں تو آج کی اہم ترین کارستانی دیکھنے سے محروم رہ جاؤں گی

کتنا مزہ آئے گا جب آپی اس سے بازپرس کریں گیں

سندس کے متلعق

ہائے!

اس وقت بھی وہ اپنے اندر سوائے مایوسی کے اور کوئی جزبہ محسوس نہیں کر رہی تھی

کوئی اور لڑکی اگر وہاں اس طرح موجود ہوتی

تو رو رو کر بے ہوش ہو جاتی تھی

لیکن وہ لیزا تھی

سر پھری، مضبوط اعصاب اور خود سے لاپرواہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تاسف سے سر جھٹک کر اس نے پھر سے ارد گرد بندھی ان رسیوں کو کھولنا چاہا

پر ہانپنے کے باوجود وہ خود کو آزاد کروانے سے قاصر تھی

کمرے میں چھائی مہور کن خوشبو اس کی نتھوں سے ٹکرائی

سلکی سیاہ بالوں کو ایک سائیڈ پر ڈالتے ہوئے

اس نے دیوار پر نصب وال کلاک پر نگاہ ڈالی

پر کشش اور سیاہ آنکھوں میں حیرت ابھری

صبح کے نو بجے کا وقت کا تھا

ارد گرد تائرانہ نظریں دوڑانے کے بعد اس کی آنکھیں ایک جگہ ساکت ہو گئیں

خفگی، ناراضگی، دکھ اور آخر میں حیا اس کی آنکھوں میں نمودار ہوئی ی

سامنے والے نے بھی دلچپسی سے اس کہ پاکیزہ چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو دیکھا

صبح بخیر!

لیپ ٹاپ پر سنہری آنکھیں جمی ہوئی تھیں

لیکن پھر بھی وہ سندس کی شرمائے گھبرائے تاثرات سے لطف اندوز ہو رہا تھا

سندس نے کوئی جواب نہیں دیا

بیڈ سے کھڑی ہو گئی

بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں مقید کیا

اس سے پہلے وہ اپنے نازک سے پاؤں کو مزید زحمت دیتی

حیدر اس کے سامنے آگیا

وہ ایک دم سے پیچھے کی جانب مڑنے لگی

آج غلطی معاف ہے لیکن آئندہ سے اگر میری کسی بات کا جواب نہیں دیا تو۔۔۔

اس کا مرمری ہاتھ اپنے سخت گرفت میں تھام کر وہ سختی سے بولا

جب کے سنہری آنکھوں میں چمک اور معنی خیز تھیں

صبح بخیر!

مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق سندس نے بھی آخر جواب دے ہی دیا

اتنا پھیکی سی صبح بخیر؟

اس نے اس کے گرد حصار مضبوط کرنے کے بعد عام سے لہجے میں کہا

کہاں پھنس گئی میں!

وہ دل ہی دل میں خود پر لعن تعن کرنے لگی

کھلی آنکھوں سے میرے خواب دیکھنے سے آچھا ہے

حقیقت میں مجھے دیکھ لو

سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں کہا گیا

سندس کو لگا جیسے وہ اس کی ذلت کررہا ہو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ کو لگتا ہے میں آپ کہ خواب تک دیکھنا پسند کرتی ہوں گی؟

یعنی کے خوش فہمی کا ایک اور ہی جہاں آباد ہے آپکا

اس کی پہنچ سے خود کو دور رکھنے کے لیے وہ ہاتھ پاؤں چلانے لگی

لیکن وہ جتنا خود کو آزاد کرانے کی کوشش کرتی

حیدر اتنا ہی اس کے گرد حصار تنگ کر رہا تھا

!اگر ایسا ہے تو ٹھیک ہے

شاید میں غلط ہوں

لیکن تمہیں اب مجھ سے خفا خفا نہیں رہنا چاہئے

اچھے بچوں کی طرح مجھے اور اس گھر کو اپنا مان لو

تو بہتر ہے

اس نے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب کے لہجہ حکیمانہ تھا

سندس اس کا رعب اور حکم کرنے والے انداز سے تپنے لگ گئی

کیوں اب کیا ہو گیا ہے؟

کونسا آپ میرے دل تک رسائی حاصل کر چکے ہیں

میں آپ سے محبت نہیں کرتی

اتنے ڈھیٹ کیوں ہیں آپ؟

وہ دلکشی سے مسکرایا

وہی مخصوص سی دل کو بند کر دینے والی مسکراہٹ

سندس نے اپنے خوبرو اور وجیہہ ہمسفر کو دیکھا

تو پل بھر کو اس کہ دل نے ایک بیٹ مس کی

اس کو خود سے دور کرنے کے بعد وہ چند قدم سندس سے پیچھے چلا گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تم محبت نہیں کرتی؟

تو کوئی بات نہیں میں تو کرتا ہوں نا

اور میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کے تم میری ہو

اس سے زیادہ خرافات پالنے کا میرے پاس ٹائم نہیں ہے

اس کی گھوریوں سے محضوظ ہو کر اس نے کندھے اچکا کر کہا

اور سندس کے گال تھپتھپا کر ٹیبل سے کافی کا مگ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا

افففففف شاہ!

بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھنے کے بعد وہ تیز آواز میں گویا ہوئی

آنکھوں سے گرم گرم سیال رواں تھے

اسے لگا تھا کے اب وہ بدل چکا ہو گا

مگر وہ اب بھی حکم چلاتا، سخت گیر، اور سفاک ہی تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہاتھوں میں سر گرائے اس نے دکھ سے سوچا

وہ اس سب میں یہ بات نظرانداز کر گئی تھی

مسکرا کر بات وہ صرف اور صرف سندس کے ساتھ ہی کرتا تھا

لیکن یہ بات سندس کو نوٹ کرنے کا ہوش کب تھا

وہ تو اپنی بچکانی حرکتیں تک بھول جاتی تھی

اور حیدر کو ابھی تک اس کا گھر سے دبے پاؤں فرار ہونے والی حرکت پر غصہ تھا

مجھے کیوں بند کر رکھا ہے یہاں؟

اللہ کہ بندوں

ایک بار پھر سے وہ پوری قوت سے چلائی

بھاری قدموں کی آواز پھر سے ابھری

ماحول میں چھایا

سکوت، وحشت، اور بڑھنے لگا

!کاش میں پاکستان آتی ہی نہیں

کتنا مزہ آتا پھر

خود کے بند ہاتھوں کو گھورنے کے بعد وہ بڑبڑائی

کمرے کا دروازا کھلا

بھاری بوٹوں کی آواز اب پاس آ رہی تھی

تم؟

وہ بے یقینی سے حلق کے بل چلائی

ابھی بھی اس کے سامنے ایک پرچھائی سی تھی

کمرے میں آنے والے انسان کو وہ اس کہ پرفیوم کی خوشبو سے پہچان گئی تھی

جی بلکل!

میں حیدر شاہ

تم نے خود ہی مجھ سے دشمی مول لی میرا اور تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ ویسے بھی کوئی

اچھے تعلقات تو تھے نہیں

کمرے میں محض ایک بلو رنگ کا بلب آن تھا

وہ اب اسے آسانی سے دیکھ سکتی تھی

جو خاکی رنگ کی جیکٹ اور سیاہ شرٹ اور بلو جینز میں پر کشش لگ رہا تھا

لیکن میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟

لیزا نے لہجے میں حیرانگی سمو کر کہا

گرے آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھیں

او۔۔

یعنی کے معصوم اور سادہ سی لڑکی کو کچھ بھی نہیں معلوم

ہونٹوں کو گول کر کہ وہ ایک ایک لفظ پر زور دے بولا

اور سر کو نفی میں ہلایا

گویا وہ اس حسین اور ڈرامہ باز لڑکی کی ایکٹنگ پر غش کھا کر رہ گیا

جو کتنی چالاکی سے خود کو بے قصور ثابت کرنے پر تلی تھی

آپی کراچی آ گئیں ہیں؟

لیزا نے اس کہ لہجے میں طنز محسوس کر لیا تھا

اس لیے ڈرامہ مزید جاری رکھنے سے گریز کیا

تم کیوں چاہتی ہو کہ اب کی بار میرے ہاتھوں سے جو قتل ہو

وہ تمہارا ہی ہو

اس کے بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھولنے کے بعد بے تاثر انداز میں گویا تھا

ہمیشہ یہی کہتے ہو

کبھی عمل کر کے دیکھاؤ تو مانوں

لیزا نے سنہری آنکھوں میں چیلنجنگ نگاہیں مرکوز کر دی

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اس کی دل خراش چیخ کمرے میں گونجی

وہ بہت ہی آسانی سے اسکا نازک مرمری ہاتھ توڑ چکا تھا

درد کی شدت سے لیزا ہونٹ چبا کر رہ گئی

وہ اب اس کا ٹوٹا ہوا ہاتھ جھٹک کر اس کے سامنے جھکا

امید کرتا ہوں آگے سے میرے کسی معاملے میں ٹانگ نہیں اڑاؤ گی

ورنہ آج ہاتھ توڑا ہے کل ٹانگیں توڑ دوں گا

بٹھا لو اپنے دماغ میں یے بات

آج کے بعد اگر کبھی سندس یا پھر میرے کسی بیچ آنے کی کوشش کی تو سیدھا شوٹ کر دوں گا

گرے آنکھوں میں سنہری آنکھیں گاڑھنے کے بعد

اس نے کندھے اچکا کر کہا

تم دنیا کہ تمام تر ظالموں کہ بادشاہ ہو

!سفاک انسان

لیزا نے درد کی شدت کو ضبط کرنے کہ بعد چیخ کر کہا

!شکریہ

وہ سپاٹ انداز میں شکریہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

لیزا نے کراہتے ہوئے اسے چیخ کر بددعاؤں سے نوازا

لیکن اب اس کی خوشبو کے علاوہ لیزا کے پاس کچھ نہیں تھا

عباد! اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ

سنہری آنکھوں پر سن گلاسز لگا کر اس نے عباد کو مخاطب کیا جو مودبانہ انداز میں سر جھکائے کھڑا تھا

ٹھیک ہے سر!

عباد نے مودب لہجے میں کہا

آج اس کی سرخ سفید رنگت اجلی اجلی سی تھی

عباد نے اس کو حیرانگی سے دیکھا جو اپنی لینڈ کروزر کی جانب بڑھ گیا تھا

الیزا!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بے قراری سے اسے پکارا

دفع ہو جاؤ تم

میرا ہاتھ توڑ دیا اس ظالم نے اور تم اب آ رہے ہو

لیزا نے چلا کر کہا

!لیزا صاحبہ

مجھے اپنی زندگی عزیز ہے

آپ کو ہی شوق چڑھا ہوا تھا

سر سے پنگے لینے کا اب مزہ تو آ گیا ہو گا

عباد نے طنزیہ کہا

تم بھی اب اس چمچے عمیر کی زباں بول رہے ہو عباد

لیزا نے صدمے سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

چلیں ڈاکٹر کے پاس فریکچر زیادہ نہیں ہو گا مجھے لگ رہا تھا

عباد نے اس کے ہاتھ کا معائنہ کرتے ہوئے کہا

ہاں بلکل زیادہ نہیں لیکن میرا ہاتھ تین جگہ سے ٹوٹ چکا ہے

اور تو کوئی مسئلہ نہیں

لیزا نے غرا کر کہا

عباد نے اس کہ خونخوار لہجے کو دیکھ کر ہنسی دبائی

تو پھر ایسے کام کرتی ہی کیوں ہیں آپ ؟

شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالیں گی تو یہی ہو گا

عباد نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے تاسف سے کہا

اور لیزا کو سہارہ دے کر آگے بڑھنے لگا

عباد میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اب

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ غصے کے مارے چیخ اٹھی

ایک بات تو بتائیں لندن میں رہنے کے باوجود آپ اتنی اچھی اردو کیسے بول لیتی ہیں؟

عباد نے اس کا دھیان ہٹانے کی خاطر پوچھا

وہاں بھی تو جلاد ساتھ ہی رہتا تھا

اردو بھی اس نے مجھے خوب پیٹنے کے بعد سکھائی

اور اب دیکھو کیسے فر فر اردو بول لیتی ہوں

لیزا نے ادا سے بالوں کا سنوارا

لیکن

ہائے رے قسمت وہ اپنا ٹوٹا ہوا ہاتھ بھول گئی تھی

اور اب نئے سرے سے وہ حیدر کو سخت سست کہنا شروع ہو چکی تھی

عباد نے اس کا غصہ دیکھا

توچپ رہنے.ں س عافیت جانی

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد عباد نے فل اسپیڈ میں گاڑی کو بھگایا

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

کہاں ہو تم ؟

ہم کراچی پہنچ گئے ہیں۔۔

عمیر نے آپی کو سیاہ رنگ کی چمچماتی گاڑی میں بٹھانے کے بعد اس سے رابطہ کیا

تم پہنچو گھر

میں ضروری کام سے آفس گیا تھا

بس کچھ دیر بعد گھر پر ہی ملاقات ہوتی ہے پھر

وہی مخصوص سرد مہر لہجہ

!ٹھیک ہے میں بس ابھی روانہ ہو رہا ہوں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے مختصر کہہ کر کال بند کر دی

اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

عمیر!

کیا مسئلہ ہے؟

آپی نے جانچتی نگاہوں سے اس کے اترے چہرے پر چوٹ کی

آپی طبیعت تھوڑی سی ٹھیک نہیں ہے لیکن شام تک ڈاکٹر کو دکھا دوں گا

ہلکی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے عمیر نے کہا

ٹھیک ہے۔۔

لیکن چیک اپ ضرور کروا لینا

آپی نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سر ہلا کر رہ گیا

اور گاڑی کو اسٹارٹ کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

....

عجیب بھول بھلئی یامیں آکر پھنس گئی ہوں میں

اس کی بڑبڑاہٹ سن کر مریم اس کے پاس ہی آگئی

جو کچن کا کام نمٹا لینے کے بعد کوریڈور سے عبور کرتی لان کی جانب بڑھ رہی تھیں

کیا آپ کو کچھ چاہیے تھا سندس؟

انہوں نے شائستگی سے دریافت کیا

مجھے کوئی اور روم دکھادیں

میں وہیں شفٹ ہونا چاہتی ہوں

بیچارگی سے اس نے اپنی پریشانی بیان کی

سندس! کیا میں ایک بات کہہ سکتی ہوں اگر آپ کو برا نہیں لگے تو؟

انہوں نے ہچکچا کر پوچھا

جی جی!

آپ بولیں میں بڑوں کا ادب کرنا جانتی ہوں

اس نے ان کا جھریوں والا ہاتھ پکڑ کر کہا

شاہ صاحب! کا حکم ہے

! کے آپ کو کسی اور کمرے میں نا جانے دیا جائے

مریم بی نے کہا

اس کے وجود میں غم وغصے کی لہر سر سراہٹ کرتی جا رہی تھی

مریم بی نے اس کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھ کر جواب دیا

لیکن کیوں؟

مجھے اپنے کمرے میں رہنا ہے

میں اس کے ساتھ ایک منٹ بھی نہیں رہنا چاہتی

سندس نے اٹل لہجے میں کہا

سیاہ پرکشش آنکھوں میں خفگی در آئی

میرا کام تھا آپ کو سمجھانا آگے جیسا آپ کو ٹھیک لگے

لیکن اس گھر میں صرف صاحب کا کمرہ ہی ان لاکڈ ہے

باقی سارے کمرے لاکڈ ہیں

مریم نے ایک اور بم اس کے سر پر پھوڑا

اور لان کی جانب بڑھ گئیں

یہ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟

میں ان کی ملکیت ہوں کیا

جو ایسے دھونس جماتے پھر رہے ہیں

سندس نے بالوں کو جکڑ کر خود کو کہتے سنا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سیاہ رنگ کی شارٹ شرٹ اور وائٹ ٹراؤ زر میں ملبوس وہ اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ نمایاں تھی

پھولے ہوئے گال سرخی مائل ہوتے جا رہے تھے

سر پر دوپٹہ ٹکاتی وہ واپس حیدر کے کمرے کی جانب مڑ گئی

لیکن شاید اس کا ٹائم خراب چل رہا تھا

اس سے پہلے وہ ایک بھی قدم آگے کی جانب بڑھتی

پاؤں لڑکھڑانے کی وجہ سے وہ منہ کہ بل زمین بوس ہو چکی تھی

خون کا ذائقہ اس کے منہ میں گھلنے لگا

ہاتھوں کے بل اٹھنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی جا رہی تھی

اففففففف!

مر کیوں نہیں جاتی میں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ناجانے کیوں اسے رونا آرہا تھا

سرخ اور سفید روئی جیسے گالوں پر موتی گرنے لگے

صبیح پیشانی پر چند آوارہ لٹیں اٹھکلیاں کرتی پھر رہی تھیں

پہلے بالوں کو ہٹا کر اس نے ایک طرف کیا

اور اب اپنے زخمی نازک پاؤں کو بیچارگی سے دیکھنے لگی

چوٹ زیادہ نہیں تھی

لیکن پھر بھی اسے درد ہو رہا تھا

آنسوں ہاتھ کی پشت سے رگڑنے کے بعد اس نے اپنے چھٹے ہونٹ پر شہادت والی انگلی رکھی

خون آلود ہاتھ دیکھ کر اسے مزید رونا آیا

یہ شاہ بھی میرے متھے لگنا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بڑبڑا کراس نے صوفے کی پشت پر ہاتھ جمائے اور سہارے سے اٹھ کھڑی ہوئی ی

کیا ہورہا ہے یہاں ؟

وہی بھاری گھمبیر آواز جس کو سننے کی خواہش سندس نے تو بلکل بھی نہیں کی تھی

لیکن اب کرے بھی تو کیا اس لیے مڑ کر حیدر کی بھرائی آنکھوں سے گھورنے لگی

یہ کیا کردیا ہے تم نے ؟

اس کہ خون آلود پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر بھوری آنکھیں مرکوز کیے

وہ سختی سے بولا

ابھی تو کم از کم پیار سے بات کرنے کا مظاہرہ کرلیتے

سندس نے دل میں سوچا

اسے لگ رہا تھا

حیدر اس کہ زخم کو دیکھ کر تڑپ اٹھے گا

لیکن دوسری جانب اطمینان دیکھنے لائق تھا

نیچے زمین پر بیٹھ کر گیم کھیل رہی تھی

جلتے دل اور استہزائیہ انداز میں

اس نے جوابی کاروائی کی

انٹرسٹنگ!

یہ کیسی گیم ہے جس میں انسان خود کو زخمی کر بیٹھے؟

جیکٹ اتارنے کے بعد اس نے صوفے پر پھینکی اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی!

سندس نے منہ بسور کر کہا

اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگی

کہاں؟

مرمری ہاتھ پر گرفت سخت تھی

اور آنکھوں میں چمک لیے وہ گویا تھا

بھاڑ میں جارہی ہوں آپ چلیں گے ؟

آنکھیں پٹپٹا کر کھلے دل سے آفر دی گئ

!نہیں شکریہ

!میں وہاں جا کر کیا کروں گا تم جاؤ

دوسرا ہاتھ بھی اب وہ اس کا تھام چکا تھا

مجھے آپ سمجھ میں نہیں آتے

شادی بھی زبردستی آپ نے کی

پھر مجھے زبردستی قید کر کہ بھی آپ نے رکھا

جب کے آپ کا کہنا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

یہ سب آپ نے سو کالڈ محبت میں کیا ہے

لیکن آپ کہ کسی بھی عمل سے مجھے محبت کا احساس تو کیا خوشبو تک نہیں آئی شاہ!

آنسوں میں ڈھیر ساری نمی لیے وہ تلخی سے مسکرائی

حیدر کی آنکھوں میں پل بھر کو ہمدردی اور محبت نے جگہ لی لیکن کچھ ہی لمحے لگے تھے

اسے خود کو سنبھالنے میں

سندس!

میری تم سے جو محبت ہے

اس کا حساب میں اللہ کو دوں گا

اور جہاں تک بات ہے احساس اور خوشبو کی

تو جب تک تم اپنے دل کہ دروازے میرے لیے بند رکھو گی

احساس اور خوشبو تو دور کی بات

تمہیں سامنے کھڑا یہ وجود بھی نظر نہیں آئے گا

میری محبت میں کمی کبھی بھی نہیں آئے گی

اسے اپنے مضبوط ہاتھوں میں اٹھانے کے بعد وہ مخصوص سخت اور سپاٹ لہجے میں بات کر رہا تھا

سندس کو اس کی باتیں سن کر عجیب محسوس ہو رہا تھا

وہ اس آدمی کی باتیں سمجھنے سے قاصر تھی

آپ کہ اندر "میں" ہے حیدر صاحب!

سندس نے تفاجر زدہ انداز میں کہا

ہممم! سہی

وہ مزید اس کہ ساتھ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا

اس لیے خاموش رہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بھوری آنکھوں میں وحشت تھی

وہ تاصف سے دیکھ کر رہ گئی

علیشان کمرے میں داخل ہونے کے بعد حیدر نے اسے بیڈ پر آہستگی سے بٹھایا اور خود صوفے کی جانب بڑھا

شرٹ کی آستین فولڈ کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے عمیر کا نمبر ڈائل کیا

سندس نے اپنی ناراضگی جتانے کے لیے تکیہ منہ پر رکھ لیا

چند آنسوں خاموشی سے شہزادی کے گال بھگونے لگے

ابھی تک نہیں پہنچے تم

خیریت؟

عمیر کہ کال ریسیو کرتے ہی اس نے بے ساختہ پوچھا

ہم لاؤنج میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں تم آجاؤ!

عمیر نے مختصر جواب دیا

میں فریش ہو کر آتا ہوں

سنہری بالوں میں ہاتھ پھیرتے

اس نے کہا

اور واش روم میں گھس گیا

اس دوران سندس کو دیکھ کر اس کہ عنابی ہونٹوں پر محضوظ سی مسکراہٹ دوڑ گئی تھی

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

عمیر شاہ کہاں ہے؟

آپی سے جب آدھے گھنٹہ گزر جانے کہ بعد عمیر نے دریافت کیا تو پل بھر کو گڑ بڑا گیا

حیدر سے زیادہ تو وہ پریشان تھا

کہ شاہ اس معاملے کو کیسے ہینڈل کرے گا

آپی بس آرہا ہے

دس منٹس میں

عمیر نے جواب دیا

آپی نے مریم بی کو اپنے پاس بلایا

وہ بھی مریم بی کی بہت عزت کرتی تھیں

مریم بی کہ آنے کے بعد آپی کا دھیان اب ہٹ چکا تھا

حیدر کی جانب

جس پر عمیر نے شکر کا سانس لیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

!اٹھو! آپی آئی ہیں ان سے مل لو

اس کے سامنے جھکتے ہوئے حیدر نے نرمی سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آنکھیں اور چہرہ قدرے نرم تاثر لیے ہوئے تھے

کون آپی؟

تیز لہجے میں سوال کیا گیا

ندا آپی۔

سر جھٹک جوابی کاروائی ہوئی ی

تو میں کیوں ملوں ان سے آپ جا کر مل لیں

سندس نے ٹکا سا جواب دیا

اس سے پہلے میں تمہیں پھر سے اٹھا کر لے جاؤں

جلدی سے دس منٹس میں تیار ہو کر روم میں واپس آؤ

اسے واش روم کی طرف اشارہ کرتے ساتھ ہی اس نے اپنی کلائی پر بندھی واچ اس کی

آنکھوں کہ سامنے لہرائی گویا وہ اسے ٹائم دکھانا چاہتا تھا

کیا مصیبت ہے؟

سندس نے جھنجھلا کر کہا

مصیبت ابھی تک تو نہیں آئی

لیکن سوچ لو اگر دس منٹ میں تم باہر نہیں آئی

تو میں کتنی مصیبتیں کھڑی کر سکتا ہوں تمہارے لیے

اس نے معنی خیزی سے کہا

اور سیل فون پر کچھ ٹائپ کرنے لگا اس کہ ماتھے پر لب رکھ کر اس نے کہا محضوظ مسکراہٹ عنابی ہونٹوں پر رقصاں تھی

سندس نے خشمگیں نگاہوں سے اس کی چوڑی پشت کو گھورا

اور لحاف پھینک کر واشروم میں گھس گئی

حیدر اب پھر سے بلکل لاتعلق سا ہو کر سیل فون میں مصروف ہو گیا

کلک کی آواز کہ ساتھ

واش روم کاڈور کھلا

زردرنگ کہ نفیس سے ڈریس میں ملبوس میک اپ سے پاک چہرے کہ باوجود اپنے

دوھیار نگت اور پیارے نین نقوش کہ ساتھ حیدر کو ٹھٹکنے پر مجبور کر رہی تھی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے لمبے سلکی بالوں کو سلجھایااور پرفیوم چھڑ کنے

کے بعد دوپٹہ شانے پر اچھے سے پھیلا کر اس کے پاس آگئ

!اتنی فرمانبردار لڑکی

وہ بڑبڑایا

آپی کے سامنے اچھے بچے کی طرح رہنا ہے

اگر تم نے کچھ بھی الٹا سیدھا کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

سیل فون کو ٹیبل پر رکھنے کے بعد اس نے سندس کا ٹھنڈا ہاتھ مضبوطی سے تھاما

اور گلاس ڈور دھکیلتا کمرے سے باہر نکل آیا

مطلب یہ ظالم انسان کسی سے ڈرتا بھی ہے؟

سندس کی آنکھوں میں شیطانی چمک نمودار ہوئی ی

میں وہی ظالم انسان ہوں جس کے پاس آپ متحرمہ کبھی روتی بسورتی دوڑی چلی آتی تھیں

وہ سرگوشی میں بولا

اور کمرے سے باہر نکل گیا

سندس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اس کی سرگوشی سن کر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

!اسلام علیکم

گھبیر آواز وسیع و عریض لاؤنج میں گونجی

!وعلیکم اسلام

آپی نے بھی خوش دلی سے سلام کا جواب دیا

لیکن اگلے ہی لمحے میں وہ یک دھک سی سندس کی جانب دیکھنے لگیں

نفیس ڈریس میں ملبوس آنکھوں میں سادگی لیے وہ آپی کو خوف زدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

اور پھر ایک لمحے کو وہ حیدر شاہ کی اوٹ میں چھپ گئی

آپی نے پتھرائی نگاہوں سے حیدر کو دیکھا

اور آبرو اچکا کر سندس کے بابت پوچھا

آپی یہ میری بیوی ہے سندس حیدر شاہ!

اور سندس یہ میری کزن ہیں

ندا آپی!

حیدر نے سندس کو آہستگی سے اپنے حصار میں لے کر آپی کے سامنے کیا

جب کے آپی کی آنکھوں میں تاسف افسردگی مایوسی اور خفگی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جسے دیکھ کر بھی وہ لا تعلق بنا رہا

اسلام علیکم!

آپی نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور انتہائی محبت سے سندس کے حسین چہرے کو چھوا

وعلیکم اسلام!

اس کی آواز صرف حیدر نے ہی آسانی سے سنی تھی

جب کے وہ حیران بھی تھا

کے سندس اور اتنے آرام سے بات کرے نا ممکن سی بات تھی یے

جب کے لاؤنج میں آپی سندس اور حیدر شاہ ہی موجود تھے

آپی سفر کیسا رہا پھر

کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا نا

وہ سنگل صوفے پر جگہ بنا کر بیٹھ گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ شہزادوں سی آن بان والا انسان سندس کا ہمسفر تھا

آپی کو دیکھنے کے بعد سندس بے دھیانی میں ہی سہی لیکن حیدر کو ہی وہ اپنے قریب سمجھ رہی تھی

حیدر نے اسے یوں بغیر جھپکائے خود کو ٹکٹکی باندھے گھورتے دیکھا

تو

ہلکی سے مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی

یہ لڑکی اتنی عجیب کیوں ہے؟

یہ جو کارنامے سرانجام دیتی ہے

اور جو کچھ شعلہ بیانی کرتی ہے

اس کی آنکھیں تو بلکل برعکس ہی کہانی پیش کرتی ہیں

حیدر نے دل میں سوچا اور آپی کی جانب متوجہ ہوا

تم نے شادی کب کی شاہ؟

نجانے کیوں آپی کا لہجہ سرد تھا

کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اس نے شادی کب کی؟

لیزا کی چیخ پر تو آپی سمیت سندس بھی اپنی جگہ سے اچھل پڑی تھیں

ایک بازو سفید پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا

جب کے دوسرے ہاتھ میں سیل فون لیے وہ صدمے کے مارے ابھی تک راہداری میں ہی کھڑی تھی

بد تمیز لڑکی!

حیدر نے اس کے چلانے پر غصے کا اظہار کیا

سندس کی آنکھیں پھیلی

وہ سہی معنوں میں طوفان کی زد میں تھی

تو کیا لیزا ابھی شاہ کے ساتھ ملی ہوئی تھی؟

پہلا سوال ہی اس کے دل کو زخمی کرنے کے لیے کافی تھا

یہ تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا؟

آپی نے اس کے پاس جا کر پوچھا

آپی تھا ایک بے حس، ظالم، سفاک اور وحشی ٹائم کا انسان ہاتھ توڑ دیا اس نے میرا

لیزا کو نئے سرے سے درد نے تپایا

مطلب شاہ نے؟

آپی کی آنکھوں میں حیرانگی تھی

اس سے پہلے لیزا کوئی شعلہ بیانی کرتی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اپنی پر وکار چال چلتا ہوا دونوں کے سامنے کھڑا ہو گیا

سندس تو چکراتے دماغ کے ساتھ سب کو دیکھ رہی تھی

وہ کوئی فیصلا نہیں کر پا رہی تھی

اور نا ہی اسے کسی کی کوئی بات پلے پڑ رہی تھی

تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا؟

وہی مخصوص سخت اور چنگھاڑتا لہجہ

اس کا سپاٹ چہرہ اور سخت آواز سن کر ہی سامنے والے پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی

لیکن سامنے والی بھی تو لیزا تھی

اس کا ماننا تھا

حیدر شاہ کے ساتھ تھوڑی دیر بھی بات کرنا کسی موجزے یا پھر موت سے کم نہیں

آپی لیکن مجھے تو خطروں کے ساتھ کھیلنے کی عادت ہے

وہ کیا ہے نا کوئی میرا ہاتھ توڑ دے یا پھر سر ہی دھڑ سے الگ کر دے میں اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں

آپی یہ چوٹ تو بلکل معمولی سی ہے

لیکن آج میرے روح تک کو چھنی کر دیا گیا ہے

لیزا کی باتیں تو سندس اور آپی کے سر سے گزر گئیں

جب کے حیدر سینے پر بازو لپیٹے فرصت سے اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھ رہا تھا

گرے آنکھوں میں تیرتی نمی اس سے ڈھکی چھپی تو نا تھی

وہ اس کی ایک ایک بات کا مفہوم سمجھ چکا تھا

لیکن کندھے اچکا کر رہ گیا

جینز کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے وہ سندس کے پاس گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک ماہ پہلے میں نے اپنی پسندیدہ لڑکی سے شادی کی ہے

اور اللہ کا شکر ہے کے یہ لڑکی میرا اے لیے بہترین انتخاب ثابت ہو رہی ہے

آپی نے لیزا کو تھامتے ہوئے حیدر کو دیکھا

جو چہرے پر سختی لیے گویا تھا

اگر وہ سندس کے ساتھ خوش تھا

تو پھر چہرے پر یہ سختی کیسی؟

!شادی مبارک ہو سندس

لیزا نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا

وہ ماہر تھی

اپنے آنسوں اور تاثرات کو چھپانے میں

حیدر کے دل نے یہ بات تسلیم کی

!لیزا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی

تم نے بھی میرا اعتبار توڑا

تم نے بھی مجھے چیٹ کیا

میں اب کبھی کسی پر اعتبار نہیں کر سکوں گی

سندس نے ہزیانی سی کیفیت میں سر کو نفی میں ہلا کر کہا

اور اپنی ہچکیوں کا گلا گھونٹتی پیچھے کی جانب قدم لیتی سیڑھیاں عبور کرتی کمرے میں جا کر بند ہو گئی

لیزا نے تلخ مسکراہٹ لبوں پر سجالی

مڑ کر ایک نظر حیدر کو دیکھا

جو سیڑھیوں کی جانب دیکھ رہا تھا

لیزا کی ایک نظر میں کیا کچھ نہیں تھا

دکھ، کرب، ندامت، نفرت، وحشت، اور صرف اور صرف حیدر کے لیے محبت بھی

آپی تو کسی بے جان چیز کی مانند ایک جگہ جم چکی تھی

وہ ان تمام جزبوں کی وجہ جانتا تھا

لیزا کے دل میں اس کے لیے جو محبت تھی وہ کسی سے ڈھکی چھپی تو نہیں تھی

سب ہی واقف تھے

کے لیزا کی زندگی کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے حیدر شاہ کو بے پناہ چاہنا لیکن ضروری

نہیں سب کے ہاتھوں کی لکیروں میں اس کی چاہت اسکی محبت کا نام لکھا ہو

کبھی کبھی محبتیں ادھوری رہ جاتی ہیں

لیزا کا وجود طوفان کی زد میں تھا

ایک ایسا طوفان جو سب کچھ اپنے ساتھ بہا کر لے گیا تھا

اس سے پہلے آپی اس سے کچھ کہتی وہ عمیر کی کال ریسیو کرتے ہی گھر سے ہی باہر نکلتا چلا گیا

گویا اس کی نظر میں یہ سب ایک نارمل سی بات تھی

لیزا!

آپی نے اس کے قریب جانے کی کوشش کی

آپی میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں پلیز!

اس نے منت سماجت والے لہجے میں کہا تو ندا آپی پھر سے ایک جگہ رک گئیں

لیزا نے اپنے کمرے کا رخ کیا

اس کے قدم آج ڈگمگا رہے تھے

آپی کے ذہن و گماں میں بھی نہیں تھا

کے یہ شوخ اور چنچل سی لڑکی اس قدر حیدر شاہ کو اپنا مان بیٹھی ہے

لیکن اب صرف افسوس ہی کیا جا سکتا تھا

اور آنے والے کل کو لے کر آپی کا دل لرز کر رہ گیا

....

شاہ! کارل نے آتے ساتھ ہی تمہارا پورا ڈیٹا اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے

اس کے چند کتے تو گھر کے ارد گرد بھی منڈلا رہے ہیں

عمیر نے اس کے سامنے ساری بات رکھی

عباد خاموش تماشائی بنا بیٹھا رہا

ٹھیک ہے پھر میرے گارڈز کی تعداد میں فوری اضافہ کرو

گھر کی سکیورٹی کو بھی مزید ہائے الرٹ کر دو

تھوڑی کے نیچے ہاتھ سے بنی مٹھی جما کر اس نے سنجیدگی سے کہا

شاہ! مجھے لگتا ہے وہ اس بار پوری تیاری کے ساتھ آیا ہے

عمیر نے کہا

اس بار مات اس کے حصے میں آئے گی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور میں بھی اللہ سے یہی دعا کرتا ہوں

جب تک میں کارل کو جہنم وصل نا کر دوں

تب تک موت بھی میرے مقصد کے بیچ میں رکاوٹ حائل نا کرے

بھوری آنکھوں میں رعب دبدبا اور یقین تھا

اس کے ہر ہر انداز سے اس کی اعلیٰ شخصیت کے اچھے اور برے پہلو ظاہر ہوتے تھے

عمیر ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس کا نیا انداز نیا پہلو دیکھ کر دنگ تھا

کیا تم صرف انکل کی وجہ اس کو مارنا چاہتے ہو

عمیر اور بے تکے سوال نہیں کرے نا ممکن تھا

اس سے بڑی بھی کوئی وجہ ہونی چاہیے تھی کیا

بھوری آنکھیں سکڑ چکی تھی

سرخ سفید رنگت ضبط کے مارے لال ہونے لگی

میری باتوں کا مطلب تم سمجھتے ہی نہیں ہو۔

عمیر نے تاسف سے کہا

میں سب سمجھتا ہوں

تمہیں میں عزیز ہوں

میری زندگی تمہیں عزیز ہے

اسی طرح میرے بابا میرے لیے اہم تھے

ان کا خون میں رائیگا ہونے نہیں دوں گا

مٹھیاں بھینچ کر اس نے سخت گیر لہجے میں کہا

اور آفس کے ڈور کو لات رسید کرتا روم سے باہر نکل گیا

عمیر نے مڑ کر اس لمبے چوڑے مرد کو دیکھا

جو اتنا سفاک اور ظالم کبھی خواب میں بھی نہیں تھا

جتنا پچھلے کچھ تین سالوں سے ہو گیا تھا

✿✿✿✿✿✿✿

ماضی!

محمود شاہ!

اس ملک کی ایجنسیز کو تم پر شک ہے کے تم ان کے خلاف جا کر یہ سب کر رہے ہو

چھوڑ دو اس سب کو

ہمارے پاس سب کچھ تو ہے پھر کیوں تم خود کو مر وانا چاہتے ہو

اس کے جگری دوست نے افسر دگی سے کہا

وہ جانتے تھے

کے ان کا یہ دوست کسی بھی قیمت پر اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے گا لیکن ایک کمزور سی

کوشش وہ اب بھی جاری رکھے ہوئے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

یار! تم بھی صالح کی طرح کیوں باتیں کر رہے ہو

میں کسی ایجنسی کے خلاف نہیں بلکے حق اور سچ کی بات کر رہا ہوں

اگر میرے ایک سچ کے اگل دینے سے کسی معصوم کو انصاف مل جاتا ہے

تو میں اس کے لیے میں ہر قدم اٹھانے کے لیے تیار ہوں

بھاری رعب دار آواز میں کہا گیا

لیکن ان کی آواز میں تھکان سی در آئی

گویا وہ میلوں پیدل مسافت کر کے یہاں تک پہنچے ہوں

تم اگر سچ اگل دو گے

تو وہ تمہیں مروا دے گا

میری بکواس سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی تمہیں

اس کے دوست نے اب تیز آواز میں کہا

میں ہر حال میں اس کے خلاف بیان دوں گا

پھر میری جان بھی چلی جائے تو پرواہ نہیں

محمود صاحب نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے کہا

تمہیں مرنے کا اتنا ہی شوق ہے

تو بھابھی اور حیدر کو میرے حوالے کر دو

میں دونوں کو تمہارے حوالے نہیں کر سکتا

اس کے دوست نے حکمانہ انداز اختیار کیا

یار میرا بیٹا ہے وہ

اسے معلوم ہونا چاہئے کے آگے کی زندگی میں اس کے راستے میں پھول نہیں بلکے

انگارے بیچھائے جائیں گے

اور اسے بھی انہیں انگاروں پر چلنے کی پریکٹس کرنی چاہئے

محمود شاہ نے کی چین اٹھا کر فخریہ انداز اختیار کیا

لیکن اس کی عمر ہی کیا ہے

محمود ابھی تو وہ بچہ ہے

ان کے دوست نے ہار مانتے ہوئے کہا

بچا نہیں ہے وہ ماشاءاللہ سے بہت ہوشیار ہے سولہ سال کا لڑکا بچہ نہیں ہوتا

اور آخر محمود شاہ کا خون ہے

اسے ہر قدم پر ثابت قدم رہنا ہو گا

لندن کی سڑکوں پر بڑی سی چمچماتی گاڑی رواں دواں تھی

گاڑی میں بیٹھے دو نفوس آپس میں بحث و تکرار کرنے میں مصروف تھے

ایک کے چہرے پر مکمل اطمینان تھا

تو دوسرے کے چہرے پر آنے والے کل کو لے خوف اور وحشت تھی

تو تمہارا یہ آخری فیصلا ہے کے تم اب پیچھے نہیں ہٹو گے

ان کے دوست نے سرد مہری سے پوچھا

گنجائش ہی نہیں ہے پیچھے ہٹنے کی

محمود شاہ نے مضبوط لہجے میں جواب دیا

ڈرائیور نے گاڑی بڑے سے محل نما گھر میں داخل کی

وہ گھر نہیں تھا

محل تھا اس محل کو ایک نظر دیکھنے کے بعد ہر انسان اس محل کو اندر سے بھی دیکھنے کا تجسس رکھتا تھا

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی محمود صاحب کی نظر اپنے خوبصورت اور پر کشش بیٹے پر پڑی

اسلام علیکم بابا!

میٹھی سی آواز سنتے ہی محمود صاحب کے عصاب پر چھائی سستی تو کہیں دور جا سوئی تھی

وعلیکم اسلام بابا کی جان!

محمود صاحب نے اسے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

سنہری آنکھوں اور سنہری بالوں والا خوبصورت لڑکا چہکا

انہوں نے ایرانی طرز سے بنے کارپٹ پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے پوچھا

آپ کی ماما کا غصہ کم ہوا کے نہیں یار؟

انہوں نے دوستانہ لہجے بیٹے سے استفسار کیا

نہیں بابا ماما کہہ رہی تھیں

وہ آپ سے کبھی بات نہیں کریں گیں

بھوری آنکھوں والے شہزادے کے خوبصورت چہرے پر یکایک مایوسی اور افسردگی چھاگئی

حیدر آپ کے بیڈروم کی صفائی ہو گئی ہے ایک نظر دیکھ لیں جا کر

صالحہ بیگم کچن سے باہر آتے ہی اپنے بیٹے سے گویا ہوئی ی

حیدر گالوں پر اپنے گال مس کیے

وہ صالحہ بیگم کے گال چومتا ہوا اپنے کمرے کی جانب چل دیا

اور صالحہ نے واپس کچن کا رخ کیا

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے یہ ناراضگی کا دور مزید کتنے دن اور چلے گا

محمود ان کے راستے میں حائل ہو گئے

اب وہ براۓ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھیں

اگر مجھے معلوم ہوتا کے پاکستانی مرد اتنے ضدی اور خود سر ہوتے ہیں

تو میں مر کر بھی تم سے شادی نہیں کرتی محمود!

صالح کی سنہری آنکھوں میں سچائی تھی

تم مجھے ایسے تکلیف دے رہی ہو

تم سے مجھے اس قدر بچگانہ ضد کی توقع نہیں تھی

محمود شاہ نے اس کے گرد آہستگی سے حصار کھینچتے ہوئے کہا

گویا وہ صلح چاہتا تھا

تم مجھے اس طرح اپنی شخصیت میں مزید گم نہیں کر سکتے

صالحہ نے اس کے ہاتھ جھٹکتے کہا

تم مجھے اب غصہ کرنے پر مجبور کر رہی ہو صالح

محمود شاہ کی گرجدار آواز وسیع و عریض لاؤنج میں چھائی خاموشی کو چیرتی چلی گئی

مجھے حیدر کے لیے بریانی بنانی ہے

صالح نے حجاب کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا

اور کچن کی جانب بڑھ گئیں

وہ اپنے ضدی اور مغرور شوہر کو بہت اچھے سے جانتی تھی

اس لیے کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

صالح کا تعلق لندن سے تھا

عیسائی مذہب سے وابستہ ہونے کے باوجود وہ محمود کے سحر انگیز پرسنیلٹی سے بے حد متاثر ہوئی تھی

اور اس کا اظہار اس نے خود ہی محمود شاہ سے کیا

محمود شاہ کی شخصیت ہی ایسی تھی

کے لڑکیاں خود سے ان کے آگے پیچھے پھرنے کے لیے تیار رہتی

لیکن صالح نے دوسری ملاقات میں ہی اس کے سامنے حال دل بیان کر دیا

اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے محمود نے صالح کو اپنی شریک حیات کے عہدے پر فائز کر دیا

صالح کی خوبصورتی کے آگے ہر مضبوط مرد بھی ڈگمگا جاتا

بڑی بڑی گرے آنکھیں

سنہری شولڈر تک آتے سلکی بال

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بے حد سفید رنگت وہ پری پیکر تھی

صالح نے محمود کی خواہش پر اسلام بھی قبول کر لیا تھا

محمود سے صالح کی محبت میں دن بادن اضافہ ہوتا جارہا تھا

اسے محمود کی ہر عادت سے عشق تھا

وہ گھنٹوں گھنٹوں اپنے سوئے ہوئے شوہر کو دیکھتی رہتی

پر دل تھا کے بھرنے کو تیار نہیں تھا

حیدر کی پیدائش کے بعد تو صالح کے زمین پر پاؤں ہی نہیں پڑ رہے تھے

حیدر کی آنکھیں اور بال تو صالح کی طرح بھورے تھے

لیکن مغرو و کھڑی ناک اور پر کشش شخصیت محمود صاحب پر گئی تھی

بلاشبہ وہ کم عمری میں بھی کسی بھی عام بچے سے کئی زیادہ خوبصورت اور وجیہہ تھا

حال!!

مادام سب لوگ آپ کا ڈنر پر انتظار کر رہے ہیں

رونے میں مشغول ہونے کے باوجود اس نے مڑ کر ایک نظر مریم کو دیکھا

جن کے چہرے پر پاکیزگی چھائی تھی

مجھے بھوک نہیں ہے مریم بی!

سندس سیاہ آنکھوں سرخ ہو چکی تھیں

اور آواز بھی بھاری ہونے لگی

لیکن پھر بھی شاہ نے کہا ہے آپ کو ضرور ڈائینگ روم میں آنا ہے

مریم بی نے دھیمے لہجے میں کہا

وہ اٹھی دوپٹے کو شانوں پر پھیلایا

نیوی بلو کلر کے ڈریس میں روٹھی روٹھی سی وہ اپسرا لگ رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن مریم بی کو بار بار انکار کرنا

اسے ٹھیک نہیں لگا

اس لیے گلاس ڈور دھکیلتی کمرے سے باہر نکل گئی

❦ ❦ ❦ ❦ ❦

ڈائیننگ روم میں خاموشی کا راج تھا

وہ آپی کے ساتھ محو گفتگو تھا

لیزا ایک سائیڈ بیٹھی

اسپون کے ساتھ سامنے لگی پلیٹ پر لکیریں کھینچ رہی تھی

اس کے مصروف سے انداز کو دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا

گویا اس وقت پلیٹ پر لکیریں کھینچنے کے علاوہ دنیا میں اور کوئی اہم کام ہی نہیں

اسلام علیکم!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپی نے اسے دیکھا تو دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر گویا ہوئی ی

حیدر نے بھی سرسری سی نگاہ اس کے پھولے چہرے پر ڈالی

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے ملازمین کو کھانا لگانے کا حکم جاری کیا

بریانی سے انصاف کرنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا

آپی نے سوالیہ نگاہ اس پر ڈالی

ضروری کام ہے آپی!

رات دیر سے واپسی ہو گی

اور آپ بے فکر رہیں

آپی کو مطمئن کرنے کے بعد اس نے لاؤنج سے کی چین اور سیل فون اٹھایا

لیزا اور سندس تو ایسے بیٹھی تھیں

گویا ان کے علاوہ ڈائننگ روم میں اور کوئی نفوس موجود ہی نا ہو

ایسا آپی کو لگا تھا ان دونوں کو دیکھنے کے بعد!

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

سر! کارل نے کل شام کو آپ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی پلیننگ کی ہے

وہ اس وقت بھی اپنے گھر میں ہی موجود تھا

لیکن یہ گھر کا خفیہ پورشن تھا

عمیر اور عباد ہی اس خفیہ پورشن کی بابت جانتے تھے

سگریٹ کے کش لینے کے ساتھ ساتھ وہ عباد کی باتیں غور سے سن رہا تھا

شہد رنگ آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح سفاک سرد مہری اور ساکت تھیں

عمیر!

کل شام کو کارل مجھے اگر بلائے گا تو میں جاؤں گا

لیکن میرے پیچھے گھر میں کسی کو بھنک تک بھی نہیں لگے کے میں کہاں اور کس سے ملنے

جا رہا ہوں

گھبیر بھاری آواز اس علیشان کمرے میں گونجی

اے_سی کی کولنگ کم کرتے ہوئے اس نے کہا

لیکن سر!

آپ اکیلے نہیں جائیں گے!

عباد نے ناراضگی والے انداز میں کہا

پھر کیا بارات لے کر جانی ہے کارل کے گھر؟

اس نے بے نیازی سے استفسار کیا

عمیر لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا تھا

بارات کیوں؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے نا سمجھ آنے والی نگاہوں سے اسے دیکھا

عمیر نے ہنسی دانتوں تلے دبالی

تم نے ہی کہا تھا

اکیلے نہیں جانا

حیدر عباد کے ہی انداز میں بولا

سر! وہ کافی خطرناک آدمی ہے اس لیے کہہ رہا ہوں

عباد بھی اپنی بات پر بضد تھا

عباد صاحب زندگی میں کوئی چیز خطرناک نہیں ہے

اور جو انسان اپنے باپ کو پل پل موت کی گھاٹ اترتے دیکھ لے اس کے لیے کوئی چیز

خطرے کا باعث بن ہی نہیں سکتی اور

زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مر جاؤں گا

تو ٹھیک ہے کم از کم اس جھلستی آگ سے چھٹکارا ملے گا

جو کسی سانپ کی طرح ہر لمحے میرے وجود میں زہر انڈیلتی ہے

سگریٹ کو اپنے ہونٹوں سے مسلتے ہوئے اس نے استفہامیہ نگاہوں سے عباد دیکھا

جو ساکت ہو چکا تھا

عباد کے چہرے اور آنکھوں میں دکھ تھا

لیکن سامنے والا اپنے تاثرات کو چھپانے ماہر تھا

وہ اٹھا جیکٹ کو صوفے سے اٹھا کر اسے پہننے لگا

عمیر نے ماحول پر چھائی خاموشی اور سکوت کو نوٹ کیا

تو لیپ ٹاپ بند کرتا حیدر کے پاس آیا

کیا تم ٹھیک ہو؟

ناجانے عمیر کی آواز میں ایسا کیا تھا

حیدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

ٹھیک ہوں!

بے فکر رہو

وہ استہزائیہ انداز میں ہنسا

اور ابھی میں چلتا ہوں

اور کوئی بھی چیز مشکوک لگے

یا گھر کے باہر کچھ بھی غیر معمولی حرکت محسوس ہو تو مجھے کال کر لینا

اس نے سنہری بالوں میں ہاتھ پھیرا

اس کے بال اب چوڑی پیشانی پر گرے جس سے وہ بلکل افق کا حصہ لگ رہا تھا

عمیر اور عباد نے اس خوبصورت مرد کو دیکھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جو سخت گیر ہونے کے باوجود بھی دونوں کی جان تھا

وہ دونوں صرف اور صرف خود کو حیدر شاہ کے ہر حکم کو ماننے کے قائل تھے

دونوں کی زندگی کا ایک ہی سرمایا تھا

!اور وہ تھا حیدر شاہ

!ٹھیک ہے

عمیر نے عباد کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا

جس کے بعد وہ پھر سے گھر کے اندورنے حصے کی جانب بڑھ گیا

!عمیر

سر کی زندگی میں ایسا کیا ہوا تھا؟

عباد کی آنکھیں کھلے ہوئے دروازے پر مرکوز تھیں

جہاں سے تھوڑی دیر پہلے ہی وہ باہر گیا تھا

کچھ بھی نہیں ہوا عباد

اور تم اپنے دماغ پر زور نہیں ڈالو

عمیر نے سنجیدگی سے کہا

اور اپنے روم کی طرف مڑ گیا

عباد نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا

اور سامنے دیوار میں نصب لاتعداد ایل سی ڈیز کی اسکرین پر نظریں جما دیں

جہاں پورے شاہ پلس کے اندر اور باہر کی لائیو سی سی ٹی وی کیمراز سے فوٹیج ہو رہی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کراچی میں موسم گرما کی آمد آمد تھی

فضا میں ایک ویرانی سی برپا تھی

ہر طرف سناٹے کا راج تھا

اتنے بڑے سے گھر میں گومگوسی کیفیت تھی

سب ہی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے

رات کے تقریباً دو بجے کا وقت تھا

اس کے بھاری قدموں کی آواز لاؤنج میں گونج رہی تھی

ڈریسنگ روم میں جاکر فریش ہونے بعد خود پر پرفیوم اسپرے کر کے وہ کچن کی طرف مڑ گیا

اپنے لیے کافی بنا لینے

کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

گرمیوں میں کافی پینا اسے زیادہ پسند تھا

گرے ٹراؤزر اور بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس وہ پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا

بھوری آنکھوں میں مخصوص سرد مہری تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گلاس ڈور دھکیلتے اس نے کمرے میں پاؤں رکھا

نائٹ بلب کی دھیمی روشنی میں اس نے ایک سرسری سی نگاہ صوفے پر سوئے وجود پر ڈالی

سنہری آنکھوں میں سرد مہری کے ساتھ ساتھ ناگواری، اور غصے نے بھی اضافہ کرلیا

کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد اس نے کمرے کا دروازا بند کیا

اور تھیری سیٹر صوفے کی جانب بڑھا

وہ شاید اپنی ناراضگی جتانے کی خاطر صوفے پر ڈیرے ڈال کر دراز ہو گئی تھی

!سندس

اس کا لحاف میں چھپا ہوا سر آہستہ سے ہلا کر اس نے کہا

!مجھے پتا ہے تم جاگ رہی ہو

اس کے لہجے میں جھلکتا یقین محسوس کر کے سندس غش کھا کر رہ گئی

لیکن پھر بھی ڈھیٹ بن کر صوفے پر دراز رہی

لگتا ہے تمہیں میرا تمیز سے ہمکلام ہونا پسند نہیں

وہ کندھے اچکا کر اس کے سر سے بلینکٹ ہٹا کر بولا

سندس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں

وہ جھکا اور آہستگی سے اسے اٹھانے کے بعد

جہازی سائیز بیڈ کی جانب بڑھا

یہ کیا طریقہ ہے کسی کو نیند سے جگانے کا؟

سندس نے جھنجلاتے ہوئے کہا

جب سامنے والا خود چاہ رہا ہو کے اسے اسی طریقے سے جگایا جائے

تو سامنے والا کیا کر سکتا تھا

سندس کی آنکھیں پھیلی

گویا وہ کتنے دھڑلے سے سندس پر سارا ملبہ ڈال رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا کے میں ایسی خواہشات دل میں رکھتی پھروں

وہ تڑخ گویا ہوئی ی

لیکن اب وہ اسے بیڈ پر بٹھا چکا تھا

اور ٹیبل سے کافی کا مگ اٹھانے کے بعد اس کے سامنے بیٹھ گیا

سنہری آنکھوں میں چمک تھی

اور ساتھ ہی عنانی ہونٹوں پر محضوظ سی مسکراہٹ

جیسے وہ سندس کی جوابی کاروائی سے محضوظ ہوا ہو

اتنا غصہ؟

وہ اس کی شوخ بالوں کی لٹ کھینچ کر مسکراتے لہجے میں بولا

!اففففففف

!چھوڑو میرے بال

اس نے گھور کر کہا

!میں اس سے بھی زیادہ ظالم انسان ہوں بیگم

وہ اس کے کان کے قریب جا کر سرگوشی میں بولا

سندس نے آنکھیں میچ لیں

اور تمہارے ساتھ تو آج تک احتیاط سے پیش آیا ہوں

اس ڈر سے کہیں میری پرنسز ٹوٹ نا جائے

گھبیر آواز پر اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا

....

میں آپ کے ساتھ ایک ہی روم میں نہیں رہ سکتی

آنکھوں میں خفگی لیے وہ منہ بسور کر بولی

اور نامحسوس انداز سے اس سے دور ہو گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میرے ساتھ رہنے میں کیا مسئلہ ہے؟

کہنی کے بل بیڈ پر دراز ہو کر وہ مسکراتی آواز میں جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگا

آپ کو میرے ساتھ زبردستی کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا

سندس کو اس کی مخصوص خوبصورت سی مسکراہٹ زہر سے کم نہیں لگی

مجھے جو حاصل کرنا تھا

وہ کر لیا

معنی خیزی سے کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

بھوری آنکھوں میں چمک تھی

خفت کے مارے سندس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا

یہ فرنگی تو ہوتے ہی بے شرم ہیں!

بڑبڑا کر وہ بیڈ پر ہی دراز ہو گئی

میں معصوم فرنگی ہوں

لیکن تمہیں میری شرافت ہضم نہیں ہو رہی

اپنی جگہ پر دراز ہو کر وہ کہنی کے بل تھوڑا سا اوپر ہوا

سندس نے کانوں پر مرمری ہاتھ جمائے

لائیٹ آف کر دی

خفگی سے بھرپور آواز اس کے سماعتوں سے ٹکرائی

اندھیرے سے ڈر لگتا ہے تمہیں؟

وہ محضوظ کن لہجے میں بولا

آپ کے ساتھ رہنا فضول ہے پتا ہے آپ کو؟

سندس نے اس کی جانب رخ موڑ کر اپنے خیالات کا اظہار کیا

حسین ترین لڑکیاں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر شاہ کے ساتھ رہنے کے خواب دیکھتی ہیں

اور ایک میری بیوی ہے جو صرف زبان درازی کے اور کچھ نہیں کرتی

بھوری آنکھوں میں شکایت تھی

سنہری بال چوڑی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے

سندس کا دل پل بھر کو بند ہونے لگا

دماغ کی لاکھ لعن تعن کے باوجود اس نے ہاتھ بڑھا کر حیدر کی پیشانی پر پھیلے بالوں کا سیٹ کیا

زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے اس کے عنابی ہونٹوں کا احاطہ کیا

فرنگی لڑکیاں بھی ایسا ہی کرتی ہیں اپنے مزاجی خدا کے ساتھ

وہ اس کے تھوڑی دیر پہلے کہے گئے الفاظ واپس لوٹا رہا تھا

سندس نے منہ بسور کر ہاتھ کھینچ لیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

یہ جو آپ فرنگی لڑکیوں کے پیچھے دیوانے ہیں نا

قیامت کے روز اس کا الگ سے حساب ہو گا

اس نے حیدر کو لتاڑا لیکن سامنے والا بے شک سفاک ظالم اور مغرور تھا

پر دل کے آگے تو ہر کوئی مجبور ہوتا ہے

خود کو زلیل کروانے کا دوسرا نام محبت ہے "

سندس حیدر شاہ!

اس کی چھوٹی سی ناک کھینچ کر لہجے میں محبت سموئے کہا

اس کی سحر انگیز اور بھوری چمکتی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد سندس کے دل نے ایک بیٹ مس کی

اتنا چاشنی سے بھرپور لب ولہجہ حیدر شاہ کا

وہ مسمرائیز ہو گئی

سو جاؤ!

اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر

اس نے سندس کو آنکھیں بند کرنے کا اشارہ کیا

وہ اس کے شانے پر سر ٹکا کے سو گئی

تھوڑی دیر پہلے یہی انسان اسے زہر سے کم نہیں لگ رہا تھا

لیکن محبت کی آگ جب دونوں جانب بھڑک رہی ہو تو

انا، ناراضگی اور ضد بے معنی ہو جاتی ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماضی!

کیا تم سو گئی ہو؟

محمود شاہ کی بھاری آواز کمرے میں گونجی

ہممم !آپ فرمائیں۔

صالح نے بیڈ کی پشت سے کمر ٹکا کر سنہری سلکی بالوں کو کیچر میں مقید کرتے ہوئے کہا

میں چاہتا ہوں تم اور حیدر

احمر کے ساتھ پاکستان چلے جاؤ

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اپنی بات کا آغاز کیا

مطلب ؟

صالح نے سوالیہ نگاہ ان پر ڈالی

مطلب کے پیچھے مت پڑ جاؤ

!میرے لخت جگر کا خیال رکھنا صالح

ان کے لہجے میں بیٹے کے لیے جھلکتی محبت دیکھ کر صالح کی سنہری آنکھیں سفید پانی سے بھرنے لگیں

!جب آپ کو اس کی پرواہ نہیں تو پھر یہ سب باتیں محض دنیاداری کی ہیں محمود

صالح نے تلخی سے کہا

تم تو دماغ کا استعمال کرنا چھوڑ چکی ہو

لیکن میں سرے عام بزدلی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا

وہ حتمی اور خشمگیں نگاہوں سے بے حد حسین اور ضدی بیوی کو گھورنے لگا

بزدلی؟

تم اپنے بیٹے اور بیوی کو خود سے الگ کرنا چاہ رہے ہو

اور چلے ہو کسی اور کی بہن بیوی بیٹی کو انصاف دلانے

صالح کا لہجہ تفاخر زدہ تھا

کل رات کی فلائیٹ ہے

حیدر کو میں سمجھادوں گا

وہ میرا سمجھدار اور پیارا بیٹا ہے

اپنے بابا کی بات کو سمجھے گا

محمود نے نائٹ بلب آن کرنے کے بعد پریقین انداز میں کہا

کیا ہمیں ہمیشہ کے لیے پاکستان بھیج رہے ہو؟

صالح نے اپنی آواز کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

اس کا دل چاہ رہا تھا

کے اپنی بے بسی پر چیخ چیخ کر روئے

نہیں! صرف ایک ماہ کی بات ہے اس کے بعد میں تم دونوں کو واپس بلا لوں گا

محمود شاہ نے اس کے کانپتے وجود کو تاسف سے دیکھا

اب صالح نے کوئی جواب نہیں دیا

تو محمود نے ہاتھ بڑھا کر اس کے شانوں کے گرد بازو حائل کیے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ جو کب سے اپنی سسکیاں ضبط کیے بیٹھی تھی

اپنے ہم سفر کا سہارا ملتے ہی بکھرتی چلی گئی

بہت دیر تک اپنے اندر کا غبار نکال لینے کے بعد اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے ایک نظر اپنے شوہر کو دیکھا

حیدر کو پاکستان میں مزہ نہیں آئے گا

اگر اس نے مجھ سے تمہارے بابت پوچھا پھر؟

حیدر کی محمود شاہ سے زیادہ کلوز نز تھی

اور یہی بات اب صالح کو خوف میں مبتلا کر رہی تھی

میرا شہزادہ ہے وہ

اور دیکھنا ایک دن وہ بھی بلکل میری طرح ہر درندے صفت انسان کے آگے ڈٹ کے کھڑا ہو گا

محمود نے اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے فخریہ انداز میں کہا

اللہ نا کرے کے وہ بھی تم پر چلا جائے

پھر میرا کیا ہو گا

محمود! اگر وہ بھی تمہاری طرح ہوا تو

میں مر جاؤں گی

اس نے بغیر کسی تمہید باندھے صاف گوئی سے کہا

محمود اب سہی معنوں میں لاجواب ہوا تھا

اس کی بیوی تک اس کی نقل حرکات سے خوش نہیں تھی

پہلے ہی وہ تمہاری طرح جنونی ہے

کل پارک میں اس نے مسٹر واٹسن کی بیٹی لیزا کو پیٹا

صرف اس وجہ سے کے وہ اس کی بائے سائیکل کے ساتھ کھیل رہی تھی

صالحہ نے اپنے اکلوتے بیٹے کی کارستانی سنائی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بچی تو اتنی پیاری ہے تم نے روکا کیوں نہیں اسے

محمود نے بھی افسوس کیا

میں جب تک پہنچی وہ اس کے بازو زخمی کر چکا تھا

محمود صاحب صالحہ نے افسردگی سے کہا

چلو تم ابھی آرام کرو میں کل خود بات کرتا ہوں اس سے

محمود شاہ نے اسے پر سکون کیا

اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادی میں اتر چکی تھی

جب کے محمود شاہ کے دماغ کے تعنے بانے مختلف پہلو پر الجھ کر رہ گئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

حال

مارننگ واک سے فارغ ہونے کے بعد وہ گھر پچھلے حصے کی جانب بڑھا

سورج کی تمتماہٹ کی وجہ سے شہزادے کی پیشانی پر چند چھوٹے چھوٹے پسینے کے قطرے چمکنے لگے

لان میں موجود پھول اپنے مالک کی موجودگی کی وجہ سے کھل اٹھے

آسمان پر سورج اور بادلوں کی آنکھ مچولی جاری تھی

ٹاول سے بال رگڑتا وہ آفس میں داخل ہوا

کوئی تھا جو اس کا پیچھا کر رہا تھا

وہ بغیر اس انسان کو دیکھے ہی اندازہ لگا چکا تھا

کے اس کا پیچھے اس وقت کون ہے

اسلام علیکم عمیر!

بغیر اس کی جانب دیکھے وہ سپاٹ لہجے میں بولا

وعلیکم اسلام!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے اس کے آگے کافی کا مگ رکھ دیا

ایکسر سائیز کرنے کے ساتھ ساتھ وہ سرسری سا عباد پر بھی نگاہ ڈال رہا تھا

جس کا چہرہ معمول کے برخلاف آج مرجھایا ہوا تھا

!کیا بات ہے عباد

طبیعت ٹھیک ہے؟

وہی مخصوص سخت لہجے میں دریافت کیا گیا

سر! میں ٹھیک ہوں

ناشتے کی تیاری کروالوں یا گھر جا کر ہی ناشتہ کریں گے

عباد نے مودبانہ انداز میں پوچھا

نہیں تم کروالو ناشتہ تیار

آج ناشتہ میں تم دونوں کے ساتھ ہی کرلوں گا

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عباد پر ایک نظر ڈال کر وہ اپنے روم کی جانب بڑھ گیا

اور عباد نے کچن کا رخ کیا

عباد نے سفید بے داغ شرٹ پر خاکی کلر کی پینٹ زیب تن کر رکھی تھی

عمیر بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک ہی پینٹ میں ملبوس تھا

وہ دونوں ہی ڈیسنٹ لگ رہے تھے

جب کے

حیدر شاہ نے بلیک ٹراؤزر پر گرے کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی

اس کے سنہری بال پسینے کی وجہ سے پیشانی پر بکھرے پڑے تھے

لیکن اس رف سے حلیے میں بھی وہ بے مثال لگ رہا تھا

عمیر نے دل میں سوچا اور مسکرا کر لاؤنج کی جانب بڑھ گیا

نیند سے اٹھنے کے بعد وہ آنکھیں مسلتے اٹھ بیٹھی

کمرے میں وہ تنہا ہی تھی

رات والی باتیں یاد کرنے کے بعد اس کی پنکھڑی جیسے لبوں پر پیاری سی مسکراہٹ رقصاں تھی

!تم آخر کیا ہو حیدر

رات کے اندھیرے میں جتنے مہربان دن کی روشنی میں اتنے ہی سخت گیر اور ظالم

اس نے دل میں سوچا اور اٹھ کر وارڈروب کی طرف بڑھی

!سر کہہ رہے ہیں دس منٹ میں آفس پہنچیں

عباد نے مصروف سے انداز میں اسے کہا

اپنے سر سے کہو میرا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے

اس نے جلے دل کے ساتھ جواب دیا

صرف ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے نا

ابھی تک پاؤں سلامت ہیں

اس لیے ان کا استعمال کر کے آفس پہنچو

حیدر کا گھبیر سخت لہجہ لیزا کی سماعتوں سے اچانک ٹکرایا

میں آتی ہوں

دانت پیستے ہوئے اس نے کہا

جب کے دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہو چکا تھا

اس نے گہری نگاہوں سے عباد کو دیکھنے کے بعد عباد کا فون اسے پکڑا کر آگے بڑھ گیا

عباد اس کے دبدبے کی وجہ اپنی پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کرتا آگے بڑھ گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وائیٹ جینز پر بلیک ٹاپ میں وہ سادگی میں بھی غضب ڈھارہی تھی

سنہری بالوں کو سمیٹ کر آگے کی جانب کرتی وہ گھر کے پچھے والے حصے کی جانب بڑھ رہی تھئ

آنکھوں میں دنیا جہان کی بے زاری سموئے اس نے عمیر کے کمرے میں قدم رکھا

سفید جو گرز میں اس کے پاؤں مقید تھے

عمیر نے ایک نظر اس کے اکتائے ہوئے انداز کو دیکھا

اور پھر سے اپنے کام میں جت گیا

سر ! نے کہا ہے ان کے روم میں پہنچیں

عباد نیا پیغام لے کر آیا

لیزا بغیر کچھ کہے کمرے سے باہر چلی گئ

عباد اور عمیر نے مسکراتی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا

گویا وہ لیزا کی بے نیازی سے محضوض ہو رہے تھے

اور خود بھی اس کی تلقین میں حیدر کے کمرے کا رخ کیا

سندس! بریک فاسٹ ٹھیک سے کرو!

آپی نے اس کی غائب دماغی پر چوٹ کی

باقی سب کہاں ہیں؟

اس نے لہجے کو سرسری سا رکھا

باقی سب؟

گنے چنے لوگ ہی تو رہتے ہیں اس گھر میں

حیدر، لیزا، میں اور تم

میں تو دو تین دن بعد واپس چلی جاؤں گی

آپی نے اس کی نالج میں اضافہ کیا

لیزا کہاں ہے؟

اس نے کل سے لیزا کو نہیں دیکھا تھا

اسے اب خود پر غصہ آنے لگا

وہ تو یہ سوچ سوچ کر خود کو کوسنے لگی

کے حیدر کی شخصیت میں اہم پہلو ضد،اور سفاکی تھی

لیزا جیسی معصوم لڑکی بھی ضرور اس کی زور زبردستی کے آگے جھکنے پر مجبور ہوئی ہو گی

یہ خیالات سندس کے تھے

لیزا کے متعلق

اگر عباد یا عمیر یہ سن لیتے کے لیزا صاحبہ معصوم ہیں تو ضرور بے ہوش ہو جاتے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کہاں کھو گئی ہو؟

کھانا کھالو جلدی سے

آپی نے اس کے کھوئے کھوئے انداز کو دیکھ کر نرمی سے کہا

اور لیزا آرام کر رہی ہو گی

تم بے فکر ہو جاؤ

آپی نے اسے مطمئن کرنا چاہا

اور شاید وہ مطمئن ہو بھی گئی تھی اس لیے خاموشی سے چائے پینے لگی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسلام علیکم!

تینوں نے ایک آواز ہو کر اس پر سلامتی بھیجی

خاکی کلر کی جینز پر سیاہ جیکٹ اور بلیک شرٹ میں ملبوس وہ لیزا کو عام دنوں سے زیادہ پیارا لگا

پرفیوم کی مہور کن خوشبواس کے آفس میں چارسو پھیل چکی تھی

!وعلیکم اسلام

لیپ ٹاک پر سنہری آنکھیں مرکوز تھیں

تینوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی

!اففففففف

لیزا کے کراہنے پر ایک غلط نظر حیدر نے بھی اس پر ڈالی

جو عمیر کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے میں مصروف تھی

سوری مجھے دھیان نہیں رہا وہ اس کا پہلے سے زخمی ہاتھ کود کھا چکا تھا

وہ ندامت زدہ لہجے میں بولا

ظاہر ہے دھیان کیسے ہو گا

!جیسی صحبت ویسی ہی عادتیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ استہزائیہ انداز میں کہہ کر چیئر پر بیٹھ گئی تھی

عباد نے تاسف سے اس پاگل دوشیزا کو دیکھا جو دن بادن عجیب ہوتی جارہی تھی

کام کی بات کرلیں اب؟

لیزا کی موجودگی کو فراموش کرتا وہ عمیر اور عباد سے مخاطب تھا

جی سر!

عباد نے فوری کہا

آج رات کارل سے ملنے جب میں جاؤں گا

تو میرے ساتھ سادہ کپڑوں میں گارڈز ہوں گے

اور پھر جب میں کارل سے اچھے ماحول میں ملاقات کرنے میں کامیاب رہا

تو پھر میں تم دونوں کو اوکے کا سائن دوں گا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن آج صرف ملاقات کرنی ہے کارل کی موت کب اور کیسے واقع ہو گی یہ بعد کالا عمل ہو گا

سخت اور سپاٹ لہجہ بھورے بال جیل سے سیٹ کیے گئے تھے

میرا اس سب میں کیا رول ہو گا؟

لیزا نے میز پر کہنی ٹکا کر سنجیدگی اور جگر جگر کرتی نگاہوں سے اسے دیکھا

عجیب مصیبت ہے!

وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا

لیزا کی بے لغام گرے چمکدار نظریں اسے کوفت زدہ کر رہی تھیں

تمہیں یہاں رہ کر آپی اور سندس کا خیال رکھنا ہو گا

اب وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

سنہری آنکھیں بے تاثر تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور گرے آنکھوں میں شکوے، خفگی، شرارت رقصاں تھی

میں ایک ہاتھ سے ان کی حفاظت کروں گی؟

وہ جل کر گویا ہوئی ی

تمہاری میں نے اتنی سخت ٹریننگ اس لیے نہیں کی تھی

ایک دن تم میرے سامنے ہی بہانے بُنتی پھیر و

وہ دبے دبے غصے میں غرایا

تو پھر تم نے مجھے یہ بھی کبھی نہیں سیکھایا

کے ایک ہاتھ سے مقابلہ کیسے کیا جاتا ہے؟

وہ جان بوجھ کر اسے فضول سوالوں میں الجھانے لگی

بازو کیسا ہے اب؟

وہ سنجیدگی سے دریافت کرنے لگا

اس کی توجہ کا مرکز پھر سے لیپ ٹاپ کی اسکرین بن چکی تھی

زخم نئے نئے دیئے ہیں نا

انہیں بھرنے میں وقت لگے گا

اس کے ذو معنی جملے پر حیدر کے ماتھے پر بل پڑے

اب تم سب یہاں سے جا سکتے ہو

وہ اکتاہٹ سے کہنے لگا

عمیر اور عباد چیئر سے کھڑے ہو گئے

وہ اب بھی بیٹھی رہی

ٹکٹکی باندھے اسے گھورنے میں مصروف تھی

شاید تم نے سنا نہیں ہے جو میں نے بکواس کی؟

پیشانی ملتے اس نے پھر سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!حیدر شاہ صاحب

اتنا غرور اتنی حقارت آخر کیوں؟

اور کیا

میں اس قابل بھی نہیں کے تم دو بول آرام سے بول لیا کرو

اس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

!عمیر اسے لے جاؤ یہاں سے

اس نے غصے میں کہا

اور سامنے رکھی مختلف فائلز میں سے ایک فائل اٹھا کر خود ہی وہاں سے جانے لگا

!چلو لیزا

عمیر نے نرم لہجہ اختیار کیا

!میرے اور حیدر کے بیچ کبھی مت آنا عمیر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

شہادت والی اٹھا کر اس نے عمیر کو سختی سے کہا

اور خود سنہری بال مٹھی میں بھینچ کر رہ گئی

عمیر نے عباد کو دیکھا

جس کے چہرے پر لیزا کے کرب زدہ چہرے سے زیادہ کرب غصہ اور خوف زدہ تاثرات تھے

عمیر نے گہرا سانس کھینچا

گویا وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا

یا پھر سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی انجان بننے کی کوشش کر رہا تھا

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے سرسری سی نگاہ ڈائننگ روم میں دوڑائی

ڈائننگ روم خالی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب کے لاؤنج میں آپی سیل فون کان سے لگائے یقیناً اپنی۔ والدہ سے محو گفتگو تھیں

آپی کے متوجہ ہونے پر اس نے سر کے اشارے سے انہیں سلام کیا اور سامنے رکھے تھری

سیٹر صوفے پر شہانہ انداز میں بیٹھا

آپی نے اپنے مغرور بھائی کو سینجیدگی سے دیکھا

عام مردوں میں وجاہت ہوتی ہے یا پھر مخصوص سی کشش جو کسی بھی لڑکی کو اسیر کر سکتی

ہے

لیکن حیدر شاہ کی شخصیت میں یہ دونوں چیزیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں

لیکن جو چیز اسے سب سے الگ دکھاتی تھی وہ

تھا اس کا جنون

آپی کے اس طرح گھورنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا

ہلکی شیو میں وہ اس وقت بھی دلکش لگ رہا تھا

ندا آپی نے کچھ ہی دیر میں کال کو مختصر کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

صبح سے کہاں غائب ہیں شاہ؟

انہوں نے فکر مند لہجے میں پوچھا

تھوڑا سا کام تھا تو اس وجہ سے دیر ہو گئی

اور میں نے سنا ہے آپ واپس جا رہی ہیں؟

سنہری بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے سنجیدگی سے کہا

!میں جا رہی ہوں شاہ

موم کی طبیعت ٹھیک نہیں اور تم سے ملنے کے بعد میں مطمئن ہوں اب کے تم کوئی مشکوک حرکتیں نہیں کر رہے

ان کے لہجے میں سچائی تھی

یار آپی اب کیا میں اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے لوگ قتل کرنے سے تو رہا

آپ نے فضول میں ٹینشن لے لی

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں کہنے لگا

حالانکہ آپی کے شارپ مائنڈ کا اندازہ اسے بخوبی تھا

مجھے ایسے باتوں میں ٹرکھانے کی ضرورت نہیں

جیسے میں جانتی نہیں ہوں نا تمہیں

آپی نے اب مصنوئی غصے میں کہا

ظاہر ہے آپ ہی تو جانتی ہوں گی

بچپن سے آپ ہی ساتھ رہی ہیں

اس نے کہا تو نارمل انداز میں تھا

لیکن اس فکرے کے پیچھے ایک کرب زدہ اور دل کو چیر کر رکھ دینے والا راز تھا

!حیدر

انہوں نے بے یقینی سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں

اور عمیر سے کہہ کر آپ کے لیے فلائیٹ کی سیٹس کنفرم کرواتا ہوں

اس سے پہلے آپی کچھ اور کہتی وہ سلیقے سے بات گول کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

آپی نے دیر تک اس شہزادوں جیسی آن بان والے لڑکے کو دیکھا جو اب سیڑھیاں چڑھتا غائب بھی ہو چکا تھا

کہاں جا رہی ہو تم؟

عباد اس کے راستے میں حائل ہو گیا

وہ جو کب سے آنسوؤں پر بند باندھ رہی تھی فلحال خونخوار ظالم نگاہوں سے عباد کو گھورنے لگی

تم کیوں میرے باپ بننے کی کوشش کر رہے ہو

وہ اسی بیچارے پر چڑھ دوڑی

میں ایسا کچھ نہیں کر رہا لیکن تم کہیں نہیں جا سکتی اکیلے

وہ اپنی بات پر زور ڈال کر بولا

تم ہوتے کون ہو مجھ پر حکم چلانے والے بتاؤ ؟

اس نے عباد کو دھکا دیتے سختی سے پوچھا

تم اگر ابھی کہیں گئی

تو ٹانگیں بھی تڑوا کر آؤ گی اس لیے چلو واپس

عباد نے تو اس کی بات کو سرے سے اگنور کیا

اور اس کا ہاتھ تھام کر واپس آفس کی جانب بڑھنے لگا

عباد کا اس طرح ہاتھ تھامنے پر لیزا کا ہاتھ اٹھا اور عباد نے صبیح چہرے پر نشان ضبت کرتا چلا

گیا

وہ ہکا بکا سا اسے دیکھنے لگا

آگے سے مجھے ٹچ کرنے کی کوشش مت کرنا

غراتے ہوئے اس نے قدم گھر کے خارجی دروازے کی جانب بڑھا دیے

کوئی تھا جس نے یہ حرکت باریک بینی سے دیکھی تھی

اور مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

عباد نے صدمے سے نکلنے کے بعد واپسی کو رخ کیا

اس کی آنکھوں میں سرخی تھی

شاید وہ ضبط کی آخری حدود پر تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرے میں داخل ہونے کے بعد مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ اس کے لبوں پر نمودار

ہوئی ی

سندس اس کا سیل فون چیک کر رہی تھی

تو کیا میں یہ سمجھوں کے میری بیوی مجھ پر شک کرتی ہے

اس کے قریب بیٹھ کر وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

جی نہیں شک کرنے کی کیا ضرورت ہے

آپ کی تیس چالیس گرل فرنیڈز تو ہوں گیں ہی

تیس چالیس ؟

وہ اس کی ناک کھینچ کر مسکرا کر بولا

جی بلکل تیس چالیس

وہ اپنے کہے پر بضد تھی

اور ان تیس چالیس کے نام بھی تمہیں معلوم ہوں گے پھر

وہ اس کا ہاتھ تھام کر چاشنی سے بھرپور لہجے میں بولا

اب اتنا فضول وقت نہیں ہے میرے پاس

یہ لیں اپنا فون

میں نے آپ کی کانٹیکٹ لسٹ میں سے ساری لڑکیوں کے نمبر ڈلیٹ کر دیئے ہیں

چمکتی نگاہوں سے اس نے کہا

!پرنسز

وہ ہکا بکا سا اسے دیکھے گیا

جی؟

معصومیت کے ریکارڈ توڑ دیئے گئے

تم نے کیوں ڈلیٹ کیے وہ

سب لڑکیاں میرے آفس میں کام کرتی ہیں

اور سب ہی مستحق لڑکیاں ہیں

اس لیے میں نے ان سب کو اپنی فرم میں رکھ لیا

وہ سیل فون کی اسکرین پر آنکھیں مرکوز کیے افسردگی سے بول رہا تھا

سوری! مجھے معلوم نہیں تھا

اس نے ندامت زدہ لہجے میں کہا

!کوئی بات نہیں ہے

سنہری آنکھیں اب بھی سیل فون کی اسکرین پر جمی ہوئی تھیں

سندس نے اس کے بال بیگاڑ کر اس کے ہاتھ سے سیل فون چھین لیا

حیدر نے اسے نا سمجھ آنے والی نگاہوں سے گھورا

گویا وہ پوچھ رہا ہو کے اب کیا ہوا؟

جب آپ میرے پاس ہوں تو باقی چیزوں کو بھاڑ میں ڈال دیا کریں

وہ شان بے نیازی سے گردن اکڑا کر بولی

اوراس کی سنہری آنکھوں کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھنے لگی

بہت خراب ہوتی جارہی ہو

حیدر نے مصنوعی خفگی سے کہااوراس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کردی

وہ کھلکھائی

یہاں تک کے اس کی کھلکھلاہٹ پروہ بھی مسرور سااس کے ہوش رباسراپے کودیکھنے لگا

سر!سب کچھ ریڈی ہے کب روانگی ہے اب؟

عباد کی کال اسے وصول ہوئی ی

!بس نکلنے ہی والاہوں یار

اس نے سندس کا مرمری ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا

جب وہ اس کے شانے پر سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی

!ٹھیک ہے پھر آفس میں ہی ملاقات ہو گی اب

عبادیہ کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا

کچھ ہی دیر میں اس کی کارل کے ساتھ ون ٹو ون ملاقات ہونی تھی

دل میں ایک طوفان سا برپا تھا

آنکھوں میں دل کو ڈگمگا دینے والی چمک تھی

وہ دن آخر آ ہی گیا جس دن کا اسے بے صبری سے انتظار تھا

....

عمیر میں کچھ دیر کے لیے آرام کرنا چاہتا ہوں

اس لیے مجھے کسی بھی طریقے سے ڈسٹرب نہیں کیا جائے

ایک ہی تحریر میں اس نے عمیر کو آگاہ کر دیا

عمیر نے اس کا میسج پڑھنے کے بعد اوکے کا ٹیکسٹ سینڈ کر دیا

اور وہ گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھا

اس وقت وہ سندس کے کمرے میں موجود تھا

جہاں سندس اس گھر میں آنے کے بعد رہتی تھی

سندس کے پرفیوم کی سحر انگیز خوشبواب بھی کمرے میں چار سو پھیلی ہوئی تھی

سنہری بال پیشانی پر گرائے ہوئے تھے

وہ سوبر اور ڈیسنٹ تو تھا ہی لیکن اس وقت تھکان کی وجہ سے اس کی سنہری آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں

اوپر سے اسے شام تک بلکل ہشاش بشاش انداز میں کارل سے ملنا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سندس کیا تم تھوڑی دیر کے لیے سب کچھ بھول کر میری بات سن سکتی ہو

لیزا نے اس کے کمرے میں آنے کے بعد سنجیدگی سے کہا

مجھے کسی کی کوئی بات نہیں سننی لیزا

وہ تڑخ کر بولی

!لیکن میری بات سن لو پلیز

وہ منت سماجت بھرے لہجے میں کہنے لگی

تم پھر سے مجھے پاگل بنانے آئی ہو نا

وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی

لیزا کے مقابلے میں اس کے حسن اور خوبصورتی میں زمین آسمان کا فرق تھا

لیزا کی خوبصورتی دیکھ کر آج پہلی بار اس کے دل میں آگ بھڑکنے لگی

تو کیا وہ لیزا کی خوبصورتی سے خائف تھی

یا پھر وہ لیزا کی اس قدر خوبصورتی کے بعد حیدر سے ایک بار پھر بدظن ہو رہی تھی

!میں تم سے جو بھی بکواس کرونگی سب سچ ہو گی سندس

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیزا نے روہانسی لہجے میں کہا

اچھا بولو پھر!

وہ مان گئی تھی

اور اب سوالیہ نگاہوں سے لیزا کو دیکھنے لگی

حیدر کو میں بچپن سے جانتی ہوں

وہ تم سے محبت کرتا ہے

اس جیسا انسان کسی سے محبت بھی کر سکتا ہے

یہ بات میں اتنے سالوں میں نہیں جان سکی

کیونکہ اس کے اندر دل نہیں لیکن شاید تمہارے معاملے میں اس نے دماغ سے کام لیا ہے

تم اس کے ساتھ اچھے سے زندگی بسر کرو وہ تمہیں خوش رکھے گا

یہ سب کہتے ہوئے لیزا کا دل چاہ رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ خود کو چیر کر رکھ دے

لیکن سامنے اسکی محبت اس کے حیدر کی خوشیوں کا سوال تھا

اور وہ اب بھی حیدر کی زندگی میں خوشیوں کی خواں تھی

تو کیا تم اس کی وکیل بن کر یہ دلیلیں دینے آئی ہو اور ہو سکتا ہے اس کے دل میں کوئی اور بستی ہو؟

اور بے شک میرا بچپن اس کے ساتھ اتنا نہیں گزرا

لیکن تھوڑا بہت میں اسے شادی سے پہلے بھی جانتی تھی

اس نے تمہیں نہیں بتایا شاید؟

وہ استہزائیہ انداز میں ہنسی

نہیں! بلکل بھی نہیں بتایا کچھ کیونکہ وہ مجھے اتنی عزت دینے کے قابل نہیں سمجھتا کے

تمہاری اور اپنی باتیں مجھ سے شیئر کرتا پھرے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیزا کے جواب پر نا جانے کیوں لیکن سندس نے اپنے اندر ایک نئی زندگی کی رمق محسوس کی

!تم مجھ سے زیادہ حسین ہو لیزا

اس کے بے تکے سوال پر لیزا کی آنکھوں میں الجھن ابھری

میرا مطلب ہے

شاید وہ تم سے بھی پیار کرتا ہو

آج وہ سندس تو کہیں سے نہیں لگ رہی تھی

وہ کتنی آسانی سے سامنے کھڑی لڑکی کا زخمی دل اور چھنی کرنے پر بضد تھی

تم مجھ پر شک کر رہی ہو یا اپنے حیدر پر؟

اس نے تلخی سے پوچھا

میں دونوں کو ہی زیادہ نہیں جانتی چند دنوں کی ملاقات اور بچپن کے ساتھ میں فرق ہوتا ہے

اس نے پر اعتماد انداز میں کہا

!مجھے تمہاری سوچ پر افسوس ہو رہا سندس

لیزا نے صوفے سے کھڑے ہوتے کہا

مجھے اب کسی پر اعتبار نہیں

وہ بھی کندھے اچکا کر کہنے لگی

ٹھیک ہے اگر تم خود حقیقت سے آشنا ہونا چاہتی ہو سنو

"میں محبت کرتی ہوں اس سے"

لیکن پتا ہے اس نے میری بے لوث محبت کو کبھی اہمیت دینا ضروری نہیں سمجھا

اس کے لیے میں صرف ایک ذمے داری ہوں

جو میرے ڈیڈ نے اسے سونپی تھی

اور اب وہ نا چاہتے ہوئے بھی مجھے اپنے گھر میں رکھنے کے لیے مجبور ہے

لیزا کے لیے پل بھر کو اس کے اندر ہمدردی نے جگہ لی

لیکن اپنا یقین ٹوٹنے کی تکلیف زیادہ تھی

شاید اسی لیے بغیر لیزا کو کچھ کہے وہ حیدر شاہ کو ڈھونڈنے کے لیے کمرے سے باہر نکل گئی

اور لیزا نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل ہوتے دیکھا

اسے حیدر سے ایک ہی شکایت تھی کے اس نے لیزا کی یک طرفہ محبت کی بابت سے آگاہ کرنا کیوں ضروری نہیں سمجھا تھا

ماضی

سولا سالہ حیدر پاکستان تو پہنچ گیا تھا

لیکن اسے ہر وقت اپنے بابا کی یاد ستاتی رہتی تھی

اس نے بہت بار اس گھر سے فرار ہونے کی کوشش بھی کی تھی

لیکن سب بے سود وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہو رہا تھا

اس نے صالح سے بھی ناراضگی مول لے لی تھی

اب وہ ان سے بھی ہم کلام نہیں ہوتا تھا

صالح بیگم بھی اپنے بیٹے کی ناراضگی دیکھ کر روہانسا ہو جاتی تھیں

لیکن پھر نگار بیگم (سندس کی ماں) انہیں تسلی آمیز لہجے میں سمجھا کر پر سکون کر دیتی تھیں

آج بھی وہ صبح نیند سے اٹھنے کے بعد محمود شاہ کے نمبر پر لا تعداد کالز ڈائل کرتا رہا

لیکن آگے سے کوئی بھی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا

وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگا

لیکن پھر غصے میں لان کی جانب بڑھ گیا

ان کے گھر کے مقابلے یہ گھر چھوٹا سا تھا

لیکن حیدر کو تو صرف اپنے بابا سے دور ہونے کا غم تڑپا رہا تھا

اس چھوٹے سے گھر میں ایک اور بھی وجود تھا

جس سے وہ نالاں رہتا تھا

اور وہ وجود تھا ایک چھوٹی بچی اور احمر کا

--

پانچھ سالہ بچی ہر وقت حیدر کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتی رہتی تھی

لان میں ٹہلتے ہوئے اس نے غور سے اس معصوم سی آفت کو دیکھا جو مٹی میں کھیلنے کی وجہ

سے اپنے سارے کپڑے گندے کرنے میں مگن تھی

وہ پہلے تو اس کی حرکت پر ناگواری سے گھورتا رہا

لیکن پھر اس کے قدم خود بخود اس بچی کی جانب بڑھے

حیدر کو دیکھتے ہی سیاہ پر کشش آنکھیں چمک اٹھی

پانچ سالہ بچی نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسے جھکنے کو کہا

وہ بھی اس کے حکم پر عمل کر کے اس بچی کے سامنے جھکا

اور اس بچی نے مٹی سے بھرے ہاتھوں سے اس کا چہرہ چھوا

اب وہ اپنے ساتھ ساتھ حیدر کو بھی گندا کر چکی تھی

اور حیدر کی نفاست زدہ طبیعت کے لیے ناگزیر تھا

وہ اسے خونخوار نظروں سے گھورنے لگا

میرے ساتھ کھیلو گے آپ؟

ننھی سی پری چھوٹی سی آنکھیں پٹپٹا کر فرمائش کر رہی تھی

یہ کیا کیا تم نے میرے ساتھ؟

وہ بھی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پوچھنے لگا

!آپ ابھی زیادہ پیالے لگ رہے ہو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ شہزادی دل کھول کر اپنی معصومیت اور پیاری باتوں کے ساتھ حیدر کو پہلی بار پیاری لگی تھی

واضح رہے آج سے پہلے وہ اس کو زہر سے کم نہیں لگتی تھی

آپ ویسے بھی مجھے پیالے لگتے ہو

تھلم بھائی بلکل بھی اچھے نہیں

اور ماما تو کہتی ہیں میلے بھائی تھلم ہیں

اس نے اپنے تئیں میں اہم علان کیا تھا

لیکن خرم کو "تھلم" کا لقب ملنے پر حیدر کا جاندار قہقہہ لان میں گونجا

اور اس کے قہقہے کی جلترنگ میں ننھی پری نے اپنے ہاتھ پیٹتے تالیاں بجائی

وہ اس ہنسی کو کوئی موسیقی سمجھ رہی تھی

حیدر نے اس کا سفید اور سرخ رنگ فراک سے مٹی جھاڑتے نرمی سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آج کے بعد آپ مٹی میں نہیں کھلیں گی؟

اس نے سرسری سا کہا

مجھے مٹی تھاناپتھند ہے

(مجھے مٹی کھانا پسند ہے)

شہزادی کی آنکھیں بھر آئی

لیکن مجھے نہیں پسند

اگر آپ میری بات نہیں مانے گیں

تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا

اس نے مصنوئی غصے سے کہا

اگر اپنے مغرور بیٹے کو صالح بیگم اس وقت دیکھتی تو وہ بھی آنکھوں دیکھے پر یقین نہیں کرتیں

کیونکہ سندس کے ساتھ جو لڑکا بیٹھا تھا

وہ تو کوئی اور ہی شاہ تھا

جان لیوا مسکراہٹ تو اس کی لبوں سے او جھل ہی نہیں ہو رہی تھی

میں مٹی تھانا چھوڑ دوں گی

پھر تو آپ میلے ساتھ ہی رہیں گے نا ہمیشہ ؟

اس نے اپنی سیاہ آنکھوں سے حیدر کو دیکھا

شہزادی نے اپنے شہزادے کی پہلی ضد کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے

اور سامنے بیٹھا مغرور شہزادے کی شہد رنگ آنکھوں میں چمک نمودار ہوئی ی

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سندس کا چھوٹا سا ہاتھ پکڑ کر گھر کے اندر داخل ہوا

سندس بھی اس کی انگلی پکڑے بار بار اپنی گردن اوپر کر کے اپنے نئے نئے دوست کو دیکھ رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

فضا میں چھائی خاموشی اور ہیبت کی جگہ کھلکھلاتی ہوا نے لے لیا

پرندے اٹھکلیاں کرتے کچھ نا کچھ سر گوشیاں کر رہے تھے

ایک اور محبت کی داستاں شاید شروع ہونے کو تھی

ان دونوں کی عمر میں دس سال کا فرق تھا

لیکن حیدر بھی اس وقت بچہ ہی بنا ہوا تھا

خود تک محدود رہنے والا وہ لڑکا آج اتنے دن بعد کھل کر مسکرایا تھا

⚘⚘⚘⚘⚘⚘

حال

گلاس ڈور بار بار ناک ہونے کے باوجود بھی اس کے وجود میں کوئی جمبش تک نہیں آئی

لیکن اب وہ جھنجھلانے لگا تھا

کلک کی آواز کے ساتھ دروازا کھلتا چلا

بغیر گردن موڑ کر دیکھنے کے وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

عمیر! میں نے کہا تھا نا مجھے ڈسٹرب نا کیا جائے

وہ دھاڑا

آگے سے موت جیسی خاموشی تھی

جب آپ کی زندگی میں پہلے سے کوئی تھا

تو پھر مجھے کیوں گھسیٹا اپنی زندگی میں

سندس کا زہریلا لہجہ اس کی سماعتوں تک پہنچا

پیٹ کے بل وہ بیڈ پر دراز تھا

ہلکے سنہری بال اور چوڑی پشت کو سندس ایسے گھور رہی تھی

جیسے ابھی وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس پر سکون آدمی کو کھا جائے گی

حیدر شاہ صاحب!

میں آپ سے مخاطب ہوں

سندس کا وجود لرز رہا تھا

اور پھر حیدر کی لاتعلقی اسے مزید آتش فشاں کرنے کے لیے کافی تھی

!ادھر آؤ

دوسری جانب سے لہجہ بے تاثر تھا

جب کے اس نے حکم نامہ جاری کیا

!میں نہیں آ رہی مجھے صرف جواب چاہیے

اس نے بھیگے لہجے میں کہا

!پہلے تم ادھر آ رہی ہو یا نہیں

اب اس آواز میں نرمی مفقود تھی

آپ لیزا سے محبت کرتے ہیں؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اس کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی لیکن

ابھی بھی وہ سراپے سوالیہ نشاں بنی کھڑی تھی

حیدر نے بغیر اس کی جانب دیکھے ہاتھ بڑھا کر اسے کھینچا اور خود سیدھا ہو کر محضوظ نگاہوں سے پھولے ہوئے منہ کو دیکھنے لگا

!میں سندس حیدر شاہ سے محبت کرتا ہوں

سندس کے میک اپ سے پاک چہرے پر آئی آوارہ لٹیں ہٹا کر اس نے سنجیدگی سے کہا

لیکن سنہری آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی

!جھوٹ بول رہے ہیں آپ

وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ فاصلے قائم کر کے دور ہونے کی سعی کرنے لگی

!پھر سچ کیا ہے تم ہی بتا دو

سندس کے دونوں ہاتھ نرمی سے تھامنے کے بعد وہ آہستگی سے بولا

آپ لیز۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی حیدر نے شہادت والی انگلی اس کے لبوں پر رکھ دی

وہ صرف میری دوست اور دشمن ہے اس سے آگے اور کچھ بھی نہیں

اب تمہاری مرضی ہے میری بات کا یقین کرو

یا پھر شک کے بیج کو مزید جڑوں میں مضبوط کرو

اس نے مخصوص سرد مہری اختیار کی

سندس بغیر پلکیں جھپکے اس کی شہد رنگ ذہانت سے بھرپور آنکھوں کو بے تاثر انداز میں دیکھنے لگی

!دوستی اور دشمنی ساتھ ساتھ نہیں ہو سکتی شاہ

اس نے روہانسی لہجے میں کہا

!ہو سکتی سندس صاحبہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اگر نہیں یقین تو پھر سے جا کر اس چالاک لومڑی سے پوچھ لو

جس سے باقی جھوٹ سن کر آئی ہو

اس کا اشارہ لیزا کی جانب تھا

جب کے لہجے میں ناگواری اور تلخی نمایاں تھی

لیزا نے یہ تو نہیں کہا تھا کے آپ بھی اسے پسند کرتے ہیں

سندس نے سچائی بیان کی

لیکن پھر بھی تم نے میرے لیے عدالت لگا لی

آگے سے میں کسی بھی بات کی کوئی صفائی نہیں دوں گا

یاد رکھنا کیونکہ حیدر شاہ نے آج تک کسی کو صفائی دینا ضروری نہیں سمجھا

تم میری محبت ہو اتنی رعایت بنتی تھی

لیکن روز روز ایسا نہیں ہو گا

اب مجھے نیند آرہی ہے

اگر دل چاہے تو یہیں سو جاؤ ورنہ مجھے میری نیند پوری کرنے دو

اس کے روئی جیسے گال سہلانے کے بعد وہ سندس کو آزاد کرتا ہوا رخ موڑ گیا

سندس نے اپنی کلائی کو آہستگی سے سہلایا جہاں اب بھی حیدر کی انگلیوں کے نشان تھے

میں تمہیں کبھی سمجھ ہی نہیں سکتی شاہ!

اس کی آواز سرگوشی سے کم تھی

لیکن حیدر نے آسانی سے سن لی

کوئی بات نہیں ہے

دو چار بچے ہو جانے دو

پھر شاید سمجھ جاؤ بچوں کے ابا کو

حیدر کی مسکراتی آواز پر وہ جھنپ گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں جارہی ہوں لیکن اب بھی میں اپنی بات پر قائم ہوں

دوستی اور دشمنی کبھی بھی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتی

وہ شرارتی انداز میں کہہ کر کھلکھلاتی کمرے سے باہر کی جانب بھاگی

وہ جانتا تھا سندس نے محض اسے چڑانے کے لیے یہ سب کہا ہے

اس لیے وہ مسکرا کر آنکھیں موند گیا

چڑیل ڈھیٹ لڑکی

لیزا کے خیال آتے ہی وہ بڑبڑایا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سب کچھ پلین کے مطابق تیار ہے؟

اس کی سخت گیر آواز بند کمرے میں گونجی

جی سر لیکن کارل نے ملاقات کے لیے پہلے سے طے شدہ مقام تبدیل کر دیا ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اچھا ٹھیک مجھے اڈریس میل کردو اور ہاں ہماری طرف سے فلحال کوئی ہوشیاری نہیں کی جائے گی

اس نے شرٹ کی آستین اوپر فولڈ کرتے ہوئے کہا

سفید شرٹ بلیک پینٹ میں ملبوس وہ وجیہہ لگ رہا تھا

اور کچھ دیر میں وہ اپنے سادہ کپڑوں میں ملبوس گارڈز کے ساتھ ریسٹورنٹ پہنچ گیا تھا

اس کے پروٹکول پر معمور گاڑیاں ریسٹورنٹ کے پاس کچھ فاصلے پر موجود تھیں

رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا

پروقار چال چلتا وہ آگے بڑھا

اس کے ہر بڑھتے قدم میں شاہانہ انداز تھا

مخالف سمت پر کھڑے کارل کے دل کو پل بھر کو لرزا

لیکن وہ پھر بھی خباثت زدہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے حیدر سے مصافحہ کرنے لگا

لیکن حیدر اس کے پھیلے ہاتھ کو سرے سے انداز کر کے چیئر پر بیٹھ گیا

کارل نے اپنی بے عزتی دل اور جان سے محسوس کیا

لیکن وہ محض دانت کچکچا کر رہ گیا

کیا شخصیت اور رعب ہے

محمود شاہ سے بھی کئی گنا زیادہ وحشت ہے تمہارے اندر

وہ شیطانی ہنسی ہنس کر بولا

میں یہاں اپنی ذات کے متلعق تم سے کمنٹس سننے نہیں آیا

اس لیے سیدھے کام کے کام ہو جائے؟ ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس نے ناگواری سے کہا

اوکے!

کارل نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

میرے بابا کو کیوں مارا تھا؟

وہ ایسے بات کر رہا تھا

جیسے کوئی عام سی ہستی ہو

جس کی موت کے بارے میں وہ استفسار کر رہا ہو

تمہارے باپ نے میری بات نہیں مانی تھی

اور میرے خلاف کورٹ گیا

جس کے بعد مجھے یعنی کے لندن کی موسٹ وانٹڈ شخصیت کو چار سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانا پڑا

اس کے مکرّہ چہرے پر حیوانیت تھی

تم نے چال سال جیل جانے کی سزا میرے باپ کو موت دی؟

وہ استہزائیہ انداز میں گویا ہوا

تمہارے باپ کے بہت سے حساب اور بھی نکلتے ہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے لندن میں آ کر میرے ہی شہر میں مجھ سے زیادہ پیسا بنایا

اور اسکی شہرت کا گراف ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھنے لگا

اور اس کے ساتھ ساتھ میرے دل میں اس کے لیے حسد کا گراف بڑھا

کارل اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گیا

لیکن حیدر کے فلک شگاف قہقہے نے اسے پہلو بدلنے پر مجبور کیا

تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو؟

شہد رنگ آنکھیں سفید پانیوں سے بھرنے لگیں

لیکن اس کی ہنسی میں کوئی کمی نہیں آ رہی تھی

پتا ہے کارل تم جیسا بے غیرت انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا

اس نے چیئر کی پشت سے کمر ٹکا کر طنزیہ کہا

تم میری انسلٹ نہیں کر سکتے

وہ دھاڑا

کہا جاتا ہے انسلٹ اسے محسوس ہوتی ہے

جس کی کوئی عزت ہو

لیکن جو پیدائشی ہی بے غیرت اور بزدل ہو

اسے بے عزتی محسوس نہیں ہوتی

اس نے ٹانگیں میز کے اوپر رکھیں

اور

اس کے بوٹوں کی نوک کارل کے چہرے کے سامنے تھی

کارل کے گارڈز فوری طور حرکت میں آئے

اور سب نے پسٹل کا رخ اس کی جانب کر لیا

کارل نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو پسٹل نیچے کرنے کا کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تمہارے باپ کے اندر بھی یہی غرور تھا

اس نے اب زہریلے لہجے میں کہا

مجھے فخر ہے کے میں محمود شاہ کا بیٹا ہوں

سینا چوڑا کر کے اس بات پر ناز کر سکتا ہوں

لیکن تمہارا کیا؟

تمہیں تو اپنے باپ کی بھی کوئی خیر خبر نہیں

وہ مسخرائے لہجے میں دھیمے پر سخت لہجے میں بولا

ضبط کے مارے کارل کے دماغ کے رگیں تن گئیں

چھٹاک بھر کا لڑکا مسلسل اس کی عزت دو ٹکے کی کرنے پر بضد تھا

غور سے میری بات سنو

جو ڈیل میں نے تمہارے باپ کو دی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہی تمہیں دے رہا ہوں

میرے ساتھ پاٹنر شپ کر لو

دونوں کا ہی فائدہ ہے اس میں

نا میں تمہارے راستے میں آؤں گا

اور نا ہی تم میرے راستے میں آنا

کارل نے ایک آنکھ دبا کر اسے بھی اپنے ساتھ شریک ہونے کا مشورہ دیا

یہ جو آنکھ تم نے ابھی دبائی ہے نا

میں اگر چاہوں تو ابھی کے ابھی ہمیشہ کے لیے اس آنکھ کو مردہ کر سکتا ہوں

ایک اور بات تمہاری بیوی اور بیٹی میری تحویل میں ہیں

تمہیں اپنے سارے گناہ ایک بار پھر سے لندن کی عدالتوں میں تسلیم کرنے ہوں گے

اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر آج میری موت کے ساتھ ساتھ تم اپنی بیوی بیٹی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے

اس نے کارل کو پسٹل نکالتے دیکھ کر مخصوص سی جان لیوا مسکراہات پر سجالی

اب فیصلا تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا ہوں

تم میری فیملی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے

کارل غرایا

تم جیسے دو نمبر کے آدمی کو ایسے باتیں زیب نہیں دیتی

جس نے خود ہی کتنے ہی خاندانوں کو اجاڑ کر رکھ دیا ہو اسے حق نہیں وہ اپنی فیملی کے لیے حواس باختہ ہو

وہ ترکی با ترکی بولا

میری بیوی کو چھوڑ دو اس کے بدلے تم جو کہو گے میں کرنے کے لیے تیار ہوں

کارل نے اب آہستگی سے کہا

شرم نہیں آتی جس بیوی کے لیے ترلے کر رہے ہو

اس کے ہوتے ہوئے بھی تم ہر شام ایک نئ لڑکی کے ساتھ نظر آتے ہو

وہ اس کے سارے کچے چھٹے کھولنے پر بضد تھا

اس لیے حقارت زدہ انداز میں ہنسا

دیکھو اس دشمنی کو مزید تول نہیں دو

میں اپنے جرائم تسلیم نہیں کر سکتا

کیوں کے ایسا کرنے سے مجھے سزائے موت ہو جائے گی

زندگی میں پہلی بار اس فرون کی آنکھوں میں التجا سی تھی

میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں تمہاری بکواس سننے کا

دن کی مہلت دے رہا ہوں 2

اس کے بعد جو بھی فیصلا ہو بتا دینا

وہ اسے چاروں شانے چت کرتا جیکٹ درست کرتا اٹھ کھڑا ہوا

اب اس نے آنکھیں ترچھی کرکے کارل کے گارڈز کی تعداد چیک کی

صرف تین گارڈز وہاں چاک وچوبند کھڑے تھے

وہ اٹھا اپنی جگہ سے

اور کمر میں چھپا پسٹل نکالنے کے بعد ایک ہی وار میں وہ ان تینوں محافظوں کو ڈھیر کر چکا تھا

کارل کی آنکھیں پھیلی

اس کے وفادار آدمی موت کی گھاٹ اتر چکے تھے

لیکن ان کی اس حالت کا ذمے دار اپنی مخصوص پُر وقار چال چلتا ریسٹورنٹ کے خارجی دروازے کی جانب بڑھ گیا

اس کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ ایک عجیب سا فاتحانہ رعب تھا

جیسے اس دنیا سب سے اعلیٰ وہ خود ہی ہو

زندگی میں پہلی بار کارل خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا

تاریخ اپنے آپ کو پھر سے دہرانے کو تیار تھی

لیکن حیدر کا جوش جذبہ بھی اپنے باپ کی طرح بلند تھا

اور یقیناً اس بار شکست کارل کے حصے میں آنی تھی

....

جیکٹ ایک ہاتھ سے شانے پر ڈالے وہ مغرور سے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا

عمیر اور عباد نے اس کے چہرے پر غصہ وحشت اور سختی دیکھی تو اس کے پاس جانے سے

ایک دوسرے کو باز رکھا۔ دونوں ہی جانتے تھے جب جب وہ اپنے ماضی کی اوراق میں

جھانکتا تھا

تو اس کا یہی حال ہوتا تھا

وہ اسٹڈی روم کی طرف بڑھا مطلب وہ آج اپنے روم میں بھی نہیں جانا چاہتا تھا سندس کے

عجیب سوال کبھی کبھی اسے جھنجھلاہٹ کا شکار کر دیتے تھے

اس لیے فلحال وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

جیکٹ صوفے پر اچھالنے کے بعد وہ فریش ہونے کے لیے واش روم کے اندر گھس گیا

❦❦❦❦❦❦

کیا وہ کارل سے ملا تھا؟

لیزا کی آواز پر عمیر اور عباد نے بیک وقت اسے دیکھا

عباد کے چہرے پر تو ناگواری پھیلی اس لیے وہ اپنی بے لغام نظریں اس کے ہوش ربا

سراپے سے ہٹاتا ہوا لاؤنج سے چلا گیا

لیزا نے بھی اس کی بے نیازی دیکھی تو کندھے اچکا کر رہ گئی

عمیر نے اس کے آگے ہاتھ لہرایا جس سے وہ چونکی

عمیر وہ ملا تھا کارل سے؟

وہ فرنگی چڑیا نا جانے کیوں بے چینی سے عمیر کے جواب کا انتظار کر رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ظاہر ہے لیزا اب وہاں ہم کرکٹ تو کھیلنے گئے نہیں تھے

جو تم یوں بے قراری سے پوچھ رہی ہے

اور وہ خود ملنا چاہتا تھا کارل سے

اتنا تو تم بھی اسے جانتی ہو وہ جو چاہے وہ کر کے ہی رہتا ہے

عمیر نے جینز کی جیبوں میں ہاتھ اڑستے ہوئے کہا

اس نے کارل کے ٹکرے نہیں کیے پھر؟

لیزا نے تجسس سے پوچھا

وہ چاہتا ہے پہلے اس کی روح چھنی کرے

پھر اسے پل پل تڑپائے اس کے بعد بھی پتا نہیں حقیقی موت کارل کو نصیب بھی ہو گی یا نہیں

عمیر نے اندازہ لگایا

وہ اسٹڈی روم میں ہے؟

لیزا کے سوال پر عمیر کے کان کھڑے ہو گئے

تمہیں کیا کرنا ہے یہ جان کر

اس نے لیزا کو گھورتے ہوئے پوچھا

اچار ڈالنا ہے تمہارا عمیر مرزا!

اس نے دانت کچکچا کر جوابی کاروائی کی

ابھی نہیں جانا اس کے پاس ورنہ کل صبح کی جو پہلی تازہ ترین خبر مجھے ملے گی وہ یہی ہو گی

لیزا صاحبہ کو حیدر نے بے دردی سے قتل کر دیا

عمیر نے مسخرائے لہجے میں کہا

اور خود وہاں سے چلا گیا

لیزا بغیر کچھ سوچے سمجھے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اسٹڈی روم کی جانب بڑھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

رات کے ایک بجے وہ دھڑلے سے اس کے بات کرنے جارہی تھی

اسٹڈی روم میں گھستے ہی اس کا حسین اور خوبصورت چہرہ مرجھا گیا

کمرے میں گہرہ اندھیرہ تھا

جس کا مطلب تھا حیدر اسٹڈی روم میں نہیں آیا

وہ دروازا بند کرتی واپس سیڑجیوں کی جانب بڑھی

پر اس سے پہلے وہ دوڑتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگی

سیڑھیاں اترتے ہوئے حیدر نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورا

وہ اسے دیکھ کر یکا یک اپنے بڑھتے قدموں کو بریک لگا کر کھڑی ہوگئی لیکن قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا

اس کا پاؤں پھسلا اور دو تین سیڑھیاں بال کی طرح اچھلتی ہوئی دھڑام سے گر پڑی

پہلے ہی اس کا ایک بازو کسی کام کا نہیں تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور اب اسے پورا یقین تھا کے وہ اپنا دوسرا بازو بھی توڑ کر بیٹھ گئی ہے

پر جو چیز اسے ڈوب مرنے پر مجبور کر رہی تھی

وہ تھی حیدر کی لاتعلقی اور بے نیازی وہ اس کے سامنے ہی تو پھسل کر گرنے لگی تھی

کیا ہو جاتا اگر وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے گرنے سے بچا لیتا

پر یہ سوچ آتے ہی لیزا نے خود کو تین چار موٹی موٹی گالیوں سے نوازا

حیدر شاہ سے وہ ایسی امیدیں مر کر بھی نہیں لگا سکتی تھی

یہ اس کا ماننا تھا

میں گر گئی ہوں حیدر!

وہ بھیگے لہجے میں پھر بھی اسے اطلاع دے رہی تھی

گویا حیدر سے اسے اب بھی امید تھی

گر جانے کے بعد بھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عجیب لڑکی تھی وہ بھی

تو پھر میں کیا کروں؟

میں نے تو دھکا نہیں دیا تمہیں

اور میں تمہیں اگر کبھی دھکا دوں گا بھی تو شاہ مینشن کے لاسٹ والے فلور سے دوں گا

بے فکر رہو

وہ اس کے سامنے جھک کر سنجیدگی سے بولا اور کھڑا ہو گیا

چلو میں بھی ماتم کروا لیتی ہوں تمہارے ساتھ

کے میں آج بھی ان سیڑھیوں سے گر کر مر نہیں گئی

لیکن صرف ایک بار ہاتھ بڑھا دو حیدر میں کھڑی ہونا چاہتی ہوں

اس کی بات کے پیچھے چھپی گہرائی اور اذیت نے حیدر کے بڑھتے قدموں کو تھمنے پر مجبور کیا

وہ واپس مڑا اور اس کے سامنے پھر سے پہلے والے انداز میں بیٹھ گیا

اگر میں تمہاری آج مدد کروں گا کھڑے ہونے میں

تو اس کے بعد تم پھر سے میری وجہ سے زمین بوس نہیں ہو گی؟

وہ اس سے زیادہ اکتائے لہجے میں بات کر رہا تھا

زمین بوس تو میں کب کی ہو چکی ہوں

آج سے نہیں بلکے تب سے جب سے تم نے سندس کو مجھ پر فوقیت دی تھی

پر میں اب بھی تمہاری بیوی کے لیے اپنے دل میں نفرت پیدا نہیں کر پا رہی

اس کی گرے چمکتی آنکھوں میں ڈھیروں پانی جمع ہونے لگا

یہ سب بے مقصد باتیں ہیں لیزا!

وہ اس کے بھیگے چہرے سے نگاہیں پھیر کر کہنے لگا

میں مر جاؤں گی حیدر!

وہ کوئی اور ہی لیزا لگ رہی تھی

اس کے اندر شوخی بچگانہ پن اور چھچھلاہٹ مقصود تھی

عباد تمہیں مرنے نہیں دے گا

وہ ہلکی مسکراہٹ عنابی ہونٹوں پر سجا کر گویا ہوا

عباد کے نام پر لیزا کی آنکھیں پتھرا گئیں

وہ حیدر کے اس طرح کہنے پر طوفان کی زد میں تھی

تم کیا کرنا چاہتے ہو میرے ساتھ؟

وہ غرائی

جو بھی چاہتا ہوں نیک ہی چاہتا ہوں اس لیے چلو جاؤ اب یہاں سے اور سو جاؤ شب خیر

وہ

جینز کی جیب میں ہاتھ ڈال کر سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

تم جو چاہتے ہو وہ نہیں ہو گا میں تمہیں قتل کر دوں گی

اس نے حیدر پر جھپٹنے کی کوشش کی لیکن وہ سرعت سے دو تین قدم پیچھے ہوا

!اپنی حد میں رہو

وہ سختی سے گویا ہوا

میں اپنی حد میں ہوں ورنہ ابھی تک تمہاری اس معصوم اور سادہ بیوی کا گلا گھونٹ چکی ہوتی

وہ زہر خند لہجے میں کہہ کر

سیڑھیاں عبور کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

حیدر نے پیشانی ملتے ہوئے اسے ناگواری سے گھورا

پھر کندھے اچکا کر رہ گیا

لیکن فلحال وہ نہیں چاہتا تھا کے رات کے وقت وہ لیزا کے ساتھ کسی بحث میں الجھے اس

لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

ماضی!!

"امی! مجھے تائی امی نے مالا (مارا) ہے

وہ ننھی پری روتی ہوئی اپنی ماں کے پاس آئی جو کچن میں رات کا کھانا بنا رہی تھیں

میری جان تائی امی بڑی ہیں نا اور تم نے کوئی غلطی کی ہو گی

نگار بیگم سب کچھ جانتی تھیں لیکن پھر ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ سندس کو سمجھا رہی تھیں

میں تو بس کھیل لہی تھی تائی امی نے مجھے زور سے تھپڑ مارا اور کہا نکلو یہاں سے

سندس نے نگار بیگم کے دوپٹے کا پلو سے کھینچتے ہوئے کہا وہ ان کے ساتھ لگی کھڑی تھی

نگار بیگم نے نہاری میں لہسن ادرک ڈالنے کے بعد کور کر دیا

اور سندس کو اٹھا کر کچن سے باہر آ گئیں

!میری شہزادی ہے سندس

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

امی تو اپنی جان سے پیار کرتی ہیں پھر بھی آپ رو رہی ہیں

نگار بیگم نے اپنی لاڈلی کے گال چومتے ہوئے مصنوئی ناراضگی سے کہا

میں بھی آپ سے اور پاپا سے پیار کرتی ہوں

لیکن تائی امی مجھے اتنی زور سے کیوں مارتی ہیں امی؟

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ نگار بیگم کے چہرے پر رکھ کر استفسار کر رہی تھی

نگار بیگم نے آنسوں ضبط کیے وہ بھلا اپنی بیٹی کو کیا جواب دیتیں جب وہ خود کبھی نہیں یہ چیز سمجھ سکی تھیں

کے نبیلا بیگم کا ان کے ساتھ رویہ ہتک آمیز کیوں ہے؟

میری جان تائی امی بھی آپ سے پیار کرتی ہیں

آپ ایسے نہیں سوچا کریں

انہوں نے نرمی سے اس کے پھولے ہوئے گال سہلائے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

گویا وہ اپنی ماں کے جواب سے مطمئن نہیں تھی

اور پھر وہ نگار بیگم کے گال پر بوسہ دیتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی

لیکن اس کا شہزادہ بھی اپنی شہزادی کی باتیں سن چکا تھا

نا جانے کیوں سندس کے آنسوں اسے دکھ دے رہے تھے

ایک عجیب سا اپنا پن اسے سندس سے محسوس ہوتا تھا

اسے یہ شرارتی اور کھلکھلاتی بچی بہت عزیز ہو گئی تھی

وہ صوفے سے اٹھ کر سندس کے کمرے کی جانب بڑھا

نگار کو آنسوں پونچھتے اس نے دیکھ لیا تھا

حال

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اپنے کمرے میں آنے کے بعد مسلسل روئے جا رہی تھی

کیسے حیدر نے موت کی نوید اسے ہنستے ہنستے سنا دی تھی

حیدر کے اس عمل سے اسے اپنی محبت کی تزلیل ہوتی محسوس ہوئی ی

'سمجھتا کیا ہے خود کو

نہیں کرے مجھ سے شادی کونسا میں مری جا رہی ہوں اس کے لیے

وہ اپنی سسکیوں کا گلا گھوٹتی ہوئی ی بڑبڑائی

پر دل تھا

کے کچھ بھی سننے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکا تھا

وہ ہر دن اس کے لیے نئی وحشت اور مشکلات حائل کر دیتا تھا

!!اففففففف

اللہ جی میں مر کیوں نہیں جاتی

وہ پہلی بار اتنی شکست زدہ لگ رہی تھی

اس نے اپنے سنہری بالوں کو جکڑا اور اٹھ کر پورے کمرے میں توڑ پھوڑ کرنا شروع کر دی

قیمتی اور برینڈڈ میک اپ کا سامان پرفیومز نفیس سا ڈریسنگ ٹیبل توڑ دینے کے بعد بھی اس کے اندر کی جلن کسی صورت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

اسے اپنا وسیع و عریض کمرہ بھی مختصر لگ رہا تھا

جہاں اس کا دم گھوٹنے لگا

اور پھر جب وہ تھک گئی تو نیچے کارپٹ پر بیٹھتی چلی گئی

آنسوں متواتر بہے چلے جا رہے تھے

وہ لیزا تو نہیں تھی

دل کے کئی حصے کر دیئے تھے حیدر نے اس کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا

ساتھ ہی اسے اپنے اندر سے تمسخرائی آوازیں آنے لگیں

وہ ان سب سر گوشیوں کو نہیں سننا چاہتی تھی

حیدر نے کبھی اس کی محبت کا جواب محبت میں نہیں دیا تھا

وہ اسے بھی اپنا مجرم نہیں کہہ سکتی لیکن اس دل کا کیا کرتی جو بچپن سے حیدر کا اسیر تھا

سائیڈ ٹیبل پر رکھی چھری نے اس کی توجہ کھینچی

گرے آنکھوں میں تلخی نمودار ہوئی ی

⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘ ⚘

کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس نے ایک نظر سندس کو دیکھا جو دنیا جہاں سے بے خبر پر سکون نیند میں تھی

وہ کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد اس کے قریب بیٹھ گیا

آنکھوں کے راستے اس کے من مہنے چہرے کو دل میں اتارا

دلکشش اور جان لیوا مسکراہٹ اس کے عنابی لبوں پر احاطہ کیے ہوئی ی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آہستگی سے اس کی چھوٹی سی ناک چھونے کے بعد وہ خود بھی اپنی حرکت پر ملامت کرنے لگا

وہ سندس کی پر سکون نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

اس لیے خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا

کافی کا مگ اٹھا کر سامنے رکھے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھ گیا

سنہری بال چوڑی پیشانی پر گرے ہوئے تھے

اس کے چہرے پر ایک چمک سی تھی سب کو اپنی جانب کھینچنے والی

شہد رنگ آنکھوں میں سکوت تھا

ماضی

"سندس! دروازا کھولو

وہ تحکم بھرے لہجے میں کہنے لگا

اور اس کی ایک ہی پکار پر دروازا کھل چکا تھا

سامنے آنسوں بہاتی ننھی پری اور زور زور سے رونے لگی

شاہ!۔

تم کہاں تھے؟

وہ اس کا ہاتھ تھام کر سوں سوں کرنے لگی

یہی تھا اپنی دوست کے پاس لیکن پہلے رونا بند کرو جلدی سے

وہ اس کے ننھے ہاتھ سہلا کر نرمی سے بات کر رہا تھا

اس نے بغیر کسی تاخیر کے جلدی جلدی سے اپنے پھولے گال صاف کیے

اب بتاؤ میری پرنسز کو کس نے ڈانٹا ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ ہمہ تن گوش تھا

!تائی امی نے

اس نے آنکھیں ملتے جواب دیا

اچھا ٹھیک ہے ابھی تم رونا بند کرو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہارا بدلا لوں گا اب سمائل کردو

وہ اس کے سامنے جھک کر بیٹھ گیا

شہزادی مسکرائی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی

حیدر کو یہ منظر دنیا کا خوبصورت ترین لگا

!اب میری بات غور سے سنو

میں جب یہاں سے واپس چلا جاؤں گا تو تم میرے ساتھ چلو گی؟

وہ استفسار کر رہا تھا

ہاں میں اپنے شاہ کے ساتھ چلوں گی لیکن امی ابو بھی ساتھ ہوں گے نا

وہ دلچسپ نگاہوں سے حیدر کی جانب دیکھنے لگی

ان کا نہیں پتا لیکن تم میرے ساتھ ہی چلو گی یہ میرا آخری فیصلا ہے

وہ کھڑا ہو گیا

سندس نے گردن اونچی کر کے اسے دیکھا جو اس کے مقابلے میں کافی بڑا تھا

شاہ! میں امی ابو کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی لیکن جب میں بڑی ہو جاؤ ں گی نا تو میں امی ابو کو منا لوں گی پھر وہ بھی میرے ساتھ آئیں گے آپ کے گھر لیکن ابھی تو میں چھوٹی ہوں اور امی ابو مجھ سے پیار بھی کرتے ہیں

ننھی پری نے آنکھیں پٹپٹا کر اپنی مجبوری بیان کی

شاہ بھی اپنی پرنسز سے پیار کرتا ہے اس سے دوستی بھی کر لی اب تو مجھے اکیلا چھوڑ دو گی تم

شاید وہ برا مان گیا تھا۔

لیکن میں آپ کا انتظار کروں گی جب آپ مجھے امی اور ابو کو لینے آئیں گے بہت سالوں بعد

وہ اس کی بات پر دھیان دیے بغیر ہی پر جوش لہجے میں بات کر رہی تھی

حیدر نے اس کے کھلکھلاتے چہرے کو دیکھا تو خاموش ہو گیا

ٹھیک ہے میں اپنی دوست کو بعد میں لے کر جاؤں گا

اس نے مرتا کیا نا کرتا کے مصداق حامی بھر ہی لی تھی

حال

میری پرنسز! امی بابا کے بعد تم ہی حیدر شاہ کی زندگی ہو

وہ سرگوشی میں باتیں کر رہا تھا

ایک بھرپور نگاہ سندس پر ڈالنے کے بعد ایک ہاتھ سر کے نیچے دوسرا سینے پر رکھ کے وہ سو گیا

صبح آنکھ کھولنے کے بعد سندس نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا جو گہری نیند میں تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سنہری بال بگڑے ہوئے تھے

اس نے ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اس کے بالوں کو ہٹایا

سرخ و سفید رنگت ہر کسی کو اپنے سحر میں جکڑ سکتی تھی

وہ تو پھر بھی اس کی بیوی تھی

وہ مکمل وجاہت کا شاہکار تھا

حیدر کی آنکھیں لرزی وہ آہستگی سے آنکھیں کھولنے کے بعد سندس کو دلچسپ نگاہوں سے دیکھنے لگا

تو کیا اس کی چوری پکڑی جا چکی تھی

سندس نے دل میں سوچا

اپنے شوہر پر حق جتانے کو چوری نہیں کہتے بیگم صاحبہ وہ شریر انداز میں بولا تو

اس کی آنکھیں پھیلی تو کیا اب وہ اس کی سوچ پڑھنے تک رسائی حاصل کر چکا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے ہاتھ ہٹالیااور جھنپ کر نظریں جھکا گئی

!پرنسز

ادھر دیکھواس میں ایسی تو کوئی حرکت نہیں تھی جس کی وجہ سے تمہیں اپنی آنکھیں جھکانی پڑ جائیں

وہ شرارتی لہجے میں بولا

فرنگی گندالڑکا۔۔۔

وہ بڑبڑائی

حیدر کی زندگی سے بھرپوراور فلک شگاف قہقہہ کمرے میں گونجا

سندس نے خفت مٹانے کے لیے اسے گھورا لیکن

سامنے والا حیدر شاہ تھا

عنابی لبوں پر مخصوص جان لیوا مسکراہٹ رقصاں تھی

یار بلش کرنا بند کرو اب

اس کے سرخ انار جیسے رخسار کو دیکھ کر

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

جب کے سنہری آنکھیں شرارت سموئے ہوئی ی تھیں

عجیب و غریب شوہر ہے میرا

وہ اس پر کشن پھینک کر اٹھ کھڑی ہوئی ی

سرخ ڈریس میں وہ بکھرے بالوں اور سرخ گالوں کے ساتھ اپسرا ہی لگ رہی تھی

حیدر نے کشن سینے پر رکھ کر گہری نگاہوں کے حصار میں لیا

جو ڈریسنگ روم کے اندر گھس گئی تھی

مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ سندس کی کمزوری تھی

وہ تھوڑی دیر مزید اس کی آنکھوں میں دیکھتی تو ضرور مسمرائیز ہو جاتی۔

شاہ! میرے بال بنادو گے ؟

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے پاؤں میں پائل پہنے بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی

جو محمود صاحب سے فون پر محو گفتگو تھا

حیدر نے اپنے لبوں پر شہادت والی انگلی رکھ کے سندس کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا

وہ اب گردن اونچی کیے آنکھیں گول گول کیے اسے فرصت سے دیکھنے لگی

حیدر نے محمود صاحب سے بات کرنے کے بعد کال کاٹ کر سیل جینز کی جیب میں گھسایا

اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا

کیا کام تھا سندس مادام کو مجھ سے ؟

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے نرمی سے گویا ہوا

امی سب کے لیے کھانا بنا رہی ہیں میرے بال مجھے تنگ کر رہے ہیں تم میرے بال بنا دو گے ؟

وہ اس کے سامنے ہیئر برش اور ہیئر بینڈ آگے کر کے کھڑی ہو گئی

پرنسز بال تو مجھے بھی سنوارنے نہیں آتے

چلو میں تمہیں اپنی موم کے پاس لے کر جاتا ہوں

وہ بنا دیں گی تمہارے بال

اس نے کھڑے ہو کر اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا

وہ بھی بھی اس کے سنہری بالوں پر نظریں جمائے اس کا ہاتھ تھام کر گھر کے اندرونے حصے کی جانب بڑھی

موم !اس کے بال باندھ دیں آپ

وہ ماں کے سامنے جا کر کھڑا ہوا

صالح نے سوالیہ نگاہوں سے بیٹے کو دیکھا

سندس! آگے آؤ

وہ پیچھے مڑ کر سندس کو صالح بیگم کے سامنے آنے کا کہہ رہا تھا

جب کے وہ اب بھی سیاہ آنکھیں گول گول کر کے حیدر کو دیکھ رہی تھی

سندس! کے بال باندھنے ہیں؟

وہ خوش کن حیرانگی لہجے میں سمو کر بیٹے سے گویا ہوئیں

موم! میرے بال لمبے ہیں کیا؟

وہ چڑ کر بولا

سوری! بوس

صالح بیگم نے مسکراہٹ ضبط کی

آجاؤ شہزادی میں تمہارے بال باندھ دوں

وہ سندس کے سامنے جھک کر کہنے لگیں

سندس نے آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی

اس نے سرسری سی نگاہ سندس پر ڈالی جو بلکل خاموشی سے بیٹھی تھی جب کے وہ صوفے پر جگہ بنا کر بیٹھ گیا

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

اپنے وعدے کے مطابق محمود صاحب نے ایک مہینے کے اندر انہیں واپس بلا لیا تھا

اور صالح بیگم نے سندس کا ہاتھ حیدر کے لیے مانگ لیا

وہ اتنی سی عمر میں بھی اپنے بیٹے کی آنکھوں میں سندس کے لیے مخصوص سی چمک بھانپ گئیں تھیں

اور جب انہوں نے محمود صاحب کو آگاہ کیا

تو انہوں نے بھی خوشدلی سے اس رشتے کے لیے حامی بھری

بھابھی! ہماری بیٹی اب آپ کے پاس امانت ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہم اسے لینے ضرور آئیں گے

نگار بیگم کا ہاتھ نرمی سے تھام کر صالح بیگم نے کہا

نگار بیگم جزبز کا شکار ہوئیں

کچھ پل خاموشی کی نظر ہو گئے اور نگار بیگم خاموش ہی رہیں

کیا آپ کو اس رشتے پر اعتراض ہے؟

اس دفعہ صالح بیگم نے اپنے خدشے کا اظہار کیا

نہیں صالح! لیکن بچے ابھی چھوٹے ہیں بڑے ہوں گے تو خود فیصلا کر لیں گے

ہمیں ابھی عجلت نہیں دکھانی چاہیے

نگار بیگم نے ان کے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بھابھی!

مجھے نہیں لگتا کے حیدر سندس پر کسی اور لڑکی کو فوقیت دے گا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں اس کی شدت پسندی کو جانتی ہوں

لیکن پھر بھی میں امید کرتی ہوں جب کچھ سالوں میں بعد ہم واپس آئیں گے

تو آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے

وہ اب بھی امید کا دیا روشن کیے نگار بیگم سے مخاطب تھیں

اور بھلا نگار بیگم کو کیا اعتراض ہونا تھا

انہوں نے صالح بیگم کی التجا کو ہنستے ہوئے تسلیم کیا

اور یوں حیدر اپنی پرنسز کو چھوڑ کر لندن واپس چلا گیا

سندس بہت دنوں تک روتی رہی کے اس کا دوست اسے چھوڑ کر کیوں چلا گیا ہے

پھر وہ حیدر سے روز فون پر بات کر لیا کرتی تھی

جس کے بعد دونوں ہی مطمئن ہو جاتے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حال

کہاں جارہی ہو؟

اس کا ہاتھ کھینچنے کے بعد وہ محضوظ سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر استفسار کر رہا تھا

آپ پہلے میرا ہاتھ چھوڑیں

وہ دبے دبے غصے میں چلائی

اگر نہیں چھوڑوں پھر؟

وہ چیلنجنگ نظروں سے اسے گھورنے لگا

پھر یہ ہوگا اور کہتے ساتھ ہی اس نے اپنی حرکت پر عمل بھی کیا تھا

اس نے اپنے دانت اس کے بھاری مضبوط ہاتھوں پر گاڑھ دیے

پر یہ کیا ہاتھ چھوڑنا تو دور کی بات

حیدر کے منہ سے سی تک کی آواز نہیں نکلی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپ حیوان ہیں کیا؟

وہ حقیقت میں آنکھیں بڑی کر اس سے پوچھ رہی تھی

گویا اسے شبہ سا ہو کے یہ اسکے سامنے بیڈ پر دراز چارمنگ اور مغرور سا انسان حقیقت میں کوئی اور ہی مخلوق ہو

ہو گیا تمہارا؟

یا ابھی اور کوئی بھی حربہ آزمانا ہے

اس نے سندس کو بیڈ پر گراتے ہوئے پوچھا

وہ اس کی بائیں جانب بیڈ پر موجود تھی

جب کے وہ جگر جگر کرتی نگاہوں سے سندس کو دیکھنے لگا

کہنی کے بل اور اس کے مقابل مین دراز تھا

آپ نے میرا ہاتھ کیوں نہیں چھوڑا

اس نے منہ بسورا

!میں یہ ہاتھ زندگی بھر نہیں چھوڑ سکتا سندس حیدر شاہ

تم نے چھوٹی سی کوشش کی ہاتھ چھڑوانے کی وہ میری نظر میں بچگانا حرکت تھی

اور چاہے کوئی میرا سر دھڑ سے الگ کر دے

پھر بھی میں یہ ہاتھ چھوڑنے کی حماقت نہیں کر سکتا

لیکن جس دن میرے وجود میں سے روح قبض ہو جائے

اس دن تم آزاد ہو

پر جب تک حیدر شاہ زندہ ہے وہ سندس حیدر شاہ سے دستبردار ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا

آپ نے اتنے دن تک مجھ سے روڈلی بات کی؟

وہ اس کے سنہری بال جکڑتے ہوئے شکوہ کناں لہجے میں بول رہی تھی

اس کا شکوہ سن کر مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ نے اس کے چہرے لبوں پر احاطہ کیا

پہلی بات تو یہ تم ہی ہر وقت غصے میں رہتی تھی

جس کے جواب میں تھوڑا بہت جزباتی ہو جاتا تھا

کیونکہ میں تمہیں بچپن سے جانتا ہوں

جیسے کچھ بچے پیار کی زبان سمجھتے ہیں

اسی طرح دنیا میں چند بچے میری بیوی کی طرح عقل سے پیدل ہوتے ہیں

جنہیں پیار محبت کی زبان سرے سے سمجھ نہیں آتی

لیکن ڈانٹ ڈپٹ سے وہ سدھر جاتے ہیں

حیدر نے اپنے سنہری بال اس کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے کہا

میں نالائق بچی نہیں تھی کبھی بھی بچپن میں بھی نہیں

وہ اس کے شانے پر ہلکی سی چپت لگا کر مکر گئی

تم بچپن میں کیا کچھ نہیں تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس سب کی ڈیٹیل میں تمہیں کبھی فرصت میں بتاؤں گا

یاتب راض فاش کروں گا جب ہمارے تین چار بچے ہو جائیں گے

وہ اس کی آنکھوں میں اپنی سنہری مسکراتی نگاہیں جما کر معنی خیزی سے بول کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا

سندس نے اپنی جھنپ مٹانے کو کشن اس کی پشت پر دے مارا

لیکن وہ اس حملے کے لیے تیار تھا

بغیر گردن گھمائے وہ کشن کو کیچ چکا تھا

کیا تمہارے پیچھے بھی دو آنکھیں ہیں

سندس نے چلا کر پوچھا

لیکن تب تک وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا تھا

اس کی بے نیازی پر وہ جل بھن ہی تو گئی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

یہ فرنگی ہوتے ہی بدتمیز ہیں

لو جی پھر سے معصوم فرنگیوں کی شامت آگئی تھی

حیدر کا تکیہ اٹھا کر وہ پھر سے بیڈ پر دراز ہو گئی

لیکن حیدر کے پرفیوم کی مخصوص خوشبو اس کے نتھوں سے ٹکرائی

پیاری سی مسکراہٹ اس کی لبوں جھلک دکھانے کے بعد معدوم بھی ہو گئی تھی

ماضی

وہ اس ننھی سی شہزادی کو بہت سے حسین خواب دکھا کر خود

واپس اپنے ملک چلا گیا تھا

اور وہ گھنٹوں بیٹھ کر اپنے دوست کے لیے روتی رہتی

لیکن اس کا دوست تو ایسے غائب ہوا تھا

جیسے کبھی اس کی زندگی میں آیا ہی نہیں تھا

لیکن اب اس نے اپنے دل اور دماغ کو دوسرے کاموں میں الجھا دیا تھا

کچا دماغ تھا اس لیے

کچھ ہی مہینوں میں وہ اپنی زندگی میں مگن ہو گئی

لیکن اس کا دوست اسے یاد اب بھی تھا

وہ اسے بھول ہی نہیں سکتی تھی

کوئی ایسی کشش تو ضرور اس کے دوست میں تھی

جس کے بعد وہ اس کے کچے دماغ میں بھی کہیں اپنا گھر بنا گیا تھا

احمر صاحب اور نگار بیگم کی موت اس کے لیے کسی المناک سانحے سے کم نہیں تھا

کم عمری میں ہی اتنا بڑا دھچکا برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا

اور وہ بھی تب جب ماں باپ جیسے انمول رشتے دائمی جدائی اختیار کر لیں

وہ بھی اپنے باپ اور ماں کی میتیں دیکھ کر روتی تڑپتی رہی

انہیں آنکھیں کھولنے کی منتیں کرتی رہی

لیکن پھر بھی وہ اپنے بابا اور امی کو واپس نہیں بُلا سکی

وہ اسے چھوڑ کر جا چکے تھے

اب وہ ایک بے جان سی زندگی جینے پر مجبور تھی

کتنے ہی گھنٹے وہ ایک ہی زاویے پر گھورتی رہتی

احتشام صاحب کا دل اسے دیکھ کر کٹ رہ جاتا

وہ اپنی بھائی کی آخری نشانی کو ایسے پل پل مرتے نہیں دیکھ سکتے تھے

اس لیے انہوں نے اسے فلحال منظر سے غائب کرنے کا سوچا

وہ اسے لندن بھیجنے کا عہد کر چکے تھے

اس دن بھی وہ لان میں داخل ہوئے تو سندس ملتجے سے کپڑوں میں لان میں رکھی بینچ گم صم سی بیٹھی تھی

کھالی کھالی نگاہوں سے آسمان کو گھورا جا رہا تھا

لان میں موجود مختلف اقسام کے پودے مرجھائے ہوئے تھے

سوگوار سی کیفیت طاری تھی ہر سمت

سورج کی تپش بھی اسے ہوش کی دنیا میں لانے سے قاصر تھی

احتشام صاحب نے اس کی جانب قدم بڑھا دیے

لیکن اس سے پہلے وہ اس کے قریب جا کر اسے گھر کے اندر لے کر جاتے

ان کے سیل پر غیر ملکی نمبر سے کال موصول ہوئی

وہ کال ریسیو کر کے واپس مڑ گئے

اسلام علیکم!

گھمبیر بھاری آواز ان کے کانوں میں گونجی

وعلیکم اسلام کون؟

انہوں نے سوالیہ لہجے میں پوچھا

!حیدر محمود شاہ بات کر رہا ہوں

حیدر نام سن کر احتشام صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

پورے دس سال بعد محمود شاہ کی فیملی میں سے کسی نے ان سے رابطہ کیا تھا

وہ احمر اور محمود کی آپسی تعلقات سے آگاہ تھے

محمود شاہ کو بھی احتشام صاحب نے ہمیشہ بھائیوں والا پیار اور محبت دی تھی

بیٹے کیسے ہیں آپ؟

اور آپ کے بابا کیسے ہیں؟

انہوں نے خوش دلی سے پوچھا

سب ٹھیک ہیں انکل

اور بابا سے بات کر لیں

حیدر نے سیل محمود صاحب کو پکڑا دیا

محمود صاحب اور احتشام صاحب کے درمیان بہت اچھے ماحول میں گفتگو ہوتی رہی

جس کے بعد انہوں نے احمر صاحب اور ان کی اہلیہ کی موت کی اطلاع محمود صاحب کو دی

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے

محمود صاحب سکتے میں تھے

لیکن پھر انہوں نے اپنی امانت یعنی کے سندس کی ذمے داری اٹھانے کی گزارش کی

احتشام صاحب کو بھلا کیا اعتراض ہونا تھا

انہوں نے محمود صاحب کو ہاں میں جواب دیا

لیکن فلحال وہ صرف سندس کو پڑھائی کے لیے بھیجنا چاہتے تھے

اس لیے انہوں نے دو دن بعد ہی سندس کو لندن بھیجنے کا فیصلا کیا

اور یوں سندس بغیر کسی چوں چاں کے لندن روانہ ہو گئی

جب احتشام نے اس کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا

کے وہ اس کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مشہور معروف یونیورسٹی بھیجنا چاہتے ہیں تو

وہ صرف

'لندن'

لفظ کو سرگوشی نما آواز میں بڑبڑا کر رہ گئی

اور یوں وہ کچھ ہی دنوں دیار غیر روانہ ہو گئی

اس نے زندگی میں کبھی اپنے شہر سے باہر قدم نہیں رکھا تھا

اور اب وہ تنہا ہی ایک انجان ملک جا رہی تھی

احتشام صاحب نے اسے محمود صاحب کا نمبر دے دیا تھا

محمود صاحب بھی مسلسل اس کے ساتھ رابطے میں تھے

محمود شاہ سے جب اس نے پہلی بار کال پر بات کی تھی

تو وہ اپنے اندر کا سارا غبار ایک کال پر نکال دینا چاہتی تھی

وہ جانتی تھی محمود صاحب اس کے بابا کے بیسٹ فرینڈ تھے

اس کے بابا ہر روز اپنی دوستی کا کوئی نا کوئی قصہ اسے سناتے رہتے تھے

محمود صاحب حیدر شاہ کا والد بھی تھا

شاید اس بڑی اصلیت اور حقیقت کو وہ جھٹلا رہی تھی

یا پھر اس پہلو پر وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی

اس کے دماغ کی اسکرین پر دھندلا سا عکس تھا حیدر شاہ کا

لیکن وہ ان سب سوچوں سے خود کو آزاد کرتی

لندن پہنچ گئی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لندن ایئرپورٹ پر محمود صاحب اور صالح بیگم نے اس کا استقبال بہت گرم جوشی سے کیا

ان کی بے لوث محبت دیکھ کر رو دی

صالح بیگم کے گلے سے لگ کر وہ اپنا ضبط توڑ چکی تھی

محمود صاحب اس کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیر رہے تھے

گویا وہ اسے یقین دلانا چاہتے تھے کے وہ ہیں اس کے ساتھ

اور صالح بیگم اسے اپنے حصار میں لے کر شاہ مینشن روانہ ہو گئیں

شاہ مینشن پہنچتے ہی اس کا دل عجیب ہی انداز میں دھڑکنے لگا

ایک عجیب سا خوف اس کی آنکھوں میں لہرایا

پر کچھ بھی تو نہیں تھا وہاں

یہاں تک کے وہ ہستی بھی نہیں تھی

جس کی وجہ سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جس کی کشش لاشعوری طور پر اسے یہاں تک کھینچ لائی تھی

دن ہفتے یہاں تک کے مہینے گزر گئے

پر وہ اس کے سامنے ایک بار بھی نہیں آیا

سندس نے یونی جانا شروع کر دیا تھا

محمود صاحب اور صالح بیگم نے اسے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی

وہ ہر طرح سے اس کا خیال رکھ رہے تھے

دن میں ایک دو بار وہ احتشام صاحب سے لازمی فون پر بات کر لیتی تھی

زندگی ایک ڈگر پر چل پڑی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہانگ کانگ سے واپسی کے بعد اسے اطلاع مل گئی تھی

کے سندس پاکستان سے لندن پہنچ گئی ہے

اور اسی کے گھر میں رہائش پزیر ہے

اب بھی وہ تھکا ہارا اپنے گھر پہنچا تھا

اس نے اپنا الگ گھر بھی تعمیر کروالیا تھا

جب محمود صاحب کی کال اسے موصول ہوئی ی

سلام دعا کے بعد محمود صاحب نے مدعے پر بات کی

شاہ! تم گھر کیوں نہیں آرہے

عمیر نے تو رات ہی کہہ دیا تھا تم گھر آرہے ہو

تمہاری موم ویٹ کرتی رہیں لیکن تم پھر بھی نہیں آئے

وہ اس کی حرکت سے نالاں نظر آرہے تھے

بابا! بہت تھک گیا تھا

لیٹ نائٹ ہی واپسی ہوئی

معذرت خواں ہوں

ان شاءاللہ بہت جلد ملاقات ہو گی

وہ بھی کھسیا کر بولا

دیکھتے ہیں برخودار

تمہارے یہ وعدے کبھی تو وفا ہوں گے

وہ شائرانہ لہجے میں بولے

تو پل بھر کو اس کی سنہری آنکھیں مسکرائی

سفید ٹی شرٹ بلو جینز اور بلیک جیکٹ میں وہ ڈیسنٹ لگ رہا تھا

لیزا کیسی ہے؟

اس کے ساتھ الجھتے تو نہیں ہو؟

محمود صاحب نے شرارتی لہجے میں پوچھا

!توبہ کریں بابا

آپ کی بیٹی نے لوہے کے چنے چبائے ہیں مجھے

اور آپ ہیں کے بیٹی کی ہی فکر میں ہلکان ہو رہے ہیں

وہ شکوہ کنان تھا

عمیر سے آپ سارا انٹریو لے لینا

وہ بھی جانتا ہے آپ کی بیٹی کے کرتوت

وہ اکتا کر گویا ہوا

یار مزاق کر رہا تھا

محمود صاحب نے مسکراتے لہجے میں کہا

خیر میری دوسری بیٹی بھی آگئی ہے

اس کے بارے میں کیا رائے ہے تمہاری؟

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگے

محمود صاحب کی دوسری بیٹی کے ذکر پر اس کا دل پل بھر کو رکا

سانسیں تک چلنے سے انکاری ہونے لگیں

لیکن ایک طویل گہرا سانس کھینچنے کے بعد وہ گویا ہوا

آپ کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ وہ میری امانت بھی ہے بابا!

اس کے لہجے میں ایک عجیب سی سرگوشی تھی

بلکل اور تمہاری امانت کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا

تمہارے حکم پر ہم نے اسے لندن میں بُلا لیا ہے

لیکن تم خود کب اس کے سامنے آؤ گے؟

انہوں نے اب اسے مشکل میں ڈالنے کی کوشش کی

بہت جلد بابا!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مختصر جوابی کاروائی کی گئی اور جس کے بعد وہ چند اور باتوں کے بات رابطہ منقطع کر گیا

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

عباد! لیزا نظر نہیں آئی صبح سے؟

عمیر نے اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

جو لیپ ٹاپ پر آفس کے اہم ای میلز چیک کر رہا تھا

آفس کا زیادہ تر کام اب عمیر اور عباد ہی نمٹا لیتے تھے

اب بھی وہ کام میں غرک تھا

جب عمیر کی پرسوچ آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

مجھے کیا پتا

ہو گی یہیں کہیں

عباد نے بے نیازی سے کہا

تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا لیزا کے ہونے یا نا ہونے سے

عمیر نے استہزائیہ لہجے میں کہا

مجھے کیوں فرق پڑنے لگا

اس کے ہونے یا ہونے سے؟

میرا کام صرف حیدر سر کے آفس اور ان کی ذات تک محدود ہے بس

عناد نے لیپ ٹاک سے نگاہیں ہٹا کر عمیر کو تفاخر زدہ انداز میں جواب دیا

تھپڑ نے شاید کچھ زیادہ ہی تمہیں دل برداشتہ کر دیا ہے

میں سمجھ سکتا ہوں

عمیر نے سامنے رکھی چیئر پر جگہ بناتے ہوئے کہا

لیزا نے عباد کو جو تھپڑ جڑ دیا تھا

عمیر اس واقعے کا ذکر کر رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تمہیں کوئی حق نہیں ہے

!! میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کا عمیر صاحب

عباد نے غرا کر اسے باور کروایا

تم بکواس بند کرواپنی

ورنہ ابھی منہ توڑ دوں گا تمہارا

عمیر نے دھیمے مگر سخت اواز میں کہا

بے شک توڑ دو منہ، ہاتھ، ناک سب کچھ حاضر ہے

لیکن اس لڑکی کا نام آئندہ میرے سامنے نہیں لینا

میری التجا سمجھ لو اسے

عباد نے سنجیدگی سے کہا

تو کیا تم اس لڑکی کی محبت سے دستبدار ہو رہے ہو

پھر تو اچھی خبر ہے میرا راستہ کلیئر ہے ؟

عمیر نے مصنوعی خباثت زدہ لہجے میں کہا

! کمینے انسان

اس کا صرف کہنا تھا

عباد نے اٹھتے ساتھ ہی اس کے منہ پر زوردار مکا جڑ دیا

بجائے اس کے وہ بھی جوابی کاروائی کرتا

عباد کو دیکھ کر وہ مسکرا رہا تھا

تمہارے اندر کی غیرت کو تھپک تھپک سولا دو

کیونکہ آج میں نے صرف یہ ذکر چھیڑا ہے تو تم آگ بگولا ہو رہے ہو

کل کو توحید راس کی شادی کسی سے بھی کروادے گا

تب کیا کرو گے ؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب ہر لڑکا تو تم جیسے کمینے انسان کا دوست نہیں ہو گا

جو مکے کھا کر جی بسم اللہ کر کے چلتا بنے

عمیر نے اسے مسخرائے انداز میں کہا

لیکن یار وہ مجھے پسند نہیں کرتی

عباد نے اب بیچارگی سے کہا

ایک بار حیدر شاہ کے ترلے کر لو

اسے اپنی صلاحتوں سے متاثر کرنے کی کوشش کرو

ہو سکتا ہے آگے چل کر وہ تمہیں اس لائق سمجھ کے

اس چڑیل کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں خود ہی تھما دے

عمیر نے کندھے اچکا کر کہا

!ٹھیک کہہ رہے ہو تم

میں سر سے بات کروں گا اس معاملے پر

اس نے بھی یکایک حامی بھر لی

عمیر نے چائے کا مگ لبوں سے لگاتے محض سر ہلا دیا

صبح عباد نے بہت دیر تک لیزا کے کمرے سے باہر آنے کا انتظار کیا

لیکن وہ گیارہ بجے تک کمرے میں ہی بند رہی

تو اسے تشویش ہونے لگی

وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھا

تین چار بار گلاس ڈور ناک کرنے کے باوجود لیزا کی کوئی آواز اسے موصول نہیں ہوئی تو

وہ گھبرایا

اور اسٹور روم سے کیز لے کر آیا

عجلت میں اس نے ڈور کا لاک کھولا

اور کمرے میں دایاں قدم رکھا

کمرے کی ابتر حالت دیکھ کر وہ بھونچال رہ گیا

وہ زمین بوس تھی

اس کی نازک کلائی سے متواتر خون رواں تھا

عباد کو اپنا وجود طوفان کی زد دھنستے محسوس ہوا

وہ اس کی جانب لپکا

!!الیزا

اس نے چیخ کر اسے پکارا

جو دنیا جہاں سے بے خبر بے ہوشی کی حالت میں تھی

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا

اس کے ہاتھ کانپنے لگے

وہ لمبا چوڑا مرد اس وقت چھوٹا بچہ لگ رہا تھا

روتا تڑپتا اپنی محبت سے آنکھیں کھولنے کی فریاد کرتا

اور جب اس کا دماغ کام کرنے لگا

تو اس نے اپنے آنسوں صاف کیے

اور اس کا بے ہوش وجود اپنی ہاتھوں میں اٹھائے کمرے سے باہر بھاگا

لیزا کی کلائی پر گہرہ زخم تھا

بلیڈنگ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی

عمیر نے عباد کی پشت دیکھی تو وہ بھی اس کی جانت لپکا

عباد!

کیا ہوا کون ہے یہ؟

عمیر نے اس سے بے چینی سے پوچھا

کیونکہ وہ لیزا کو نہیں دیکھ سکا تھا

عمیر

جلدی سے گاڑی لے کر آؤ

عباد نے گردن گما کر کہا

اس کی آنکھوں میں سے آنسوں متواتر رواں تھے

عمیر نے اسے دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں کا دھوکا لگا

عباد تو آج کسی اور ہی انداز اور حالت میں اس کے سامنے موجود تھا

لیکن فلحال وہ بھی ہڑ بڑا کر پارکنگ کی جانب بڑھا

گاڑی کو اس نے عباد کے قدموں میں روک دیا

وہ پاگلوں کی طرح اسے اٹھائے بیک سیٹ پر ٹک گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر کو معلوم ہے اس سب کا؟

وہ استفسار کر رہا تھا

نہیں مجھے نہیں پتا

لیکن عمیر جلدی چلو پلیز اس کا خون مسلسل بہے رہا ہے

وہ دھاڑا

تو عمیر نے جلدی گاڑی اسٹارٹ کی اور ہاسپٹل کے راستے پر گاڑی کو ڈال دیا

ماضی

لندن میں ایک دلکش سی شام غائب ہو جانے کو تھی

ہر طرف ایک افراتفری سی تھی

اس بیچ ایک نو سالہ بچی اس کے پاس تم مجھے اپنا سیل فون دے سکتے ہو؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بچی متلجی لہجے میں گویا ہوئی ی

اس کی گرے آنکھوں میں التجا سی تھی

بھوری آنکھوں والے بچے نے اس کی گرے آنکھوں کو گھورا

اور نفی میں سر ہلا کر اس بچی کو ہاتھ کے اشارے سے وہاں سے چلے جانے کا کہا

جب کے ان دونوں کے ماں باپ آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے

پلیز!

گرے آنکھوں والی ضدی بچی نے اس کی شرٹ کھینچتے ہوئے کہا

حیدر اب اس کی بچکانی حرکتوں سے اکتا گیا تھا

اس لیے واپس اپنے گھر کے اندورنے حصے کی جانب بڑھ گیا

وہ ننھی سی شرارتی بچی بھی

اس کے پیچھے ہی گھر کے اندورنے حصے کی جانب بڑھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے حیدر کو سیڑھیاں عبور کرتے دیکھا

تو خود بھی سیڑھیوں کی جانب بڑھی

!حیدر

اس بچی کے لہجے میں التجا تھی

وہ اس کا پیچھا کرتے اس کے کمرے تک پہنچ گئی

پر کمرے کا ڈور لاک تھا

وہ اس ڈور کو ناک کرتی رہی اپنے چھوٹے ہاتھوں سے

پر جواب ندارد

آخر کار وہ اپنی گرے آنکھوں میں خفگی اور ہلکی سی نمی لیے وہاں سے چلی گئی

وقت گزرتا گیا

دن ماہ و سال سرکتے چلے گئے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ دونوں اب بڑے ہو رہے تھے

لیزا نے جب سے ہوش سنبھالا تھا وہ حیدر کے آگے پیچھے گھومتی نظر آتی تھی

حیدر اس کو بے حد عزیز تھا

یہاں تک کے وہ صرف حیدر کی وجہ سے ہر سال پڑھائی میں کم نمبرز سے پاس ہوتی تھی

کیونکہ اس کا تو پورا دھیان حیدر کی شخصیت پر مرکوز ہوتا تھا

پھر حیدر کو اچانک لندن سے پاکستان کے لیے جانا تھا

وہ اس دن بہت روئی تھی

اس نے اپنے ڈیڈ سے منتیں بھی کی

کے اسے بھی حیدر کے ساتھ پاکستان جانا ہے

پر اس کے ڈیڈ نے اسے نرمی سے سمجھا بجھا کر راضی کر ہی لیا

کے وہ پاکستان نہیں جا سکتی

اور ساتھ ہی

یہ بھی یقین دہانی کروائی کے حیدر بہت جلد واپس لندن آجائے گا

پھر وہ دن بھی آگیا

جس دن وہ پاکستان چلا گیا تھا

اس کے بعد سے وہ خاموش ہو گئی تھی

دل کرتا تو بول لیتی دل کرتا تو ہنستی

ورنہ

پورا پورا دن ایک ہی زاویے میں دیکھتے ہی گزار دیتی

وہ دن رات ایک ہی دعا کرتی تھی کے حیدر واپس آجائے

عجیب سی بات تھی

وہ اتنے سالوں میں کبھی اس سے سیدھے منہ بات کرنا گوارا نہیں کرتا تھا

اور ایک وہ پاگل سی لڑکی تھی

جو اس کی ڈانٹ ڈپٹ کو بھی ہنسی خوشی وصول کرتی تھی

پھر اس کی زندگی میں خوشی کی رمق تب ابھری جب محمود صاحب نے اسے اطلاع دی کے

حیدر اور صالح بیگم واپس لندن آرہے ہیں

اس دن وہ بہت خوش تھی

اس کی خوشی آنکھوں میں بھی جھلک رہی تھی

چہرہ تھا کے دمک رہا تھا

وہ جب واپس آیا تو ایئر پورٹ پر محمود صاحب اور اپنے ڈیڈ کے ساتھ وہ بھی انہیں ریسیو کرنے گئی

اس امید کے ساتھ کے اب تو وہ مغرور سالڑ کا اسے دیکھ کر خوش ہو گا

لیکن وہ خوش کیوں ہوتا؟

ایسا بھی کیا تبدیل ہوا تھا ان کی زندگی میں کے وہ پاکستان سے واپس آنے کے بعد لیزا کو دیکھ کر خوش دلی سی مسکراتا

سب کے ساتھ گرم جوشی سے ملنے کے بعد وہ لیزا کے سامنے گیا

لیزا نے پر جوش انداز میں اس کا ہاتھ تھام لیا

جس پر ایک غلط نظر اس نے لیزا پر ڈالی پر

وہ اس کے تاثرات کب دیکھ رہی تھی وہ تو بس اس کی موجودگی کو محسوس کر رہی تھی

حیدر نے ہلکا سا اپنے ہاتھ کو کھینچا جس کے بعد وہ ہوش کی دنیا میں آئی

لیکن اگلے ہی لمحے وہ سب شاہ منشن روانہ ہو گئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ماضی

یونی سے واپسی پر اس نے بے خیالی میں گھر کے اندرونے حصے کی جانب قدم بڑھائے

دو ماہ ہو گئے تھے اسے لندن شفٹ ہوئے

پر صد شکران دو ماہ میں اس علیشان محل میں وہ محمود صاحب اور صالح بیگم کے ساتھ تنہا ہی رہتی تھی

وہ ہوگا اپنی کسی گرل فرینڈ کے ساتھ تبھی تو موصوف دو ماہ سے اپنے والدین سے ملنے تک نہیں آئے

یہ بات اس نے تلخی سے سوچی اور خود اپنے کمرے کی جانب بڑھی حیدر کو لے کر وہ کافی حساس ہو گئی تھی

وہ محل جتنا باہر سے شاہانہ تھا

اندر سے اتنا ہی مسمرائیز ہو جانے کا منظر پیش کرتا تھا

دوپہر کا کھانا اس نے کمرے میں ہی کھا لیا تھا

جب صالحہ بیگم اس کے پاس آ گئیں

آنٹی!

اندر آئیں نا

وہ خوش دلی سے گویا ہوئی ی

کیسی ہیں آپ؟

صالحہ بیگم نے بیڈ پر جگہ بناتے ہوئے اس سے پوچھا

میں ٹھیک آپ سنائیں

کوئی کام تھا

وہ اپنے نوٹس ایک جانب سمیٹ کر رکھتی ان کے پاس بیٹھ گئی

آج حیدر واپس آ رہا ہے

جب سے تم یہاں آئی ہو تمہاری ملاقات نہیں ہو سکی اس سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیونکہ وہ بھی اپنے بابا کی طرح ایک ہی فارمولے پر چلتا ہے

!کام کام اور بس کام

صالحہ بیگم نے مصنوعی بیچارگی سے کہا

توپل بھر کو اس کے پنکھڑی جیسے لب مسکرا اٹھے

لیکن آج وہ واپس آرہا ہے

یہ دن ہمارے لیے عید جیسا ہوتا ہے

جب وہ کچھ ماہ کے لیے ہی سہی

لیکن گھر واپس لوٹتا ہے

اور تب اس کے بابا اور میں بہت سی تیاریاں کرتے ہیں اس کے استقبال کی

آجاؤ آج تم بھی میرے ساتھ دیکھ لو سب

انہوں نے اس کے گال سہلا کر کہا تو گڑبڑا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب سے صالح بیگم نے اسے بتایا تھا کے حیدر واپس آرہا ہے

اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا

پر پھر بھی وہ صالح بیگم کو انکار کر کے ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی

اس لیے ان کے ساتھ ہی نیچے لاؤنج میں آ گئی

ہر طرف اس محل میں افرا تفری کا سا سماء تھا

گھر کی صفائی

میں سارے ملازمین ہی غرک تھے

حیدر نفاست پسند لڑکا ہے

اگر گھر میں کہیں بھی اسے دھول نظر آئی تو ملازمین کے ساتھ ساتھ میری بھی شامت آئے گی

صالح بیگم نے مسکرا کر کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بیٹے کے لیے ان کی آواز میں جھلکتی محبت سندس سے ڈھکی چھپی نا تھی

!آنٹی اگر آپ برا نہیں مانیں تو کیا میں ان سے کل مل سکتی ہوں پلیز

اس نے ملتجی لہجے میں کہا تو صالح بیگم نے بغور اس کا چہرہ جانچا پھر ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ مسرور سی واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

ماضی

رات کے نو بجے اس نے اپنے گھر میں قدم رکھا

رعب، دبدبا، سنجیدگی اور سپاٹ آنکھیں اس کی شخصیت کا اہم پہلو تھے

!اسلام علیکم موم اینڈ بابا

ایک ہاتھ میں جیکٹ دوسرے ہاتھ میں سیل فون لیے وہ ان کی جانب بڑھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک درمیانی عمر کا ملازم ہانپتا ہوا آیا اور اس کے ہاتھ سے جیکٹ لے کر مودب انداز میں ایک جانب کھڑا ہو گیا

اس کی صورت ایسی تھی کے بار بار نظر اتارنے کا دل کرے

صالح بیگم نم آنکھوں سے اس کے گلے لگ گئیں

جب کے محمود صاحب فخر یہ انداز میں اپنے خوبرو اور وجیہہ بیٹے کو دیکھ رہے تھے

اسلام علیکم بابا!

وہ مودب انداز میں ان کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا

محمود صاحب گرم جوشی سے اس سے بغلگیر ہوئے

جس کے بعد سب ہی لاؤنج کی طرف چل دیئے

محمود صاحب کو ضروری کال موصول ہوئی تو وہ اٹھ کر چلے گئے

حیدر! کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو؟

صالح بیگم نے بیٹے کے پر سوچ چہرے پر نگاہیں گاڑھتے کہا

!سب ٹھیک ہے موم

وہ دھیمے لہجے میں بولا

میرا خیال ہے تم تھک گئے ہو

آرام کر لو کل باقی باتیں ہوتی رہیں گی

صالح بیگم نے اس کی پیشانی چوم کر کہا

تو اس کے عنابی ہونٹ مسکرا اٹھے

!موم سب ٹھیک ہے

آپ فکر مند نہیں ہوں

ان کی گود میں سر رکھنے کے بعد وہ آنکھیں بند کر گیا

اس کی بھاری گھمبیر آواز میں ایک عجیب سی کشش تھی

کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑنے والی

اتنا عرصے تمہیں یہ لاڈ یاد نہیں ہوتے سال میں کوئی تین سے چار بار گھر آتے ہو

اور اس میں بھی گنے چنے دن ہی رہ کر واپس چلے جاتے ہو

صالحہ بیگم نے دل کی بھڑاس نکالی

موم! آپ کی شکایتیں کب ختم ہوں گی؟

سنہری آنکھیں پھر سے کھلی

اور آنکھوں میں ماں کے لیے ڈھیر ساری محبت موجزن تھی

صالحہ بیگم کی قل کائنات وہی تھا

ان کا بس نہیں چلتا تھا کے وہ اپنے بیٹے کو کہیں چھپا دیں

انہیں آنے والے وقت سے خوف آتا تھا

وہ ہر پل ہر لمحا خوف زدہ رہتی تھیں

لیکن ان کی بات محمود صاحب نے بھی نہیں سمجھی تھی

اور نا ہی حیدر ان کی کسی ڈانٹ ڈپٹ کو سیریس لیتا تھا

موم!

کہاں کھو گئیں آپ؟

ان کے ہاتھ پر بوسہ دے کر اس نے صالح بیگم کو متوجہ کرنا چاہا

اپنے بیٹے کو اتنے عرصے بعد دیکھا ہے نا تو دل نہیں بھر رہا

اس کی صورت دیکھ کر

صالح بیگم نے اس کی آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا

موم! آپ رو رہی ہیں؟

وہ بند آنکھوں سمیت ہی خفگی سے بولا

نہیں رو رہی بابا!

انہوں نے اس کے سنہرے بال بگاڑ کر کہا

مطلبی دنیاماں سے ملنے کے بعد تو

باپ کو لوگ بھول ہی جاتے ہیں

محمود صاحب نے مصنوئی ناراضگی سے کہا

اور سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئے

بابا! میری موم زیادہ آپ کو ہی وقت دیتی ہیں میں نے کبھی شکایت کی ؟

گردن گھما کر اس نے شوخ لہجے میں پوچھا

تو محمود صاحب کا قہقہہ فلک شگاف تھا

جب کے صالح بیگم نے جھنپ کر اپنے بیٹے کو گھورا

موم گھورنا بند کریں سچ ہی کہہ رہا ہوں

آپ نے میری ماں پر جادو ٹونا کیا تھا؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ شریر لہجے میں گویا تھا

یہ کہہ کر اس نے پھر سے آنکھیں بند کر لیں

صالح بیگم! بیٹے کا اشارہ سمجھ رہی ہیں آپ؟

لگتا ہے ان کی مصروفیت کا بھی سامان کر دینا چاہیے مستقبل قریب کی بہو بھی گھر میں ہی

موجود ہے نکاح کے دو بول پڑھا ہی دیتے ہیں

پھر شاید آپ کے لاڈلے کے دکھ درد کم ہوں

وہ صالح بیگم کو دیکھ کر شرارتی لہجے میں کہہ رہے تھے

وہ ایسے بنا رہا جیسے وہاں موجود ہی نا ہو

لیکن پل بھر کو اس کا دل رک سا گیا

پر وہ ماہر تھا تاثرات چھپانے میں تو لاتعلق ہی بنا رہا

ٹھیک کہہ رہے ہیں محمود صاحب!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیوں حیدر؟

انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا

فلحال تو اپنی لاڈلی سے کہیں مجھ سے سلام دعا ہی کر لے

کسی اور رشتے سے نا ہی سہی

لیکن انکل آنٹی کے بیٹے کی حثیت سے مل لے

وہ سپاٹ لہجے میں بولا

تو صالح بیگم نے حیرانگی سے بیٹے کو دیکھا

جو اپنی عادت کے بر خلاف جا کر سندس سے ملنے کی خواہش ظاہر کر رہا تھا

کل اس کے کالج میں فنگشن ہے

اس لیے وہ آرام کرنے کی غرض سے چلی گئی تھی

کل صبح میں اس کی تم سے ملاقات کروا دوں گی

صالح بیگم نے اس تحمل سے جواب کہا

تب تک وہ اٹھ کھڑا ہوا

موم! کل میں خود ہی اس سے اچھی طرح سلام دعا کر لوں گا

اس نے مسکرا کر کہا

اس کی مسکراہٹ عجیب سی لگی صالح بیگم کو

حیدر کیا وہ تمہیں پہچان لے گی؟

مطلب ہم جب پاکستان گئے تھے

تب وہ چھوٹی سی تھی

صالح بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا

موم! وہ مجھے ہزاروں میں پہچان لے گی

یقین رکھیں آہ

اوراب آپ لوگ بھی سو جائیں

مجھے بھی شدید نیند آرہی ہے

شب خیز!

اس نے صالح بیگم اور محمود صاحب سے کہا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا

صالح بیگم وہ میرا بیٹا ہے

اس کی ذات کو لے کر خود کو زیادہ ہلکان نہیں کریں

وہ سب بھی اچھے سے جانتا ہے

اسے کب کیا کرنا ہے

اوراب آپ بھی چلیں تھک گیا ہوں میں بھی بہت

انہوں نے کہا تو وہ بھی سر ہلا کر ان کے ساتھ ہی آگے بڑھ گئیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حال

کہاں؟

اس کا مرمری ہاتھ تھام کر وہ معنی خیزی سے اسے دیکھنے لگا

ناشتہ نہیں کرنا آپ کو؟

سندس نے منہ بنا کر پوچھا

تم ناشتہ بنانے جا رہی ہو؟

وہ حیران ہوا

اب اس سوال کا مطلب؟

اس نے عاجز آ کر پوچھا

مطلب یہ کے تم کھانا بھی بنا لیتی ہو؟

اس کا لہجہ ہرگز تمسخرانہ نہیں تھا

لیکن سندس نے آنکھیں سکیڑ کر پھر بھی اسے گھورا

جو بیڈ پر دراز تھا

سفید ٹی شرٹ اور بلو جینز میں ملبوس وہ ڈیشنگ لگ رہا تھا

جب کے سندس سرخ رنگ کے نفیس سے ڈریس میں پری پیکر لگ رہی تھی

میں بہت اچھا کھانا بنا لیتی ہوں

اس نے اپنی تیئں میں اس کی نالج میں اضافہ کیا

پرنس کے ہوتے اگر پرنسز کھانا بنائے گی تو کچھ عجیب سا نہیں لگے گا

بیڈ سے کھڑا ہونے کے بعد اس کے قریب آ کر اس نے سنجیدگی سے کہا

سندس کی آنکھیں پھیلی

آپ میرے ہاتھ سے بنا کھانا نہیں کھانا چاہتے نا

اس نے مشوک نگاہوں سے اس کو گھورا

پرنسز کبھی تو میری نیک نعیتی پر شک کرنے کے بجائے ٹھنڈے دماغ سے سوچا کرو

شاید وہ برا مان گیا تھا

اس لیے سندس کی گرفت سے ہاتھ کو آزاد کرتا

روم سے ہی باہر نکل گیا

سندس نے خود کو کوسا

اور اس کی جانب لپکی

ماضی

فنگشن شروع ہو چکا تھا

ہر طرف گلیمر تھا

بھانت بھانت کے لوگ اس کے آس پاس موجود تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہر کوئی دوسرے سے زیادہ حسین اور بہتر لگنے میں سر دھڑ ایک کرنے کی کوشش میں تھا

اس سارے ماحول کو پرکھتے

وہ جا کر کونے میں رکھی چیئرز میں سے ایک چیئر پر ٹک گئی

صبح سے وہ کسی چیف گیسٹ کی شان میں قصیدے میں سن سن کر اب اکتا گئی تھی

اس کی ایک ہی فرینڈ تھی

پورے کالج میں اور اس کا نام حنین تھا

حنین کا تعلق ہانگ کانگ سے تھا

وہ بھی اسٹڈی کی وجہ سے لندن میں مقیم تھی

پارٹی اب اپنے عروج پر تھی

وہ پاگل سی شہزادی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے سب کو بے زاری سے دیکھنے میں مصروف تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب ہر طرف سے چیف گیسٹ کے پہنچ جانے کا شور سا برپا ہوا

باقی لڑکیوں کی طرح وہ چیف گیسٹ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کسی کو دھکے نہیں دے رہی تھی

ناہی اسے چیف گیسٹ کو دیکھنے کا شوق تھا

حنین نے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہا تو اس نے حنین کو بھی سختی سے جھڑک دیا

۔وہ بیچاری منہ بنا کر چلی گئی

انجان ہستی اب غیر معمولی سکیورٹی کے حصار میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی تھی

!ایچ۔ایس

بہت سی لڑکیاں اس خاص ہستی کو اس نام سے مخاطب کر رہی تھیں

اس نے ناگوار سی نگاہ سب پر ڈالی

وہ لڑکیاں تو کسی اور ہی جہاں میں تھیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کی صبر کا پیمانہ لبریز ہوا

سیل فون پرس سے نکال کر وہ چیئر دھکیل کر کھڑی ہو گئی

اور ان لڑکیوں کی جھرمٹ سے گزر کر آگے بڑھنے لگی

وہ کسی کو دھکے دینے سے گریز کرتی بی زاری سے آگے بڑھنے لگی

یہاں تک کے اس بے مثال اور چارمنگ سے چیف گیسٹ نے ایک بھرپور نگاہ اس کے غصے اور سرخ چہرے کو دیکھا

شہزادہ مسکرایا

لڑکیوں نے پھر سے حال میں ایک شور سا برپا کیا

اس شور شرابے سے نکل کر وہ سندس کے پیچھے لپکا

اور اس کے سامنے جا کر وہ کھڑا ہو گیا

سندس اگر بڑھتے قدم نہیں روکتی

تو دونوں کا تصادم ضرور ہو جاتا

آپ؟

آنکھوں میں الجھن در آئی

کہاں جا رہی ہو؟

ادھر ادھر نگاہ دوڑانے کے بعد وہ مخصوص سخت گیر لہجے میں پوچھ رہا تھا

آپ ہیں کون؟

سیاہ پر کشش آنکھیں سپاٹ تھیں

انسان ہوں "آپ کو کوئی اور مخلوق لگ رہا ہوں"؟"

لیکن خیر چلیں گاڑی میں بیٹھیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں گا

وہ حکم صادر کرتا واپس مڑ گیا

!او ہیلو مسٹر

میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں گی بھلا

وہ اپنے الفاظ پر زور دے کر بولی

سندس! احمر چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ جائیں

وہی مغرور اور دوٹوک لہجہ

آپ جانتے نہیں ہیں میں کس کی بھتیجی ہوں

میرے انکل تمہارے ٹکڑے کروادیں گے

وہ استہزائیہ انداز میں کہنے لگی

مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ نے عنابی ہونٹوں پر احاطہ کیا

سنہری آنکھیں مسکرا رہی تھیں

لیکن سندس بلکل سنجیدہ تھی

چلیں پھر گھر چل کر آپ کے انکل سے فیصلا کروا لیتے ہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سزا کا تعین تو وہی کریں گے نا

اس نے مسخرائے لہجے میں کہا

اور لینڈ کروزر کو پارکنگ سے نکال کر اس کے سامنے روک دی

میرا ڈرائیور آگیا ہے

آپ جائیں اپنی دیوانیوں کے پاس

وہ غرا کر دوسری گاڑی میں بیٹھ گئی

اس گاڑی میں موجود ڈرائیور نے بیچارگی سے حیدر کو دیکھا

حیدر نے اسے اشارے سے روانہ ہونے کا کہا

تو ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کی

حال

وہ آئی سی یو میں تھی

بلیڈنگ زیادہ مقدار میں ضائع ہونے کی وجہ سے لیزا کی جان کو خطرہ لاحق تھا

عباد تو کاٹو تو لہو نہیں کی مصداق کھالی کھالی نگاہوں سے آئی سی یو کی ڈور کو گھور رہا تھا

کچھ ہی پل میں حیدر بھی ہاسپٹل پہنچ گیا

سنہری آنکھوں میں غصہ سا تھا

ڈاکٹرز تک لیزا کی کنڈیشن کو بد نظر رکھ کر کوئی تسلی آمیز بات نہیں کر رہے تھے

حیدر کا وجیہہ چہرہ زرد پڑ چکا تھا

آنکھوں میں ایک عجیب سی آسودگی تھی۔

گویا لیزا کی زندگی کے لیے وہ فکر مند تھا

چاہے جو بھی تھا

لیکن لیزا اس کی زندگی میں اہمیت رکھتی تھی

وہ لڑکی بچپن سے اس کے ساتھ تھی۔اس کی شوخی شرارتیں بدتمیزیاں تک برداشت کرتا تھا

لیکن آج شاید وہ ان سب ناانصافیوں کے بدلے لینے پر بضد تھی

بے شک وہ لیزا سے محبت نہیں کرتا تھا

لیکن وہ پھر بھی اس کے لیے خاص تھی

وہ اس کی موت جیسی خبر کبھی نہیں سننا چاہتا تھا

سینے پر بازو لپیٹے دیوار کے ساتھ کمر ٹکائے بے تاثر نگاہوں سے وہ زمین کو گھورنے میں مگن تھا

میں تو تم سے دل لگا بیٹھی ہوں اس لیے تم کبھی مجھ سے پیار سے پیار کرنا گوارا نہیں سمجھتے

کہیں سے سرگوشی سے ابھری

تم جن ہو اور تمہاری بیوی چڑیل

اور تم دونوں کی جوڑی کو رب نے بنادی جوڑی کا خطاب دینا چاہیے۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ایک اور چنگھاڑتی آواز اس کی کانوں میں گونجی

!میں مر جاؤں گی حیدر

بے بس اور بیچارگی سے بھرپور لہجے میں کہے گئے

لیزا کے الفاظ پھر سے بازگشت کرنے لگے

وہ آنکھیں بند کیے خود کو ان سب سرگوشیوں سے چھٹکارا دلانا چاہتا تھا

لیکن فلحال تو یہ ناممکن سی بات تھی

تم اتنی آسانی سے نہیں مر سکتی

وہ بڑبڑایا

گویا وہ اس وقت بھی لیزا پر حکم چلا رہا تھا کے اسے ہر حال میں ٹھیک ہونا ہے

کوئی ہے پلیز مجھے اس درندے کی بربریت سے بچا لو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کوئی تو میری مدد کرو

ایک کانپتی اور سسکتی آواز تھی

جو کب سے فریادیں کر رہی تھی

لیکن وہاں اس سنسان اور ہیبت ناک سڑک

پر کوئی ذی روح موجود ہوتا تو اس کی حفاظت کے لیے پہنچتا

جب کے اس سانولی سی لڑکی کی آہ پکار کے ساتھ ساتھ کسی کے بلند و بالا خباثت زدہ قہقہے

بھی عروج پر تھے

وہ درندہ دھیرے دھیرے اس کی حرمت کو مجروح کرنے پر بضد تھا

جب ایک رعب دار آواز اس سنسان سڑک پر ابھری

لڑکی نے تو مشکور نگاہوں سے سامنے کھڑے انجان شخص کو دیکھا

جو اس کی عزت کا محافظ بن کر آیا تھا

شراب کے نشے میں دھت وہ کارل نامی بندہ غیض وغضب سے محمود شاہ کو دیکھنے لگا

شرم نہیں آتی تمہیں ایسی اوچھی حرکتیں کرتے ہوئے ؟

وہ استہزائیہ لہجے میں بولا

اور قدم بڑھاتا کارل کے پاس جانے لگا

تمہارا ذمے داری نہیں ہے یہ لڑکی

اس لیے میری زندگی میں تمہیں دخل اندازی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

کارل گھٹیا لہجے میں کہتے ہی اس لڑکی کو پھر سے اپنے پاس بلانے لگا

جب کے وہ لڑکی اب بھاگ کر محمود کے پیچھے چھپ گئی تھی

یہ لڑکی میری ذمے داری نا سہی

اس لڑکی سے نا ہی میری کوئی خونی وابستگی ہے اور نا ہی کوئی اور جربہ لیکن کسی بھی رشتے

سے اوپر انسانیت کا رشتہ ہوتا ہے

میں اسے لے کر جارہا ہوں

آئندہ اس سے دور رہنا ورنہ

تمہارے عمال ویسے بھی اچھے ٹریک ریکارڈ پر نہیں

وہ اس لڑکی کے سر پر بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے واپس مڑ گئے

کارل نشے میں تھا

اس لیے اس وقت محمود کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے سے قاصر تھا

لیکن وہ سوچ چکا تھا

کے اب محمود کو سخت سے سخت سزا کیسے دینی ہے

♥♥♥♥♥

ماضی

اس لڑکی نے اپنا نام مریم بتایا تھا

محمود شاہ اسے اپنے عالیشان گھر میں لے کر آئے

اور صالح بیگم کو تمام تر تفصیلات سے آگاہ کیا

جس کے بعد صالح بیگم کے دل میں اپنے ڈیسنٹ اور وجیہہ شوہر پر مزید پیار آیا

محمود شاہ کے لئے صالح بیگم کے دل میں عزت کا گراف مزید بڑھا

اور اس دن کے مریم نے محمود شاہ کے محل میں پناہ لے لی تھی

ماضی

ایک دن محمود صاحب ضروری میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد گھر واپس جا رہے تھے

جب انہیں احتشام صاحب کی کال موصول ہوئی

سلام دعا کے بعد احتشام صاحب مدعے پر آئے

دراصل وہ سندس کو واپس اپنے پاس پاکستان بلانا چاہ رہے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ان کی خواہش کو مد نظر رکھتے محمود صاحب نے فورن حامی بھر لی

اور ساتھ ہی سندس کو جلد سے جلد پاکستان بھیجنے کی یقین دہانی کروائی

اسی شام وہ حیدر کی غیر موجودگی میں

ایک بار پھر سے پاکستان واپس چلی گئی

سندس نے بھی احتشام صاحب کی بے صبری کو دیکھتے ہوئے

واپس پاکستان جانا بہتر سمجھا

دوسری طرف محمود شاہ رات کے دو بجے تک گھر واپس نہیں لوٹے تھے

صالحہ بیگم نے بیٹے کو تمام تر صورت حال سے آگاہ کر دیا

جس کے بعد حیدر نے پورے لندن میں ایک افراح تفری سی برپا کر دی تھی

محمود شاہ لندن کے بہت بڑے ٹائیکون تھے

وہ پاگلوں کی طرح اپنے باپ کو ڈھونڈتا رہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر اس کا بیسٹ فرینڈ تھا

وہ اس کے ہر سکھ دکھ میں شانہ بشانہ رہتا تھا

حیدر کا شک کارل کی جانب تھا

محمود صاحب بہت بار اس کے سامنے کارل کی گھٹیا حرکتوں اور ہتھکنڈوں کا ذکر کرتے رہتے تھے

عمیر اس کارل نے ضرور کوئی گیم کھیلی ہے

بابا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی

وہ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

حیدر جسٹ کام ڈاؤن

وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا انکل کو

اتنے گٹس نہیں ہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کمینے انسان کے اندر

عمیر نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں کہا

اور اسی وقت حیدر کے نمبر پر انجان نمبر سے کال موصول ہوئی ی

اسلام علیکم!

لہجے میں مخصوص سی سختی سموئے سلام کیا گیا

دوسری جانب کال پر کوئی اور نہیں بلکے کارل ہی تھا

کارل نے اسے اپنے اڈے پر پہنچنے کا کہا جب کے دوسری طرف محمود صاحب کی منت

سماجت کرتی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

وہ اسے منع کر رہے تھے کے کارل کے اڈے پر نہیں آنے کے لیے

حیدر! میری جان اپنی ماں کا خیال رکھنا

اور خدا کے لیے اس کمینے کی باتوں میں نہیں آنا

میں نے اس کمینے کے خلاف بہت پہلے ہی بیان قلم بند کروا دیا ہے

اس کے دن گنے جا چکے ہیں

لیکن تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے محمود صاحب مزید کچھ کہتے

چھے سات فائر کی آواز فون کے اسپیکر سے ابھری

کارل نے اپنی کمینگی پوری کر دکھائی تھی

اس کا باپ اب اس فانی دنیا سے رخصت ہو گیا تھا

اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکا

غم غصے، دکھ کرب تڑپ،

بہت سے کرب ناک جزبے اس کی آنکھوں میں نمودار ہوئے

اس کا سیل فون ہاتھ سے گر چکا تھا

سنہری آنکھوں سے سفید موتی بہنے لگے

عمیر نے اس کے شانے پر تسلی آمیز انداز میں ہاتھ رکھا

پر وہ ہوش میں نہیں تھا

جب کے اب اس کمینے نے واٹس ایپ پر

سفاکی سے محمود شاہ کو قتل کرنے کے بعد

ان کے مردہ وجود کی تصاویر حیدر کو سینڈ کر دیں

اس نے سنہری آنکھیں رگڑ کر اپنی عزیز جان ہستی کو دیکھا

محمود صاحب کا مردہ وجود اس وقت پہنچاننے لائق نہیں تھا

اس نے پہلے فون کی اسکرین پر بے قراری سے ہاتھ پھیرا

پھر اس کے کھوکھلے قہقہے گاڑی میں گونجے

بے ہنگم اور خالی قہقہے سننے کے بعد عمیر نے اسے شانے پر دباؤ ڈال کر اسے متوجہ کرنا چاہا

پر وہ اس ماحول کا حصہ ہی نہیں لگ رہا تھا

اس نے آنسوں ہاتھ کی پشت سے صاف کیے

اور گاڑی کو اسٹارٹ کر دیا

اس کا رخ کارل کے اڈے کی جانب تھا

عمیر کے لاکھ منع کرنے کے باوجود

وہ کارل کے پاس جا رہا تھا

اس کے پاس اب کچھ بھی نہیں بچا تھا

جو نقصان اس کا ہونا تھا

وہ ہو گیا تھا

یہی بات عمیر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

پر اس نے زوردار تھپڑ الٹے ہاتھ سے عمیر کے گال پر رسید کیا

اتنا ہی بزدل اور ڈرپوک ہو

موت سے ڈر لگتا ہے تو

اترو میری گاڑی سے ابھی اور اسی وقت

وہ غیض و غضب لہجے میں دھاڑا

میں تمہیں اس درندے کے پاس اکیلے نہیں جانے دوں گا

عمیر نے چیخ کر کہا

میں پھر بھی جاؤں گا

اور اب کوئی بکواس نہیں

اس نے حتمی انداز میں کہا

وہ اپنے باپ کی لاش وصول کرنے جا رہا تھا

کارل کے بتائے گئے اڈریس پر پہنچتے ہی

وہ گاڑی سے باہر نکلا اور اندھا دھن ایک ہی سمت میں بھاگنے لگا

عمیر بھی اس کے ساتھ ہی تھا

لیکن اس ہیبت ناک کمرے میں محمود صاحب کی لاش کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا

وہ باپ کی جانب لپکا

اور ہزیانی سی کیفیت میں اس نے رونا چیخنا چلانا شروع کر دیا

عمیر بھی آنکھوں میں نمی لیے اپنے جگری یار کو دیکھنے لگا

وہ صرف کچھ ہی منٹ اپنے ناقابل تلافی نقصان پر ماتم کناں ہوا تھا

جس کے بعد اس کی سنہری آنکھیں سپاٹ ہو گئیں

چہرے پر وحشت اور سفاکی نے پنجے گاڑھے

محمود صاحب کی لاش کو لے کر وہ گھر روانہ ہو گیا

صالح بیگم نے اپنے شوہر کو اس حالت میں دیکھا

تو ان پر سکتا سا طاری ہو گیا

وہ ماں کو بھینچ کر خود کے مضبوط حصار میں لے کر کھڑا رہا

جوان جہان اور بہادر بیٹے کا سہارہ ملتے ہی صالح بیگم بکھرتی چلی گئیں

لیکن اس کا ضبط قابل دید تھا

سنہری آنکھیں سپاٹ تھیں

ایک بھی قطرہ اس کے گالوں پر نہیں بکھرا تھا

زندگی کا مشکل ترین اور المناک سانحے کا اس نے بہادری سے مقابلہ کیا

اس کی توجہ کا مرکز صرف صالح بیگم کی ذات تھی

ہر گزرتے دن کے ساتھ صالح بیگم کی طبیعت گرتی جا رہی تھی

محمود شاہ لندن کے ایک مشہور معروف ٹائیکون تھے

ان کی دل دہلا دینے والی موت کتنے ہی دن نیوز چینلز

کی شے سرخیوں میں چلتی رہی

کارل کو پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا

کارل کے خلاف محمود شاہ نے بہت پہلے ہی گواہی دے دی تھی

وہ بہت سے گھنونے کاموں میں ملوث تھا

کارل کے سیاہ گناہوں کی لسٹ کافی لمبی تھی

لیکن محمود صاحب نے ایک بار کارل کو کسی نہتی لڑکی کی زندگی تباہ کرتے دیکھ لیا تھا

بد قسمتی سے وہ اس لڑکی کی زندگی نہیں بچا سکے

لیکن اس نہتی لڑکی کا مجرم جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچانے میں ضرور کامیاب ہو گئے

اس نے اپنی ماں کی خراب ہوتی حالت پر پیسہ پانی کی طرح بہایا تھا

لیکن پھر بھی صالح بیگم کچھ ہی عرصے میں اسے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آنکھیں موند گئیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب اس کی ذات مسیخ ہو رہ گئی

کب سورج نکلتا کب سیاہ چادر آسماں پر پھیل جاتی تھی

اسے پتا ہی نہیں لگتا

وہ صرف اپنے کمرے میں محدود ہو کر رہ گیا تھا

اور جب ایک سال بعد اس کا دماغ جگہ پر آیا

تو سندس کی ہی ذات تھی

جس نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی

اب اسے کسی بھی اور رکاوٹ کو اپنے راستے میں حائل ہونے نہیں دیا تھا

وہ ایک ہی ہفتے کے اندر پاکستان پہنچ گیا تھا

حال

حیدر ! کہاں ہیں آپ ؟

سندس نے اسے کال کی

اور منہ بسورتے استفسار کرنے لگی

! جان حیدر

ضروری کام کی وجہ سے عجلت میں گھر سے نکلنا پڑا

تم نے ناشتہ کر لیا؟

اس نے سنجیدگی سے پوچھا

میں آج آپ کے ساتھ ناشتہ کرنا چاہتی ہوں

وہ اس وقت ہاسپٹل کے کوریڈر میں موجود تھا

لیزا کی جان اب خطرے سے باہر تھی

لیکن سندس ابھی بھی اس پورے واقعے سے بے خبر ہی تھی

ٹھیک ہے میں پہنچتا ہوں گھر!

اس نے لہجے میں چاشنی سموئے کہا

اور ہاسپٹل کے خارجی دروازے کی جانب بڑھا

عباد یار کچھ تو کھالو

اب وہ مصیبت ٹھیک ہے

عمیر نے مزاحیہ انداز اختیار کیا

عمیر!

وہ چڑھ کر گویا ہوا

اچھا یار سوری

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن تم کچھ کھا پی لو

اتنا مجنوں بننے کی ضرورت نہیں

ویسے بھی وہ ہمارا ہٹلر دوست اسے تمہارے حوالے کرے گا

بھی یا نہیں کچھ پتا نہیں

عمیر نے مصنوعی افسردگی سے کہا

تم سے بات کرنا ہی فضول ہے

ہارٹ اٹیک کروا دو گے میرا

عباد نے کڑ کر کہا

جس پر عمیر نے مسکراہٹ دبائی

اور عباد کے سامنے چائے کا مگ رکھ کر خود ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھا

گھر پہنچتے ہی اس کے محافظوں سے پھرتی دکھائی

ڈرائیور نے مودب انداز میں گاڑی کا دروازا کھولا

مغرور اور شاہانہ چال چلتا وہ اپنے محل کے اندر داخل ہوا

اور بغیر کوئی وقت ضائع کیے کمرے میں داخل ہوا

سندس منہ بسورے بیڈ پر بیٹھی تھی

تکیہ گود میں دھرا ہوا تھا

حیدر کو دیکھ شہزادی نے ناک بھون مزید چڑائے

وہ ہنسی ضبط کرتا ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا

فریش ہو جانے کے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے کو ہر بالوں کو جیل کے ساتھ

سیٹ کرنے لگا

اور اپنی ناراض سی بیوی کے پاس آیا

ناشتہ نہیں کرنا کیا؟

اس کی چھوٹی سی ناک دبا کر اس نے استفسار کیا

بڑی جلدی یاد آگئی آپ کو اپنی ایک عدد بیوی کی

طنزیہ انداز اپنایا گیا

بیوی بُھولی کب تھی

جو یاد آتی؟

وہ اس سے جڑ کر بیٹھتے ہوئے سنجید گی سے بولا

بس یہ چھچھورے کمنٹس پاس کر لیں

وہ بگڑ کر بولی

وہ اسے اکیلے چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا

وہ بھی بتائے بغیر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تمہاری ناراضگی میں بعد میں دور کردوں گا

فلحال اٹھ کر ناشتہ کرلو

اس نے گہری اور جمکتی سنہری نگاہوں سے التجا سی کی تھی

لیکن یادرکھنا سزا ضرور ملے گی

وہ بھی پاؤں میں سلیپرز اڑستی دھمکی دینے والے انداز میں بولی

بندہ ناچیز حاضر ہے!

وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھکا

تو سندس کھلکھلا کر ہنس پڑی

اور دونوں ہی ڈائینگ روم میں داخل ہوئے

مریم بی نے ناشتہ ڈائینگ ٹیبل پر سجا دیا تھا

وہ پوری توجہ اور خاموشی کے ساتھ ناشتہ کرنے لگے

سندس کا جی خراب ہونے لگا

چند لقمے ہی حلق میں اتارنے کے بعد اسے قے آنا شروع ہو گئے

واش روم کی طرف بھاگی

حیدر بھی ہواس باختہ سا اس کے پیچھے لپکا

سندس آدھے گھنٹے میں ہی ادھ موہو کر رہ گئی تھی

حیدر نے جوس کا گلاس اس کی جانب بڑھایا

اور اسے خود سے لگا کر صوفے کی طرف بڑھا

پہلے جوس ختم کر لو

پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں

اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت ہی تھا

شاید اب سندس کو بھی عادت پڑ گئی تھی

اس کے سخت لب ولہجے کی

سندس نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے جوس کا گلاس لے لیا

اور پھر حیدر نے اسے سیاہ چادر پکڑائی

سندس نے صوفے سے اٹھتے ہی اس چادر کو اپنے گرد لپیٹا

دبلی پتلی جسمانت ہونے کی وجہ سے کچھ ہی لمحوں میں زرد پڑ گئی تھی

حیدر نے ڈائیور سے گاڑی نکالنے کا کہا اور نرمی اور آہستگی کے ساتھ سندس کو لیے گاڑی کی

بیک سیٹ پر بیٹھ گیا

اور سندس نے بغیر کسی کی پرواہ کیے

سر اس کے شانے پر ٹکا کر آنکھیں بند کر دیں

ہاسپٹل پہنچتے ہی ڈاکٹر نے

ایک گھنٹے تک اس کا مکمل چیک اپ کیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور جو خبر اسے سنائی گئی تھی

اس خبر کو سنتے ہی سندس کے شدت جزبات کی وجہ سے آنکھیں بھر آئیں

اس نے مشکور نگاہوں سے ڈاکٹر کو دیکھا

جو پیشاورانہ انداز میں اسے بہت سے احتیاطی تدابیر بتارہی تھیں

اس نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ ڈاکٹر کی باتیں سنی

اور پھر روم سے باہر نکل آئی

حیدر بے چینی سے ہاسپٹل کی کوریڈور میں ٹہل رہا تھا

اسے دیکھ کر بے قراری سے اس کے پاس گیا

کیا کہاڈاکٹر نے؟

لہجے میں بے چینی اور پریشانی جھلکنے لگی

ہمارے محبت کو نام دینے اس محبت کو ایک الگ پہچان دینے کوئی آنے والا ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جو ہم دونوں کو مکمل کردے گا شاہ

شرمگیں سے لہجے میں کہہ کر اس کی پلکیں سیاہ فگن ہو گئیں

جب کے لہجہ گلوگیز ہونے لگا

حیدر نے بے ساختہ اسے خود سے لگا لیا

ارد گرد کے ماحول سے بے خبر وہ صرف سندس کی باتیں اور موجودگی کو محسوس کرنے لگا

اسے لگ رہا تھا کچھ دیر پہلے سندس نے اس کے کانوں میں کوئی سور پھونکا ہو

کیا کر رہے ہیں

سب دیکھ رہے ہیں

یہ آپ کا لندن نہیں بلکے کراچی ہے

اس نے خبردار کرنا چاہا

او سوری!

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حیدر نے کھسیا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

تو سندس نے جاندار سکراہٹ لبوں پر سجا کر اپنے خوبرو شوہر کو گھورا

کچھ ہی دیر میں دونوں گھر واپس روانہ ہو گئے

اس کے محافظوں نے محل کا خارجی دروازا کھول دیا

سیاہ رنگ کی چمچماتی لینڈ کروزو گھر کے اندر داخل ہوئی ی

سندس کا ہاتھ تھامے وہ لاؤنج کی جانب بڑھا

دونوں کے چہرے تمتمار ہے تھے

ابھی انہوں نے لاؤنج میں پاؤں رکھا ہی تھا جب پورا شاہ مینشن فائرنگ کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا

مریم بی ہواس باختہ سی کچن سے باہر نکل آئی

سندس نے اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھام لیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ خوف کے مارے پوری طرح لرز رہی تھی

!پرنسز !کام ڈاؤن۔۔۔ میں ہوں نا

میری طرف دیکھو

وہ اس کے کانپتے ہاتھوں کو سہلا کر نرمی سے گویا ہوا

اور حیدر شاہ اپنی زندگی کی رکھوالی کرنا جانتا ہے

خارجی دروازے پر گارڈز بھی اب جوابی کاروائی کرنے لگے

وہ لرز رہی تھی

تم کہیں نہیں جاؤ گے شاہ! پلیز

اس نے ملتجی سی کیفیت میں کہا

میری جان! تم روم میں جاؤ

اور جب تک میں خود تمہارے پاس نہیں آؤں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!کمرے سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالنا

اس نے سخت گیر لہجے میں دوٹوک کہا

!نہیں شاہ

یہ لوگ کون ہیں

اور ہمارے گھر پر حملہ آور کیوں ہوئے ہیں؟

وہ اس کے ساتھ لگ کر گڑگڑاتے لہجے میں بولی

!مریم بی! اسے لے کر جائیں آپ

بغیر اس کے سوال کا جواب دیے وہ مریم بی سے مخاطب ہوا

!آپ کو میں نہیں جانے دوں گی شاہ

ہماری زندگی کی اتنی بڑی خوشی ہمیں آج کے دن ملی ہے

!اور تم موت کے منہ میں جانا چاہتے ہو

وہ نفی میں سر ہلاکا ہزیانی سی کیفیت کے زیر اثر بولی

مریم بی کو اس نے اشارے سے سندس کو لے جانے کا کہا

سندس تو حوش میں ہی نہیں لگ رہی تھی

! شاہ ! تمہیں ہمارے ہونے والے بچے کی قسم تم سہی سلامت میرے پاس واپس آؤ گے

وہ گڑ گڑانے لگی

میں تم دونوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑ سکتا

اور اس کمینے کی گیدڑ بھپکیوں سے تو حیدر شاہ ڈرنے والا ہے نہیں

اس کی سنہری آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھی

میں اگر ڈر کر گھر کے کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا

تو وہ کمینہ اسے میں کمزوری سمجھے گا

اس لیے مجھے اپنی دعاؤں کے سائے میں اجازت دو

میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں رہی اس خبیث انسان کی بیوی اور بیٹی میری دسترست

میں ہیں لیکن میں نے آج تک ان پر غلیظ نگاہ نہیں ڈالی

مجھے میرے خدا سے بھی اچھے کی امید ہے اب چلتا ہوں

اپنا اور تناوش کا خیال رکھنا سندس!

اس نے کھڑے کھڑے ہی اپنے ہونے والی بچے کا نام بھی تجویز کر دیا تھا

اور اسے خود سے لگا کر

آندھی طوفان کی طرح غائب ہو گیا

اس بار کارل نے اپنی زندگی عظیم غلطی سر انجام دی تھی

اس کے محافظ کارل ک سخت ٹرننگ آفتہ اور موٹے تڑنگے کارندوں سے بھڑ چکے تھے

لیکن کارل صرف حیدر کے لیے گھات مار کر بیٹھا تھا

اس نے کلیشن کوف کا رخ لاؤنج کے دروازے کی جانب کیا ہوا تھا

حیدر کے نکلنے کی دیر تھی وہ اپنے لائحہ عمل کو عملی جامہ پہناتا

لیکن وہ ابھی تک گھر سے باہر نہیں نکلا تھا

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

حیدر! خدا کے واسطے خارجی دروازے کی جانب مت جانا اس کمینے کی گاڑی خارجی

دروازے کے سامنے موجود ہے

عمیر نے اسے باخبر کیا

گارڈز کہاں ہیں

اتنی سخت سکیورٹی حصار کے باوجود وہ کمینہ یہاں تک کیسے پہنچ جاتا ہے

حیدر نے چلا کر پوچھا

خارجی دروازے پر موجود رہنے والے چار گارڈز میں سے تین جان بحق ہو گئے ہیں

عمیر نے اسے افسوس ناک خبر سنائی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ٹھیک ہے تم کہاں ہو اس وقت ؟

وہ چھلاوے کی طرح بیک ڈور دروازے کی جانب بڑھا

میں گھر کے باہر ہی موجود ہوں۔

اس وقت کوئی ہتھیار نہیں ہے میرے پاس ورنہ وہ خبیث انسان میرے ہاتھوں سے قتل ہو گیا ہوتا

عمیر نے روہانسہ لہجے میں کہا

تم پیچھے والے دروازے سے گھر کے اندر داخل ہو جاؤ

اسے حکم صادر کرتا وہ

اپنے خفیہ کمرے کی جانب بڑھا

جہاں ہر اقسام کا اسلحہ موجود تھا

گولیوں کی تڑتڑاہٹ اب اور بھی زیادہ بڑھنے لگی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے فون پر کارل کی کالز آنے لگیں

پہلی فرصت میں اس نے کال وصول کی

چچچچ! محمود شاہ کا بیٹا موت سے اتنا خوف زدہ ہے

کے بزدلوں کی طرح بیوی کی چوڑیاں پہن کر بیٹھ گیا ہے

گویا وہ اس پر طنز کرنے سے باز نہیں آ رہا تھا

تمہاری بیوی اور بیٹی تمہیں عزیز نہیں تھے

تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں

اس کا ہشاش بشاش لہجا

کارل کو انگاروں پر لوٹ پوٹ ہونے پر مجبور کر گیا

تم انہیں کبھی نہیں مار سکتے

کارل کے لہجے میں یقین بول رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیوں سالے تمہاری بیوی سے میرا کونسا تعلق ہے

اسے درندگی سے مار دینے سے میرے ہاتھ بلکل بھی نہیں کانپیں گے

یقین رکھو

اس نے مسکراتے لہجے میں کارل کو آگ لگانی چاہی

عمیر بھی اب اس کے پاس آ گیا تھا

تمہارے خارجی دروازے پر گارڈز نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی

اور میں اس وقت تمہارے گھر کی سیڑھیوں پر موجود ہوں

کارل نے خباثت زدہ لہجے میں اسے افسوس ناک اطلاع دی

خبیث انسان!

وہ طیش میں چلا اٹھا

اور خود بھی گھر کے اندورنے حصے کی جانب بڑھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے پسٹل لوڈ کر لی

عمیر ضرور میرا کوئی اپنا بندہ غداری کر گیا ہے

ورنہ وہ کمینہ اتنی جلدی میرے گھر تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا تھا

وہ ہزیانی سی کیفیعت میں کہتا گھر کے اندر داخل ہوا

شاہ!

سندس کی دل خراش چیخیں اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

کارل کے آدمی بھی گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے

عمیر سب کے ساتھ اکیلا ہی مقابلہ کرنے لگا

جب کے اسے تو اپنا ہوش تک نہیں تھا

اسے جلد از جلد سندس کے پاس پہنچنا تھا

سندس کی دل خراش چیخیں بڑھتی جا رہی تھیں

سیڑھیوں سے اپنے کمرے تک کا فاصلہ اسے میلوں پر مقید لگا

وہ کمرے میں داخل ہوا

مریم بی کی لاش اس کی آنکھوں کے سامنے بے بسی کی مثال پیش کر رہی تھی

جب کے سندس بھی خون آلود بیڈ کی دائے جانب درد اور تکلیف کے مارے بلبلا رہی تھی

اس کے سر میں خون رواں تھا

کارل خباثت زدہ اور بے ہنگم قہقہے لگا رہا تھا

وہ اس پر جھپٹا

اس نے پسٹل کا رخ کارل کی آنکھوں کی جانب کیا

کارل بھی اب اس پر پسٹل تان کے کھڑا تھا

حیدر نے کمال مہارت سے اس کے بازو پر فائر کیا

پسٹل کارل کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ پھر بھی باز نہیں

اور غیض غضب انداز میں حیدر پر جھپٹا

حیدر نے میز پر رکھا چاقو اٹھایا

اور چھلاوے کی طرح کود کر اس کی ایک آنکھ میں چاقو گھسیڑ دیا

کارل چیخا

ح۔۔۔ح۔۔۔حی۔۔۔۔حید۔۔۔۔حیدر۔۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے خر خراتی چیخ بر آمد ہوئی ی

جب کے اب وہ اس کی دوسری آنکھ میں بھی چاقو گھسیڑ کر اس کی آہ پکار سے محضوض ہونے

سنہری آنکھوں میں آنسو تھے

وہ کارل کے ہاتھوں کی جانب بڑھا

اس کی انگلیاں کاٹ دینے کے بعد اس کے وجود پر لاتعداد ضربیں لگانے کے بعد اس نے سات سے آٹھ فائر کھول دیے

حیدر!

سندس نے اسے دھیمی آواز میں پکارا

خون آلود ہاتھ بلند کر کے اس نے حیدر کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا

جب وہ ہوش میں آیا تو اس نے آنسوں شرٹ کی آستین سے صاف کیے

اور سندس کی جانب لپکا

اسے آہستگی سے اٹھا کر وہ کمرے سے باہر کی جانب بھاگا

سندس کی سانسیں مدھم چل رہی تھیں

تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی

وہ غصے سے چیختا سیڑھیاں عبور کرنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے کانپتے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھوا

جب کے اس کی آنکھیں تاحال بند تھیں

لیکن پھر بھی وہ حیدر کو اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہ رہی تھی

عمیر کی ٹریننگ حیدر نے خود کی تھی

وہ کارل کے کارندوں کے لیے اکیلا ہی کافی تھا

لیکن اس کا بازو زخمی تھا

حیدر کو دیکھ کر وہ بھونچال رہ گیا

بھابھی!

سندس کا خون آلود وجود دیکھ کر وہ ہواس باختہ سا حیدر کے پیچھے بھاگا

لیکن کارل کا خاص آدمی جو اچانک سے منظر سے غائب ہوا تھا

ہتھیاروں سے لیس ایک بار پھر سے گھر کے اندر داخل ہوا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کی برق رفتاری سے دوڑتے قدم ساکت ہوئے

سندس کی سانسیں مزید مدھم ہوتی چلی جا رہی تھیں

پلیز! میرے راستے سے ہٹ جاؤ میری بیوی مر جائے گی

پلیز راستہ دے دو

اس وقت حیدر کے پاس کوئی ایسا ہتھیار نہیں تھا

جس سے وہ اپنا دفاع کرتا

سوائے اس کے وہ اس درندے سے اپنی محبت کی زندگی کی بھیک مانگتا

تمہیں اپنے خدا کا واسطہ ہے مجھے جانے دو

ایک بار پھر سے اس کا التجا کرتا لہجہ لاؤنج میں گونجا

ایسے کیسے چھوڑ دوں تمہیں

تم نے میرے باس کو مار ڈالا

اب تم بھی مرو گے

اور ساتھ میں تمہاری یہ بیوی بھی عبرت ناک موت مرے گی

وہ بھدا سا آدمی غرایا

مجھے بے شک مار دینا

میں وعدہ کرتا ہوں اف تک نہیں کروں گا

لیکن ابھی مجھے جانے دو

میری بیوی کی حالت بہت خراب ہے

اس کا وقت پر ہاسپٹل پہنچنا لازمی ہے

میں تمہارے آگے بھیک مانگتا ہوں

حیدر شاہ جیسا شخص اپنی محبت کے لیے اس قدر مجبور اور بے بس تھا

کے اس کا صبیح چہرہ آنسوں سے بھیگنے لگا

پر اس درندہ صفت انسان کے خباثت زدہ چہرے پر ہمدردی کوئی رمق موجود نہیں تھی

اس آدمی نے پسٹل لوڈ کر کے

حیدر کی عین کنپٹی کے سامنے پسٹل تان کر کھڑا ہو گیا

حیدر نے سندس کو مضبوطی سے تھاما

لیکن تب تک فضا میں فائر کی آواز گونجی

حیدر!۔۔

عمیر کی کرب ناک آواز لاؤنج میں گونجی

پورے ماحول میں سیاہی سی پھیلنے لگی

پرندوں کی چہچہاہٹ اس خونی جنگ کو محسوس کرنے کے بعد سہم سی گئی تھی

چار سوں عجیب و غریب اور ہیبت ناک خاموشی چھا گئی

سر سراتی خاموشی کسی سانپ کی طرح پورے محل میں زہر بکھیرنے لگی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

....

حیدر!

تم جاؤ یہاں سے میں نمٹ لوں گا اس سے

عمیر دھاڑا اور اس کے ساتھ ہی

وہ اس بھدے سے آدمی پر حملہ آور ہوا

کارل کے آدمی نے عمیر کو نہیں دیکھا تھا

اسے صرف حیدر ہی لاؤنج میں نظر آیا تھا

عمیر اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے

اس درندے پر جھپٹ پڑا

کارل کے آدمی کی پسٹل بھی اب دور جا کر گری تھی

وہ دونوں آپس میں بھڑ گئے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر بغیر کسی تاخیر کے خارجی دروازے کی جانب بھاگا

وہ عمیر کی صلاحیتوں سے آگاہ تھا

عمیر اس کالفٹ ہینڈ یونہی تو نہیں کہا جاتا تھا

سیاہ رنگ کی لینڈ کروزر میں

اس نے اپنی متاع جان کو کسی کانچ کی گڑیا کی طرح ڈالا

اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

ریش ڈرائیو کرتا وہ ہاسپٹل پہنچا

اس پیچ سندس کا ایک ہاتھ وہ مضبوطی سے تھام کر بیٹھا رہا

خون سے لت پت سندس کو دیکھ کر اس کا دل چاہ رہا تھا چیخ چیخ کر روئے

جب کی اس کیا سفید بے داغ شرٹ پوری خون آلود تھی

وہ بھاگ کر اس کے قریب آیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آنسوں متواتر رواں تھے

وہ انسان جو اپنی زندگی میں اتنے سارے مشکل اور کٹھن حالات کا بہادری سے مقابلہ کرتا آیا تھا

ایک بل تک اپنی پیشانی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا

لیکن وہی بہادر رونڈر انسان پاگلوں کی برح رو رہا تھا

سندس کو اٹھائے وہ ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا

سندس کو ہاسپٹل کے عملے نے اسٹریچر پر ڈالا

اور ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے

وہ ایک جانب جا کر زمین پر ہی بیٹھ گیا

آج صبح کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے چھن سے آیا

کیسے وہ بچے کی خوشی سن کر پھولے نہیں سما رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس کے چہرے پر جو چمک تھی

اسے دیکھ کر وہ پل بھر کو آنکھیں چرا گیا تھا

صرف اس ڈر کی وجہ سے کے کہیں اس کی ہی نظر

اس کی شہزادی اور خوشیوں کا نہیں لگ جائے

وہ ہاتھ کی پشت سے آنکھیں صاف کرتا پھر سے خود کو سخت گیر اور سفاک انسان کے

سانچے میں ڈھالنے میں کامیاب ہو گیا تھا

اب اس کی آنکھیں ساکت تھیں

گویا وہ سکتے سی کیفیت کے زیر اثر تھا اب بھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

♥♥♥♥♥♥♥

!لیزا! کیا چاہیے تھا تمہیں بتا دیتی تم

عباد اسے بیڈ سے اترتے دیکھ کر بولا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اب بھی ہاسپٹل میں ہی تھی

عباد کو دیکھ کر وہ کوفت کا شکار بھی ہو رہی تھی

لیکن پھر بھی زہر کے گھونٹ پی کر رہ گئی

اب بھی اسے پانی پینا تھا

تو اس نے عباد کی موجودگی کو سرے سے نظر انداز کیا

اور خود پانی پینے کے لیے آہستگی سے بیڈ سے کھڑی ہونے کی کوشش کرنے لگی

عباد نے اسے لڑکھڑاتے دیکھا تو بے ساختہ اس کے پاس آیا

اس کا مرمری ہاتھ تھام کر وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا

تم میرے پھوپھو کے بیٹے لگتے ہو

جو تمہیں اپنی سکھ دکھ بتاتی پھروں؟

وہ تو ہتھے سے اکھڑ گئی تھی

لو جی عباد صاحب ہو گئی عزت افزائی

اب تو ٹھنڈ پڑ گئ ہو گی

گستاخ دل کو

وہ بڑ بڑایا

اب کونسے جادو ٹونے بڑ بڑانے لگ گئے

چھوڑو میرا ہاتھ

معزور نہیں ہوں

خود اٹھ کر پانی پی سکتی ہوں

زیادہ ہیرو بننے کی کوشش مت کرو

وہ اسے ایک جانب دھکا دیتی آگے

بڑھ گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے غصیلی آنکھوں سے اسے گھورا

♥♥♥♥♥♥♥♥

آپریشن ہو گیا تھا

ڈاکٹرز کی ٹیم آئی سی یو روم سے باہر نکل آئی

وہ ان کی جانب لپکا

اس کے بڑھتے قدموں میں لڑکھڑاہٹ واضع تھی

ڈاکٹر میری بیگم کی حالت کیسی ہے اب؟

وہ بے چینی سے بولا

مسٹر حیدر شاہ! آپ کی وائف کی زندگی اب خطرے سے باہر ہے

ڈاکٹر کے چند الفاظ اسے

ایک نئی زندگی ایک نئی امنگ کی ترجمانی لگے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن بیک وقت ڈاکٹر کے چہرے پر مایوسی بھی در آئی

وہ اس کی وجہ جاننے سے قاصر تھا

ڈاکٹر اور میرا بے بی بھی ٹھیک ہے نا؟

وہ بے تاثر اور سپاٹ انداز میں گویا ہوا

!سوری حیدر صاحب

لیکن ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا سکے

آپ کی بیوی کے سر سے خون کافی مقدار میں ضائع ہوا تھا

جس کی وجہ سے ان کی اپنی جان کو بھی خطرات تھے

لیکن آپ پھر بھی رب کے حضور شکر ادا کریں

انہوں نے آپ کی بیوی کی زندگی بخش دی

سینئر ڈاکٹر اس کی پشت تھپتھپا کر آگے بڑھ گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا

صرف چند ہی گھنٹوں کا فرق تھا

جب سندس نے تمتماتے چہرے اور خوبصورت لہجے میں اسے خوشخبری سنائی تھی

لیکن وہی خوشی اللہ پاک نے چند ہی لمحوں میں واپس لے لی تھی

ایک آخری سفید موتی سنہری آنکھوں سے گالوں پر بکھرا

وہ سندس کے سامنے جانے سے کترا رہا تھا

سندس کے تمتماتے اور روشن چہرے پر کرب ناک سوال وہ نہیں پڑھنا چاہتا تھا

اس کا دل کر رہا تھا

آج کا دن اس کی زندگی کے کسی برے خواب کی شکل اختیار کرلے

اسے اپنے بڑے نقصان کا بھی غم تھا

لیکن وہ اللہ کی حکمت سمجھ کر صبر کرنے کو تیار تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پر کیا سندس اتنی آسانی سے اس خوفناک حقیقت کو تسلیم کر لیتی؟

اس کے دل نے سرگوشی کی

سیل فون جینز کی جیب سے نکال کر عمیر کے نمبر پر اس نے کال کی

چند ہی لمحوں میں عمیر کال وصول کر چکا تھا

اسکی آواز سن کر حیدر کے وجود میں سکون کی لہر دوڑ گئی

دوسری جانب وہ کہہ رہا تھا

کے وہ بلکل ٹھیک ہے

اور کچھ ہی دیر میں ہاسپٹل پہنچ جائے گا

حیدر نے خدا حافظ کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا

سر آپ کی مسز آپ کو بلا رہی ہیں

وہ ہوش میں آچکی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نرس نے آکر اسے پیغام دیا

اور خود وہاں سے چلی گئی

وہ گہرہ سانس کھینچتا گلاس ڈور کے سامنے کھڑا ہو گیا

شاید وہ اپنے اندر سندس کے متوقع تمام تر سوالات کے جوابات دینے کی ہمت جمع کر رہا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا

سندس نے آنکھیں میچ لیں

وہ چند لمحے بت بنا کھڑا رہا

لیکن یوں دور کھڑے ہونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہونا تھا

وہ پاس رکھی کرسی پر ٹک گیا

سندس کی بند آنکھوں سے سفید موتی رواں دواں ہونے لگے

حیدر کو لگا جیسے اس کے دل پر کسی نے تیز دھار سے وار کیا ہو

پرنسز!

اس کے سلکی بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتا

وہ بے بسی سے اسے پکار رہا تھا

لیکن وہ تو شاید اپنی سیاہ پر کشش جھیل جیسی آنکھیں کھولنے سے انکاری تھی

مجھ سے بات کرو میری جان!

اس کے لہجے میں مخصوص سی سختی اور رعب پہلی بار مقصود تھا

مجھے فلحال آپ سے کوئی بات نہیں کرنی شاہ!

اس نے بھیگی آواز میں کہا

لہجہ سپاٹ ہی رہا

نیند کی گولیوں کی وجہ سے غنودگی اب بھی اس پر حاوی تھی

پانی چاہیے؟

حیدر نے اس کی التجا پر کان نہیں دھرے

وہ اپنا ضبط آزما رہا تھا

دل تو دونوں کے ہی ریزہ ریزہ تھے

لیکن اس نے سیکھا ہی نہیں تھا اپنے زخموں کی نمائش کرنا

اس نے آنکھیں اوپر کیں

زخمی اور کرب زدہ نگاہوں سے اس نے اپنے ہمسفر کو دیکھا

سنہری آنکھوں کے نیچے ہلکے نمایاں تھا

سنہری بال جو ہمیشہ اچھے سے سیٹ رہتے تھے

اس وقت پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب کے اس کی سنہری آنکھیں سرخ تھیں

گویا جیسے وہ کتنا ہی وقت روتا رہا ہو لیکن اس وقت اس کے چہرے پر افسردگی اور کرب کا

کوئی عنصر موجود نہیں تھا

حیدر! نرس نے کہا میرا بچہ نہیں رہا

اس نے سسکی بھری

وہ اس کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھا

تم کچھ بھی نہیں سوچو میری جان

سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ اس کے ساتھ بیڈ پر جگہ بنا کر بیٹھتے ہوئے بول رہا تھا

سندس نے سر اس کے شانے پر ٹکایا

اس کے آنسوں بے اختیار بکھرے

میں نے آپ کا مان توڑ دیا نا

آپ نے کہا تھا سندس میرے بچے کا خیال رکھنا۔۔۔۔ل۔۔۔لیک۔۔۔۔۔لیکن میں

ہمارے بچے کی حفاظت نہیں کر سکی۔۔۔۔شاہ

حیدر کا مضبوط حصار محسوس کر کے وہ بکھرتی چلی گئی

اس کی آواز میں کرب،دکھ،بے بسی اور ایک خالی پن سا تھا

وہ اس کی باتیں سن کر تڑپ ہی تو گیا تھا

پرنسز!تم خود کو قصور وار تصور مت کرو

وہ سب میری غلطی تھی

کارل کے ساتھ میری دشمنی تھی

اور ایک بار پھر سے وہ میری زندگی کا اتنا بڑا نقصان کر گیا

وہ جب بولا تو اس کی آواز سپاٹ جب کے آنکھوں میں چنگھاریاں جل رہی تھیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے محسوس کی کیا اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفطار کافی تیز ہے

وہ اس سے الگ ہوئی ی

حیدر کے آنسوں اس نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیے

شاید خدا کو یہی منظور تھا

لیکن تم ایسے غم زدہ نہیں ہو شاہ۔

پلیز خود کو سنبھال لیں نا

وہ اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کر کے

التجا آمیز لہجے میں گویا ہوئی ی

وہ بند آنکھوں سمیت ہی ہلکا سا مسکرایا

لیکن اس کی مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ اور اس پھیکی سی مسکراہٹ میں زمین آسمان کا فرق تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

!سندس کا پرنس

وہ لہجے میں ڈھیروں محبت و چاشنی سموئے حیدر کو اپنا پرنس کہہ رہی تھی

حیدر سر جھکائے بیٹھا رہا

وہ جانتا تھا

سندس کا دل رو رہا ہے

وہ جانتا تھا ایک عورت کے اندر ممتا کا احساس منہ زور ہوتا ہے

وہ صبح کی خوشی شام کو کھو بیٹھی تھی

لیکن کتنی پاگل تھی وہ حیدر کے چہرے پر چند پل کرب کے آثار دیکھنا اسے گوارا نہیں تھا

حیدر نے اس کے سر سے اپنا سر ٹکا دیا

ہلکی کرب زدہ مسکراہٹ دونوں ہی کے لبوں پر رقصاں تھی

اور ویسے بھی وہ کب تک اسی سانحے کے پیچھے روتے تڑپتے رہتے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

زندگی کا نام ہی پانی کی لہروں کی طرح بہتے چلے جانا ہے

♥♥♥♥♥♥♥♥

!! تین سال بعد

لیزا کی شادی دو ماہ بعد عباد کے ساتھ ہو گی

اس لیے میم مزید کوئی بحث نہیں سننا چاہتا

لیزا کے اندر اس تین سالوں میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں

وہ اب حیدر کے ساتھ بھی بات کرنا کم کر گئی تھی

اس کا سارا دن شیلٹر ہوم میں گزر جاتا تھا

حیدر نے غریب یتیم اور بے سہارا لوگوں کے لیے یہ ادارہ کھولا تھا

اس وقت وہ سب لاؤنج میں موجود تھے

لیزا تھوڑی دیر پہلے ہی گھر واپس لوٹی تھی

عباد اور عمیر ڈیڑھ سالا تناوش کے ساتھ کھیل رہے تھے

سندس حیدر کے ساتھ ہی تھیری سیٹر صوفے پر بیٹھی تھی

حیدر کی بات پر عباد کو شدید کھانسی کو دورہ پڑا

عمیر نے اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر ہنسی دبائی

سندس نے بھی یہی عمل کیا

بلکے سندس نے تو باقائدہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ ضبط کی

اس سارے ماحول میں صرف لیزا ہی تھی جو لاتعلق سی اپنے سیل فون میں بزی رہی

ابے گدھے! یوں گڑبڑانے کی کیا ضرورت ہے

اگر تمہیں یہ رشتہ منظور نہیں تو صاف کہہ دو

وہ مخصوص سی سرد مہری سے گویا ہوا

اس کی گھبیر آواز میں سختی کا عنصر زیادہ تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

نہیں سر! ایسا تو کچھ نہیں جیسا آپ کا حکم

وہ فوراً سے مسکینی صورت بنا کر بولا تو

عمیر کا فلک شگاف قہقہہ لاؤنج میں چھائی خاموشی کو غائب کر گیا

حیدر نے تیکھی نظروں سے اسے بھی گھورنا ضروری سمجھا

وہ کندھے اچکا کر پھر سے تاوش کی معصوم حرکتوں سے لطف اندوز ہونے لگا

لیزا تمھیں کوئی عتراض؟

اب وہ برائے راست لیزا سے مخاطب تھا

مجھے کیا عتراض ہونا ہے

اور ویسے بھی آخر عباد میں کمی ہی کیا ہے

انسانیت کا جزبہ اس لڑکے کے اندر کوٹ کوٹ کر ہے

اور میرے لیے یہی چیز بہت ہے کے لڑکا مجھے پسند کرتا ہے

وہ جب بولی تو اس کا لہجہ مضبوط تھا

عباد کو عمیر نے شریر نگاہوں سے گھورا

عباد ایسے بیٹھا رہا جیسے اس کی سوچ کے مطابق ہی لیزا نے جواب دیا ہو

وہ پہلے سے باخبر تھا کے لیزا ہاں میں جواب دے گی

ایک سال پہلے وہ لیزا کو پرپوز کر چکا تھا

اور حیرت انگیز طور پر لیزا کا جواب ہاں میں ہی تھا

!گڈ! تو پھر شادی کی تیاریاں شروع کر دو سندس

وہ اب اپنے پاس بیٹھی ہنسی ضبط کرتی بیوی سے بولا

جس کا چہرہ سرخ انار ہو رہا تھا عباد کو دیکھ کر

!جی ٹھیک ہے

وہ سعادت مند انداز میں بولی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور تم الو کے پٹھے

کوئی لڑکی ڈھونڈتے ہو یا پھر یہ بھی نیک کام میں ہی سرانجام دوں؟

میز پر سے کافی کا مگ اٹھا کر وہ عمیر کو لتاڑنے لگا

عمیر شادی کے ذکر پر اچھل ہی پڑا تھا

اس کے اس طرح اچھلنے پر تناوش کھلکھلائی

حیدر نے سندس کو اشارہ کیا کے وہ تناوش کو اٹھا کر اس کے پاس لے کر آئے

تم دوست اور بھائی ہو وہی بن کر رہو

یہ رشتے جوڑنے والی آنٹی کا رول رہنے ہی دو

عمیر نے بے نیازی سے کہا

تمہیں کوئی لڑکی پسند نہیں میرا خیال ہے

مایا میر کو تمہارے لیے سلیکٹ کر لیتے ہیں کیا خیال ہے؟

اس نے بیٹھے بیٹھے ہی عمیر کے سر پر بم پھوڑا

وہ کھسکے ہوئے دماغ کی لڑکی تمہیں میرے لیے پسند ہے حیدر؟

عمیر کو یقین نہیں آرہا تھا حیدر کے انکشاف پر

کیوں کیا کمی ہے اس میں؟

تمہیں پسند کرتی ہے

آفس میں بھی سب سے زیادہ محنتی لڑکی وہی ہے

۔بظاہر تو مجھے تمہارے ناک منہ چڑانے کی سمجھ نہیں آرہی

تناوش کے گال پر بوسہ دیتے اس نے سختی اور اکتاہٹ سے کہا

لیکن وہ بہت زیادہ بولتی ہے

اور میرے پاس اتنا اسٹیمنا نہیں ہے کے خاموشی سے اس کی اتنی ساری باتیں سنوں

وہ منمنایا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

شرم کرلو

یہ کوئی جواز نہیں ہوا

میں اس رشتے کو واوکے کرتا ہوں

اگر پھر بھی تمہیں اپنی من مانی کرنی ہے تو نکلو میرے گھر سے

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

عمیر کی آنکھیں پھیلی

اسے حیدر کے اس قدر جزباتی

ری ایکشن کی امید نہیں تھی

اس کی بات پر ہال میں موجود ہر نفوس کے چہرے پر بے یقینی سی ابھری

سب یک دھک سے حیدر کے سپاٹ اور سخت گیر چہرے کو دیکھ رہے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مجھے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر اس لڑکی نے نان اسٹاپ میرے سامنے بولنا شروع کیا

تو میں نے وہیں گلا گھونٹ دینا ہے اس کا

وہ اپنی بھڑاس نکال کر واک آؤٹ کر گیا

لیزا نے عباد پر ایک نظر ڈالی

اور سندس کا گال چوم کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

سندس کے ساتھ اس کی زیادہ بنتی تھی

اور سندس نے بھی سب باتیں بھلا کر اسے معاف کر دیا تھا

حیدر سندس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا تناوش کو لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا ہوا یار سر نے غصے میں کہہ دیا ہو گا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عباد نے اسے لان میں ٹہلتے دیکھا تو اس کے پاس ہی آ گیا

میری چھوڑو کمینے انسان تم اپنی بکواس کرو

کب سے یہ سب چل رہا؟

اور لیزا کی اس رشتے کو لے کر رضامندی دینا

مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آ رہا

وہ سنجیدہ تھا

لیکن اس میں حیران ہونے والی بات نہیں

مجھے لگتا ہے وہ سب اس کا بچپنا تھا

اور کچھ نہیں

اور میرا انہیں خیال کے وہ حیدر کو لے کر اس قدر سیریس تھی

عباد نے دور افق کو گھورتے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے

!کیا تم اتنے نا سمجھ ہو یا ایکٹنگ کر رہے ہو

عمیر نے استزاہیہ لہجے میں کہا

خیر چھوڑو فلحال ان سب باتوں کو چلو کہیں گھومنے چلتے ہیں

ویسے بھی سر آج کا دن تناوش کے ساتھ گزارتے ہیں

عباد نے کہا تو عمیر بھی سر ہلا کر رہ گیا

اور دونوں ہی خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئے

عمیر نے پھر بھی کھوجتی نگاہوں سے عباد کو گھورا پر وہ بے نیازی سے گاڑی میں بیٹھ گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥

شاہ یہ سب کیا تھا؟

آپ نے عمیر کو وہ سب کیوں کہا

خفگی سے بھرپور لہجے میں اس نے پوچھا

کیونکہ ایسے وہ راضامند نہیں ہوتا

وہ بے نیازی سے بولا

تناوش اس کے سینے پر دراز تھی

سندس بیڈ کی پائینتی پر ٹک گئی

تو پھر اور بھی بہت سے طریقے تھے اسے راضامند کرنے کے لیے

لیکن آپ نے سیدھا سیدھا اسے گھر سے نکل جانے کا کہا

پیار محبت والے لہجے میں وہ گدھا کبھی نہیں مانتا

اور اس کا شادی کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا

یہ بات مجھے گوارا نہیں کے وہ ساری زندگی کنوارا ہی رہے

اس لیے تھوڑی سی سختی دکھانی پڑی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ صاف گوئی سے بولا

سو گئی ہے؟

سندس نے گہرا سانس خارج کر کے خود کو پر سکون کیا

اس کا شوہر عجیب تھا یہ بات اس نے خود کو تین سال پہلے ہی سمجھالی تھی

اس لیے وہ تناوش کے بارے میں پوچھا

جو ہمیشہ کی طرح اس بار بھی باپ کے سینے پر ہی سو گئی تھی

سندس نے اسے نرمی سے اٹھا کر بیڈ پر لیٹا دیا

آپ کی بیٹی سارا دن مجھے ہلکان کرتی ہے

لیکن آپ کے سینے پر تو ایسے سو جاتی ہے

جیسے سارا دن میں نے اس سے پورے گھر کا کام کروایا ہو

اس نے مصنوعی غصے سے کہا

تم میری بیٹی سے جیلس ہو رہی ہو؟

مخصوص سی جان لیوا مسکراہٹ عنابی لبوں پر سجا کر اس نے پوچھا

نہیں ہو سکتی کیا؟

سندس نے بھی اسی کے انداز میں کہا

سنہری آنکھیں چمکی

مسکراہٹ اور گہری ہوئی ی

شوخی چہرے پر نمودار ہوئی ی

میری قل کائنات تم دونوں ہی ہو

تو میری باربی سے جیلس ہونا بند کر دو

وہ دھیمے مگر مسکراتے لہجے میں بولا

آپ کی باربی کو بھی سمجھا دیں میں اس کی سگی ماں ہوں

مجھے دیکھ کر کبھی اس کی آنکھوں وہ والی چمک نمودار نہیں ہوئی ی

جو اپنے باپ کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھوں میں بکھرتی ہے

سندس نے تناوش کی بند آنکھوں کو چومتے کہا

وہ کسمسائی

اور پھر سے نیند کی حسین وادی میں اتر گئی

جب کے حیدر نے سندس کو اپنے قریب کر لیا

وہ اس لیے کیونکہ میری باربی کو معلوم ہے اس کا باپ معصوم شریف اور سیدھا سادھا ہے

لیکن اس کی ماں تیز تراز اور چلاک عورت ہے

وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا

شاہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے میں چلائی

حیدر نے بے ساختہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

آہستہ میری باربی کی نیند خراب کرو گی

وہ دبے دبے غصے میں بولا

سندس کی آنکھیں پھیلی

سدھر جائیں شاہ صاحب!

تیکھی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی

سدھر تو گیا ہوں اور کتنا سدھارنا ہے؟

اس کے بال بیگاڑ کر پوچھنے لگا

سندس خاموش رہی نجانے کن سوچوں میں الجھ گئی تھی وہ

حیدر آپ اگر چاہتے ہیں کے ہم لندن شفٹ ہو جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس

بار

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اس کی سنہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی

دو سال پہلے جب حیدر نے اسے کہا تھا کے وہ لندن واپس جانا چاہتا ہے

تو سندس نے اسے دوٹوک جواب دے دیا تھا

کے وہ اپنا ملک نہیں چھوڑ سکتی

حیدر نے تب سے لے کر آج تک اس کے سامنے یہ خواہش پھر سے نہیں دہرائی

لیکن آج سندس نے خود سے اسے کہا تھا

میرا نہیں خیال کے اب میرا واپس جانا ممکن ہے

کیونکہ میرا دل بھی اب یہیں لگ گیا ہے

اور جو پیسہ میں لندن کی فرم میں انویسٹ کروں گا

وہ اگر پاکستان میں کروں تو میرے ساتھ ساتھ اس ملک اور شہر کو بھی فائدہ ملے گا

اس کی بھاری گھبیر آواز سندس کے دل کے تار مسلسل چھیڑ رہہ تھی

حیدر کی سوچ اس کی شخصیت کے ہر پہلو سے محبت نہیں عشق تھا سندس کو

وہ ایک اعلیٰ کردار اور اعلیٰ سوچ رکھنے والا بندہ تھا

سندس نے فخریہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور اس کے شانے پر سر ٹکا دیا

♥♥♥♥♥♥♥

وہ لوگ شیلٹر ہوم آئے ہوئے تھے

تناوش کو حیدر نے اٹھایا ہوا تھا

سیاہ جینز پر سیاہ شرٹ میں ملبوس وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا

سندس وہاں موجود ہر چھوٹے بڑے انسان کو تحائف تقسیم کر رہی تھی جب ایک عورت کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ کانپنے لگے

آنکھیں پتھرا گئیں

چہرے پر بے یقینی کے جال بچھنے لگے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے سامنے ایک ادھیڑ عمر کی عورت ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی

ان کے بال الجھے ہوئے تھے

گندمی رنگت کئی گنا زیادی گندمی لگ رہی تھی

!تائی امی

اس نے پہلے اپنے ہونٹوں کو زباں سے تر کیا پھر سرگوشی سے بولی

اس کی سرگوشی سامنے کھڑی عورت نے بھی بخوبی سن لی تھی

اس لیے ان کا جھکا سر اونچا ہوا

اور سامنے کھڑی پاکیزہ چہرے اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ سندس ان کے سامنے موجود تھی

سفید رنگ کے ڈریس میں وہ کسی ملکہ سے کم نہیں لگ رہی تھی

لیکن نبیلا بیگم کو اس حالت میں دیکھ کر سندس کا دل کٹ کر رہ گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تناوش نے رونا شروع کر دیا تھا تو حیدر تناوش کو لے کر باہر کھلی فضا میں نکل گیا

تائی امی آپ یہاں کیسے ؟

وہ نم اواز میں پوچھنے لگی

نبیلا بیگم نے پہلے اسے اپنے گلے سے لگا لیا

اور کتنی ہی دیر وہ خاموشی سے روتی رہیں

سندس نے اس کے چہرے پر ندامت کے آثار دیکھے

تو اس کو برداشت نہیں ہوا

آپ رونا بند کریں پہلے!

انہیں اپنے ساتھ لگائے وہ اس کمرے سے باہر نکل آئی

اور کچھ ہی دیر میں نبیلا بیگم نے شروع سے لے کر آخر تک ہر بات اس کے گوش گزار کر دی

کے کس طرح اس پاک ذات نے انہیں آئینہ دکھایا

حیدر نے جو پیسے خرم کو سندس سے دور رہنے کے لیے دیئے تھے

یہ کہہ کر کے وہ خود اور نبیلا بیگم دونوں کبھی بھی سندس کی زندگی میں واپس نہیں آئیں گے

اور وہ پیسے خرم لے کر دبئی روانہ ہو گیا

پھر دبئی جانے کے دو ماہ بعد ہی اس نے اپنی ماں کو چھوڑ دیا

اور عفت (نبیلا بیگم کی بھانجی) کے ساتھ نکاح کر کے ہمیشہ کے لیے دبئی شفٹ ہو گیا

لیکن نبیلا بیگم کے پاس جو شوہر کا گھر تھا

وہ بھی خرم نے پاکستان سے فرار ہوتے وقت بیچ دیا تھا

یوں نبیلا بیگم دربدر ہو کر رہ گئیں

لیکن پچھلے چھ ماہ سے وہ اس شیلٹر میں رہ رہیں تھیں

ان کی ساری باتیں تفصیلاً سننے کے بعد سندس کے دل کے کئی ٹکڑے ہوئے

اس نے آج تک نبیلا بیگم کو کبھی بد دعا نہیں دی تھی

لیکن ان کے اپنے خون نے ان کے پیروں تلے زمین کھینچ لی تھی

سندس نے انہیں بے ساختہ خود میں بھینچ لیا۔

اچھا ابھی آپ رونا بند کریں میں آ گئی ہوں نا آپ کے پاس

آپ اپنی سندس کے پاس رہیں گی

وہ لہجے میں نرمی سموئے کہنے لگی

نبیلا بیگم اس سے الگ ہوئیں اور نفی میں سر ہلانے لگی

نہیں بیٹا!

میں اس لائک ہی نہیں کے تم مجھے عزت دو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں جہاں ہوں وہیں ٹھیک ہوں

سہی کہتے ہیں خدا کے گھر دیر ہے پر اندھیر نہیں

میں نے ایک یتیم بچی کے ساتھ ہمیشہ زیادتی کی

اور اسی کا سبق مجھے سود سمیت اللہ پاک نے لوٹا دیا

وہ تلخی سے گویا ہوئیں

ایسا نہیں ہے تائی امی

آپ میرے لیے امی جیسی ہیں

میرا رب گواہ ہے

میں نے آج تک آپ کو بددعا نہیں دی

بڑوں سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں کبھی کبھی

وہ انہیں اپنے ساتھ لگائے حیدر کو ڈھونڈتی لیزا کے پاس پہنچی

وہ جو ایک معزور بچے کو گود میں لیے مگن سی تھی

سندس کی آواز پر گردن گھما کر اسے دیکھنے لگی

جو کسی ادھیڑ عمر کی خاتون کو خود سے لگائے کھڑی تھی

لیزا تم نے حیدر کو کہیں دیکھا؟

وہ ادھر ادھر نگاہ دوڑا کر پوچھنے لگی

تھوڑی دیر پہلے وہ آفس کی جانب جا رہا تھا

لیزا نے عجیب نظروں سے نبیلا بیگم کو گھورتے جواب دیا

اچھا ٹھیک ہے

میں بھی وہیں جا رہی ہوں

سندس دھیمے مگر نرم گو لہجے سے کہتی آگے بڑھ گئی

یار بلکل کوئی گھٹیا قسم کے انسان ہو

کب سے گھورے جا رہے اس کو

بھولو مت وہی چڑیل ہے

جس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے تمہیں چپیڑ دے ماری تھی

عمیر نے گاڑی کی بونٹ پر بیٹھتے شرارتی لہجے میں اسے چڑایا

یار کیوں بار بار وہی منحوس دن یاد دلاتے رہتے ہو

رات گئی بات گئی کے مصداق بھول جاؤ نا سب اور مجھے بھی بھولنے دو

ویسے بھی وہ لڑکی تھوڑی جنگلی ٹائپ ہے

عباد نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

منہ بسورتے کہا

بڑے ہی کوئی ڈرامے باز لڑکے ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیدر کے سامنے تو گلا پھاڑ کر حامی بھر لی تھی

اب کیا ہوا؟

عمیر نے اس کے سر پر چپت مارتے کہا

وہ محبت ہے یار میری

تم نہیں سمجھ سکتے یہ سب

عباد نے لان کی جانب بڑھتے کہا

عمیر اور عباد کے علاوہ باقی سب شیلٹر ہوم دیکھنے گئے تھے

جب کے وہ دونوں وسیع و عریض سرسبز لان میں ہی مورچہ لگا کر بیٹھ گئے

مر گیا۔

عمیر کا ناگوار لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا

عباد نے بھی گردن گھما کر پیچھے دیکھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر نے مایا کو اپنی جانب آتے دیکھا

وہ اپنی تمام تر خوبصورتی اور سادگی سمیت اسے زہر سے کم نہیں لگی

گندمی رنگ چھوٹی کھڑی ناک شانوں تک آتے سلکی سیاہ بال

جھیل جیسی بڑی بڑی آنکھیں وہ گندمی رنگت کے باوجود بھی ایک عجیب سے کشش رکھتی تھی

اس کی آنکھیں مسمزائیر کر دینے کے لیے کافی تھی

فروزی رنگ کے نفیس سے ڈریس میں ملبوس وہ غضب ڈھا رہی تھی

عمیر نے اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد اپنی پوری توجہ سیل فون کی اسکرین پر مرکوز کر کے بیٹھ گیا

جب کے عباد کے چہرے پر شیطانی سی چمک نمودار ہوئی ی

اسلام علیکم

آتے ساتھ ہی مایا نے دونوں پر سلامتی بھیجی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وعلیکم اسلام!

مایا صاحبہ کوئی حکم؟

وہ عمیر کو تپانے کے لیے شرارتی لہجے میں گویا ہوا

مجھے حیدر سر نے بلایا تھا

کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں وہ اس وقت کہاں ہوں گے

مایا کی سریلی آواز عمیر کی کانوں میں کسی مدھر سی غزل کی طرح گونجی

لیکن پھر بھی بظاہر وہ سیل فون میں ہی مصروف رہا

سر آفس میں ہی ہوں گے

آئیں میں آپ کو ان کے پاس لے چلتا ہوں

عباد نے فوراً سے اپنی خدمات پیش کیں

مایا نے دھیمی مسکان لبوں پر سجا کر اسے آگے بڑھنے کا کہا اور ایک اچٹکتی نگاہ اس نے عمیر پر ڈالنا نہیں بھولی تھی

اور یہیں عمیر صاحب کے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے

مایا کی آنکھوں کی مخصوص چمک اسے اپنے سحر میں جکڑنے میں کافی تھی

وہ اب گردن گھمائے خوبصورت مسکراہٹ عنابی ہونٹوں پر سجائے فرصت سے مایا کو اپنی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل ہوتے دیکھتا رہا

!عمیر بیٹا تو گیا کام سے

دل نے بے ساختہ سرگوشی کی

وہ گڑبڑا کر لینڈ کروزر کے بونٹ سے اتر کر خود بھی عباد اور مایا کے پیچھے روانہ ہوا

شاید کی دل کی آواز اسے پسند نہیں آئی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سندس نے گلاس ڈور دھکیلا

کمرے میں داخل ہوتے اس کے لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ رینگ گئی

کمرے کا منظر دیکھ وہ حیرانگی اور جزباتی احساسات کے زیر اثر تھی

وہ اپنی مخصوص نشت پر بیٹھا تاوش کو اپنے سینے سے لپٹائے

مگن سا اپنی باربی کو کھلکھلانے میں مصروف تھا

گلاس ڈور کھلنے کی آواز پر وہ سر اونچا کر کے اپنی بیوی اور اس کے ساتھ کھڑی عورت کو بغور دیکھنے لگا

سندس کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جو چمک نمودار ہوئی تھی

لیکن نبیلا بیگم کو دیکھنے کے بعد

مخصوص سی سرد مہری نے سنہری آنکھوں کو جکڑا

شاہ! میری تائی امی سے ملیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اس کے ہاتھوں سے تناوش کو لے کر گویا ہوئی ی

حیدر نے سخت نگاہوں سے پہلے اپنی شہزادی کو گھورا

لیکن وہ اسکی گھوریوں سے بے پرواہ نیبلا بیگم کے پاس جا کر کھڑی ہو گئ

تناوش اپنے باپ سے دور ہوئی ی

توماں کو منہ بسور کر دیکھنے لگی

اس کی کھلکھلاہٹ اب غائب ہو چکی تھی

وہ خاموش ہی رہا تو سندس نے تیکھی نگاہوں سے اسے گھورا

ایسے گھورنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا

تمہاری تائی امی ہے اس لیے اب تک ضبط کر رہا ہوں

ورنہ میں کس قدر بد تمیز ہوں تم اچھے سے جانتی ہو

چیئر سے کھڑے ہو کر اس نے سختی سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن شاہ۔۔۔۔

سندس نے کچھ کہنا چاہا پر اس نے ہاتھ بلند کر کے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا

چیئر کی پشت سے جیکٹ اٹھا کر روم سے باہر جانے لگا

سندس نے اس کا ہاتھ تھام لیا

وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا جو التجائی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

کیا کچھ نہیں تھا اس کی سیاہ پرکشش آنکھوں میں

منت، التجا، اور یقین

اسے پورا یقین تھا کے حیدر اس کی کوئی بات ٹال نہیں سکتا

حیدر نے اس کے ہاتھ سے بازو آزاد کروایا

اسلام علیکم مسز احتشام صاحبہ!

مرتا کیا نا کرتا کے مصداق اس نے نبیلا بیگم کو مخاطب کیا

بیٹا میں جانتی ہوں تمہاری بیوی کی گناہ گار ہوں

میں نے اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ لی ہے

اور تم سے معذرت خواہ ہوں

تم جیسا شوہر اللہ پاک ہر لڑکی کے نصیب میں لکھے

یہ پاگل بہت خوش نصیب ہے تم جیسا لڑکا اس کا ہمسفر بنا

نبیلا بیگم کے لہجے میں سچائی تھی

بغیر کسی بناوٹی جملوں کے وہ حیدر کو اتنی بھی بری نہیں لگیں

لیکن پھر بھی وہ سندس کی طرح وسیع دل کا مالک نہیں تھا

وہ لوگوں سے جلد متاثر ہونے والا انسان ہی نہیں تھا

جب سندس نے آپ کو معاف کر دیا تو میں کیا کہہ سکتا ہوں

سندس پر بے تاثر نظر ڈال کر وہ سپاٹ لہجے میں کہنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

پلیز! شاہ

سندس نے اسے ٹوکا

جو دل میں آئے کرو لیکن مجھے فلحال اس سب سے دور رکھو

تمہاری فیلنگز سمجھ سکتا ہوں

اس لیے خاموش ہوں

انہیں بے شک اپنے ساتھ گھر لے کر چلو مجھے کوئی مسئلہ نہیں

یہی بات اگر تم سیدھے طریقے سے کہہ دیتی تو بھی میں مان جاتا

وہ سندس پر ایک غلط نگاہ ڈالتا مخصوص سخت لہجے میں کہتا

کمرے سے باہر چلا گیا

سندس نے تاسف سے اسے جاتے دیکھا

سر! مایا میڈم آپ سے ملنے آئی ہیں

عباد ایک دم سے اسے کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

اس نے ناگوار سی نظر عباد پر ڈالی

!اسلام علیکم سر

مایا نے بھی اپنا حصہ ڈالا

وعلیکم۔اسلام

عباد تم اپنی بھابی اور لیزا کو لے کر گھر پہنچو

اور مایا تم عمیر کے ساتھ آجانا

باقی کی باتیں گھر پر ہی ہوں گی

آنکھوں پر گلاسس لگاتا وہ مختصر بولا

عباد نے ایک بھرپور نظر اس کے سپاٹ چہرے پر ڈالی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تھوڑی دیر پہلے تک وہ تناوش کے ساتھ زندگی سے بھرپور قہقہے لگا رہا تھا

اور اب کچھ ہی لمحوں میں وہ تین سال پہلے والا حیدر شاہ بن گیا تھا

اپنی بات مکمل کرنے بعد وہ رکا نہیں تھا

کیا کہا حیدر نے؟

عمیر بھی تب تک ان کے پاس ہی پہنچ گیا اس لیے پیچھے مڑ کر حیدر کی پشت کو گھورنے کے ساتھ ساتھ وہ استفسار بھی کر رہا تھا

مجھے تو لگتا ہے پھر سے کوئی بڑی گڑبڑ ہوئی ہے

لیکن خیر فلحال ان سب باتوں کو چھوڑو تم مایا کو لے کر گھر پہنچو میں بھی بھابھی کو لے کر پہنچتا ہوں

عباد کہتے ساتھ ہی واپس مڑ گیا

مایا نے چور نگاہ اس کے بے تاثر چہرے پر ڈالی

!آجائیں

گھمبیر لہجے میں اس نے مایا سے کہا

تو وہ بھی سر ہلا کر چل دی

حیدر چاہتا ہے ہماری شادی ہو جائے

آپ کا کیا جواب ہے اس معاملے پر

اس کی توجہ کار ڈرائیو کرنے پر مبزول تھی

مجھے کوئی اعتراض نہیں

مایا نے شرمگیں لہجے میں جواب دیا

آپ آج زیادہ بول نہیں رہی ہیں

اس کی زبان سے بے ساختہ پھسلا

پتا نہیں کیوں آپ کے آگے میری بولتی بند ہو جاتی ہے

مایا نے بیچارگی سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عمیر کو خوش گوار حیرت ہوئی ی

لیکن وہ خاموش رہا

ان شاءاللہ اب تب ہی ملاقات ہو گی

جب آپ مایا میرے سے مایا عمیر کا خطاب حاصل کر چکی ہوں گی

مایا کے گھر کے آگے لینڈ لروز رروکتے اس نے نرمی سے کہا

مایا پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے گھر کے اندر داخل ہوئی ی

حیدر کے علاوہ باقی سب شاہ مینشن پہنچ گئے تھے

لیکن وہ جو دھڑلے سے اپنا حکم سب پر صادر کرتا چلا گیا تھا

ابھی تک دور دور تک اس کے آنے کے کوئی آثار نہیں تھے

سندس تناوش کو سُلا دینے کے بعد نبیلا بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئ

نبیلا بیگم کھوئی کھوئی سی تھی

تائی امی کیا سوچ رہی ہیں آپ؟

اس نے آہستگی سے دریافت کیا

میں کب سے انتظار کر رہی ہوں

تمہارے بڑے ابو کا

وہ ابھی تک مجھے دکھائی نہیں دیے کہاں پر ہیں وہ؟

ان کے لہجے میں ندامت تھی

سندس کی آنکھیں بھر آئی

اس نے بہت مشکل سے خود کو قابو کیا

تائی امی!

بڑے ابو اب اس دنیا میں نہیں رہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آخر میں اس کی آواز بھیگ گئی

نبیلا بیگم نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا

جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو

یہ کیسا مذاق کر رہی ہو سندس

لیکن ان کی آنکھوں میں رقم تحریر پڑھ کر سندس کا دل کٹ سا گیا

آپ دعا کریں اللہ پاک انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں

اس نے آنسوؤں پر بند باندھتے کہا

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو سندس!

انہوں نے اسے بری طرح جھڑکا

سچ کہہ رہی ہوں تائی امی!

اس نے اس بار آنسوؤں پر بند نہیں باندھے تھے

لیکن وہ مجھے اتنی بڑی سزا کیسے دے سکتے ہیں؟

مجھے معافی تلافی کرنے کا موقع دے دیتے

نبیلا بیگم نے روتے ہوئے کہا

سندس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ انہیں خاموش کروانے میں لگ گئی

حیدر بھی اسی وقت کمرے میں داخل ہوا

اچٹتی نگاہ سندس پر ڈالتا

وہ کمرے سے واپس ہو لیا

جاؤ بیٹا!

اسے کوئی کام ہو گا

نبیلا بیگم نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کہا

سندس نے بھی فلحال انہیں تنہائی فراہم کرنا ضروری سمجھا تو کمرے سے باہر نکل گئی

کمرے میں داخل ہوتے ہی سندس نے محبت پاش نگاہوں سے اسے دیکھا

بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا وہ ناراضگی کا اظہار بھرپور انداز میں کر رہا تھا

ناراض ہیں ؟

وہ اس کے قریب بیٹھتے بولی

دوسری جانب خاموشی تا حال رہی

شاہ !

وہ منہ بسورتے گویا ہوئی

مجھے تنگ نہیں کرو اور جاؤ یہاں سے

سرد مہری اور سخت گیر لہجے میں کہا

گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کہیں نہیں جا رہی میں

اور جب ایسے ہی اکتا جانا تھا تو شادی ہی نہیں کرتے نا

سندس نے تلخ انداز اختیار کیا

!میرا دماغ خراب نہیں کرو سندس

اس کی سخت آواز سندس کو زخمی کرنے کے لیے کافی تھی

آپ مجھ سے اس طرح کبھی بات نہیں کرتے

لیکن شاید شادی کو وقت زیادہ ہو گیا ہے

آپ کا اکتاہٹ کا اظہار کرنا بنتا ہے

وہ استہزائیہ لہجے میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

بیٹھ جاؤ واپس

اس نے حکم صادر کیا

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی

آئندہ اگر کوئی بھی فضول گوئی کی تو پھر پڑے گی ایک الٹے ہاتھ کی

اس کے سامنے بیٹھتے وہ سنجیدگی سے بولا

تم مجھے تھپڑ مارو گے؟

اس کی آنکھیں پھیلی

جی بلکل میں انسان سے زیادہ حیوان ہوں

تو مجھ سے اچھائی کی زیادہ امید رکھنا بچکانی حرکت ہے

اس نے کندھے اچکائے

مجھے یقین نہیں آرہا

سندس نے اس کا ہاتھ تھامتے کہا

عمل کر کے دیکھا دوں پھر شاید آجائے یقین بھی

حیدر نے اسی کی انداز میں جوابی کاروائی کی

جائیں میں بات نہیں کرتی آپ سے

سندس نے اس کا ہاتھ چھوڑتے کہا

وہ کب تک یہاں رہیں گی؟

اس کا اشارہ کس کی جانب تھا سندس کو سمجھنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگا

کیا وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتیں؟

سندس نے سوال برائے سوال ہی کیا

اور ایسا کیوں ہو گا؟

اس نے بے زاری کا اظہار کیا

کیونکہ پرنسز اپنے پرنس سے التجا کر رہی ہے

ایک آخری التجا حیدر پلیز!

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے متلجی لہجے میں کہا

اس بار حیدر نے کوئی جواب نہیں دیا

شاہ!

ٹھیک ہے میں کہہ دیتی ہوں

تائی امی سے کے وہ واپس چلی جائیں

اس نے زبردستی مسکراہٹ لبوں پر سجالی

'انہوں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تھا سندس

وہ جب بولا تو آنکھیں اور چہرہ بے تاثر تھے

لیکن میں انہیں معاف کر چکی ہوں

سندس بضد تھی

ہممممم۔۔اوکے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے ہمممم اوکے ست مراد تھی کے جیسے تمہیں ٹھیک لگے

سندس نے اس کی سنہری بال بگاڑے اور محبت پاش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی

ایسے دیکھنا بند کرو اب

وہ چِڑھ کر بولا

سندس نے ہنسی کو لبوں پر اور گہرہ کیا

حیدر نے اسے گھورا پر پرواہ کسے تھی؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج لیزا عباد اور عمیر مایا

کا ولیمہ تھا

لیزا کی خواہش پر سب نے ہی سیاہ رنگ کی تھیم سلیکٹ کی تھی

سندس نے پاؤں تک آتا گولڈن اور سیاہ امتزاج کا ڈریس زیب تن کر رکھا تھا

حیدر بھی سیاہ ڈنر سوٹ میں کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا

عباد نے سیاہ پینٹ کوٹ پر سفید شرٹ زیب تن کر رکھی تھی

عمیر بھی عباد کی طرح سیاہ پینٹ کوٹ پر سفید شرٹ میں وجیہہ اور خوش دکھائی دے رہا تھا

عمیر اور عباد کے کپڑے حیدر نے اپنی پسند سے لیے تھے

اسی طرح لیزا اور مایا کے ڈریس بھی ایک ہی جیسے تھے

تقریب بڑے پیمانے پر منعقد کی گئی تھی

عباد اور عمیر اپنی بیگمات کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے

وہ سندس کے ساتھ تناوش کو اٹھائے ایک جانب کھڑا تھا

اسی وقت خارجی دروازے سے سندس کی دوست ثناء اپنے شوہر ارسلان کے ساتھ حال میں داخل ہوئی ی

سندس کا چہرہ گلنار ہونے لگا

وہ تیزی سے ثناء کی جانب لپکی

حیدر اپنی جگہ پر کھڑا گہری نگاہوں سے اس کی بے صبری کو دیکھ رہا تھا

وہ سوچ رہا تھا اگر سندس یوں دوڑ کر ثناء کے پاس نہیں جاتی تو کیا وہ دونوں آپس میں مل نہیں سکتی تھیں

لیکن اپنی سوچ پر وہ خود بھی مسکرا دیا

سندس ثناء کا ہاتھ تھامے اس کے پاس آ گئی

اسلام علیکم بھائی!

ثناء نے شائستگی سے سلام کیا

وعلیکم سلام!

دھیمی مسکان عنابی لبوں پر سجا کر جواب دیا گیا

آپ نے تو میری دوست کو غائب ہی کر دیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ناچاہتے ہوئے بھی ثناء کی زبان پر شکوہ در آیا

آپ کی دوست خوبصورت ہی اتنی تھی دیکھتے ہی دل ہار بیٹھا تھا

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

سندس نے بے ساختہ اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھا

لیکن سنہری آنکھوں میں مخصوص سی چمک تھی

سندس کی آنکھیں بھیگنے لگیں

جب کے ثناء کو ارسلان نے بُلایا تو وہ اس کے پاس چلی گئی

سندس آپ سے محبت نہیں بلکے عشق کرتی ہے شاہ!

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر سندس نے کہا

میں جانتا ہوں مائن لائف لائین!

اس کو اپنے حصار میں لے کر وہ جان لیوا مسکراہٹ کے ساتھ بولا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تناوش کے گال کو چومتے سندس نے حیدر کو سیلفی لینے کا کہا

وہ اس کی عجیب خواہش سن کر اپنے قیمتی سیل فون کا فرنٹ کیمرہ آن کر کے سیلفی کھینچنے لگا

تناوش اب سندس کے پاس تھی

وہ دونوں اس کے مضبوط حصار میں کھلکھلا رہی تھیں

لیزا نے تینوں کو دیکھا

گہری مسکراہٹ اس کے لبوں پر نمودار ہو کر معدوم بھی ہو گئی

اور تناوش کی معصوم حرکتوں سے دونوں ہی محظوظ ہو کر ہنس رہے تھے

کچھ ہی دیر میں گروپ فوٹو سیشن کا شور اٹھا تو وہ تینوں بھی اسٹیج کی جانب بڑھے

دور افق پر چاند بھی

آج بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا

ہوائیں گنگناتی پھر رہی تھیں

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیونکہ دو محبت کرنے والے ایک ہو چکے تھے

دونوں کی زندگی میں اب صرف و صرف خوشیوں کا ہی راج تھا

ختم شد

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/